التقاريظ

على اختيار حروف القرآن
للغة مسلمي أراكان

تائید نامه

بر اختیار حروف القرآن برائے رحانغیه زبان

الناشر
مركزي رحانغيه زبان اكيڈيمي

التقاريظ

على اختيار حروف القرآن للغة مسلمي أراكان

يعني

تائيد نامه

بر اختيار حروف القرآن برائے رحانغيه زبان

الناشر
مركزي رحانغيه زبان اكيڈيمي

رسالہ ابار نام :: التقاریظ علی اختیار حروف القرآن للغة مسلمی ارکان یعنی
:: تائید نامہ بر اختیار حروف القرآن برائے رحامغیہ زبان

ضبط و ترتیب :: مرکزی رحامغیہ زبان اکیڈیمی، رحام (ارکان) برما ۰
زیرسرپرستی :: علّامہ مولانا میر احمد صاحب عرف ناظم صاحب ۰

""""""" باهتمام """""""

مولوی حبیب البشر صاحب	مولوی رشید احمد صاحب
مولوی علی احمد صاحب	مولوی نورعالم صاحب
ماشٹر مشتاق احمد صاحب	ماشٹر محمد یاسین صاحب
ماشٹر علی احمد صاحب	الحاج جلال احمد صاحب
جناب امیر حسین صاحب	جناب اصحاب الدین صاحب

احقر محمد سلطان عفا اللہ عنہ

""""""" الناشر """""""

مرکزی رحامغیہ زبان اکیڈیمی، رحام (ارکان) برما ۰

*** پہلا ایڈیشن ۷ شوال ۱٤۰۷ھ (۵ جون ۱۹۸۷ء)

*ادارہ میں اور بھی بہت سے تائیدات ایسے رہ گئے ہیں
جنکو بخوف طوالت اِس رسالہ میں شامل نہین کیا جا سکا *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد! تواریخ ارکان کے مطالعہ سے یہ حقیقت بے غبار ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ جس قدیم زمانے سے مسلمان سرزمین ارکان میں آباد ہوئے اسی وقت سے مسلمانوں کی زبان کا علم عربی حروفوں کے ساتھ ہی رواج پا چکا اور تصنیف تالیف، تعلیم تعلم کا سلسلہ بھی ان ہی حروفوں کے علوم کا جاری رہا لیکن بعض متعصب مزاج غیر مسلم حکمرانوں کے عہد حکومت میں مسلمانوں کو اس خطہ سے بالکل نابود کرنے کیلئے پُرتشدد سازشیں بھی ہوئیں جنمیں مسلمانوں کے جان و مال، عزت آبرو کیساتھ تا ارکان ہولی کھیلی گئی، مسلم بستیوں، علوم کے ذخیروں وغیرہ کو نذر آتش کیے گئے چنانچہ گذشتہ سنہ ۷۸-۱۹۴۲ء کے سانحے جو مسلمانوں پر گذرے اس سلسلہ پر شاہد عدل ہیں بایں ہمہ تاہنوز کچھ مسلمان انتہائی سراسیمہ حالتیں اس سرزمین پر موجود رہ گئے اور کچھ غیر ملکوں کے گداگر بن گئے حال میں جب ہم نے اس گم کردہ علم کو زندہ کرنے کی خاطر ہماری رحامغیہ زبان کے علم کو سابقین اولین کے نقش قدم پر ان ہی عربی حروفوں کے اساس پر نشر و اشاعت کا آغاز کیا تو بقول شاعر ؎ من از بیگانگاں ہرگز نمی نالم کہ بر جانم، بلا ہائے کہ آمد ہمہ از دوستاں آمد ہمارے بعض رحامغیہ بھائی اپنی ناعاقبت اندیشی یا کسی سازش کے ماتحت عربی حروف کیخلاف کچھ اجنبی رسم حروف ایجاد کر کے اشاعت کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے جو آج ہمیں رحامغیہ زبان اکیڈیمی کیطرف سے عربی حروف کے وجوہ ترجیح شائع کرتے رہنا پڑا چنانچہ اس سے قبل متعدد دفعات میں اس کے متعدد وجوہات شائع کیے جاچکے یہ تالیف بھی ان ہی وجوہات کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں مختلف مکاتب فکر کے ذی فراست شہسواران سیاست نے افکار کے اقتباسات اور تائیدات جمع کردیے گئے ہیں جنمیں دور حاضر کے مسلّم مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی، حضرت الحاج محمد یونس صاحب مدظلہ مدیر مدرسہ جامعہ فیتیہ، حضرت مولانا ظفر احمد انصاری سابق ایم پی پاکستانی وعضو المجلس التاسیسی للرابطة العالم الاسلامی، حضرت مولانا محمد تقی صاحب مدظلہ جسٹس کراچی، حضرت مولانا نظام الدین وحضرت مولانا حبیب الرحمن مفتی مدرسہ دارالعلوم دیوبند، مولانا عبد القدوس صاحب مظاہری کونسلر کراچی، حضرت مولانا محمد سلطان صاحب ذوق، مولانا محمد عقیل صاحب صدر جمعیت العلماء جیسے ممتاز اور برگزیدہ شخصیتیں سرفہرست ہیں کاش ہمارا رحامغیہ بھائی اجنبی رسم حروف کے دوررس تباہ کن اثرات کو محسوس کرتے جو ہمارا رشتہ قرآن حدیث، دیگر علوم دین اردو، فارسی سے منقطع کرتا ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- احبوا العرب لثلاث فانی عربی والقرآن عربی ولسان اہل الجنة عربی، بلکہ تحقیق یہ ہے کہ تمام کاربرداران حکومت الٰہیہ کی زبان عربی، آسمانی کتابوں، صحیفوں کی اصل زبان عربی ہے بنابریں رسم حروف کے صد رنگ ہی یکرنگی منجملہ عرب عربی کی محبت اور دورنگی فی الجملہ عدم محبت ہونا ظاہر ہے اللهم ارنا الحق حقا وارنا الباطل باطلا ووفقنا لما تحب وترضى

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین مرکزی رحامغیہ زبان اکیڈیمی ارکان برما

ماخوذ از مقدمہ المنجد اردو (از حضرۃ العلامہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم : الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصًا علی سیدنا ومولٰنا وسولنا المجتبیٰ محمد المصطفیٰ و ۸
علی آلہ وصحبہ نجوم الھدیٰ ومن بھدیھم اقتدیٰ

مختلف لغات اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں

انسان اور حیوانات کی آفرینش اور ان میں لگی ہوئی قدرتی مشینری کے کل پرزوں پر ایک نظر ڈالی جائے تو عقل حیران رہ جاتی ہے کہ اس کارخانۂ قدرت میں کس چیز سے کیا چیزیں بن رہی ہیں۔ عارف رومی نے خوب فرمایا ؎

درمیانِ خون و روده فہم و عقل ؎ جز ز اکرامِ تو نتواں کرد نقل
اے کہ خاکِ تیره را تو جاں دہی ؎ عقل و حس را روزیِ ایماں دہی
شکر از نے میوه از چوب آوری ؎ در زمنی مرده بُتِ خوب آوری!
گُل ز گل صفوت ز دل پیدا کُنی ؎ پیہ را بخشی ضیاء و روشنی

انسان و حیوان کی چلتی پھرتی فیکٹری میں ایک خودکار (آٹومیٹک) مشین اس کی زبان ہے۔ جو دل و دماغ میں آئے ہوئے خیالات کی ترجمانی اس حیرت انگیز طریق پر کرتی ہے کہ جو مضمون دل و دماغ میں آیا اس کے ادا کرنے کے لئے مناسب حروف و الفاظ کا انتخاب پھر اس کی صحت کے ساتھ ادائگی جس میں سین اور شین بلکہ سین اور صاد کا التباس نہ رہے اس تیز رفتاری کے ساتھ کر ڈالتی ہے کہ ایک سیکنڈ کا وقفہ نظر نہیں آتا اور اتنی بات میں انسان اور حیوان سب برابر ہیں۔ اپنے دلی مقصد کو دوسروں پر ظاہر کرنے کے لئے سب کی زبانوں میں یہ صلاحیت رکھی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم جانوروں کی زبان نہ سمجھیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ کسی بندہ کو سمجھا دیں تو وہ بھی سمجھنے لگتا ہے، جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارہ میں ارشاد ہے عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ (یعنی ہمیں پرندوں کی بولی سکھا دی گئی)

پھر انسان کو حق تعالیٰ نے مدنی الطبع بنایا ہے۔ وہ اپنی ضروریات کو دوسروں کی امداد کے بغیر پوری نہیں کرسکتا اور اس کا دائرۂ عمل بھی عام جانوروں کی طرح صرف محسوسات نہیں بلکہ اس کا امتیازی عمل معقولات سے متعلق ہے اس لئے اس کو اپنی زندگی قائم رکھنے اور منصبی فرائض ادا کرنے میں خوب افہام و تفہیم اور مکمل بیان و تبیین کی ضرورت زیادہ ہے۔ اس لئے حق تعالیٰ نے اس کی زبان کو عام جانوروں کی زبانوں سے ممتاز پیدا فرمایا اور اس کو اظہار مقصد کے لئے لغات کی بڑی مقدار اور بیان کے طریقے سکھلائے اور اس کی لغت کو اتنی وسعت عطا فرمائی کہ ایک انسان اپنے مقصد کو مختلف الفاظ اور مختلف عنوانات سے ادا کرسکتا ہے۔ اسی نعمت کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا خلق الانسان علّمہ البیان، یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو بیان کے طریقے سکھلائے۔ اس میں زبان سے، قلم سے، اشاروں سے وہ اپنے مقاصد کو بلکہ دقیق علمی مضامین کو بھی مختلف عنوانات کے ساتھ دوسروں کو سمجھانے میں تمام حیوانات سے خصوصی امتیاز رکھتا ہے۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے انسانی لغات اور ان کے اختلاف کو اپنی قدرتِ کاملہ کی نشانیوں میں شمار فرمایا ہے؛ ومن اٰیاتہ خلق السمٰوٰت والارض و اختلاف السنتکم و الوانکم ان فی ذٰلک لاٰیات للعٰلمین یعنی "اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی بڑی نشانیوں میں سے ہے پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا اور اختلاف تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اور اس میں بڑی نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لئے۔

زبانوں کے اختلاف میں لغات کا اختلاف بھی داخل ہے کہ ایک عربی بولتا ہے ایک فارسی، ایک ترکی بولتا ہے ایک انگریزی، کوئی ہندی یا ناگری زبان کا عادی ہے کوئی تامل یا لاطینی کا۔ پھر ان میں بھی خطوں کے اختلاف سے ہزاروں لغات اور زبانیں مختلف ہیں کہ ایک آدمی جو اپنی زبان کا ماہر ادیب ہے مگر جس زبان کو نہیں جانتا اس کو سمجھنے سے بالکل قاصر اور بے علم نظر آتا ہے۔

اور ہر انسان کا لب ولہجہ دوسرے سے مختلف ہونا بھی اس اختلافِ لغات میں داخل ہے کہ ایک ہی قسم کی زبان اور حلق اور ہونٹوں سے بولنے والے بنی نوع انسان اپنی اپنی بولی اور لب ولہجہ کے اعتبار سے بالکل ممتاز ہیں۔ ہر ایک کی آواز الگ پہچانی جاتی ہے۔ ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہونے والے، ایک ہی طرح کی آب و گِل اور غذا و ہوا میں پرورش پانے والے انسانوں میں زبانوں اور لب ولہجہ کا یہ اختلاف اور امتیاز بلاشبہ قدرتی صنعت کاری کا اعلیٰ شاہکار ہے۔ اور اس میں ہزاروں حکمتیں ہیں۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

۵ سب سے پہلی زبان کونسی ہے؟

ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کو جو لغت اور زبان سب سے پہلے جنت میں بصورتِ تعلیم اسماء سکھائی گئی، روایات اس پر متفق ہیں کہ وہ عربی زبان تھی۔ اس کے ساتھ دوسری زبانوں کی تعلیم بھی دی گئی تھی یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کی ایک روایت میں ہے کہ جنت میں آدم علیہ السلام کی زبان عربی ہی تھی پھر ان سے شجرِ ممنوعہ کے کھانے میں لغزش ہوئی تو یہ زبان سلب کر لی گئی۔ سریانی زبان بولنے لگے۔ پھر توبہ قبول ہونے کے بعد واپس کر دی گئی اور یہی عربی زبان وہ دنیا میں بولتے تھے۔

غرض انسان کی پیدائش سے پہلے زمین پر جنات شیاطین میں کوئی دوسری زبان ضرور رائج ہوگی لیکن اس میں شبہ نہیں کہ انسان کی سب سے پہلی زبان عربی زبان ہے اور اس کا تمام اہلِ جنت کی زبان ہونا معتبر حدیث سے ثابت ہے۔ حدیث میں ہے:۔

احبوا العرب لثلاث فانی عربی والقرآن عربی ولسان اهل الجنة عربی (رواہ حاکم فی المستدرک والبیهقی فی الشعب والطبرانی فی الکبیر ووضع علیه فی الجامع الصغیر علامة الصحیح)

عربی زبان سے تین وجوہ کی بناء پر محبت کرنی چاہیئے۔ ایک یہ کہ میں (یعنی رسولِ کریمؐ) عربی ہوں۔ دوسرے قرآن عربی ہے۔ تیسرے اہلِ جنت کی زبان عربی ہے۔

اور ظاہر روایات سے تمام آسمانی فرشتوں کی زبان کا بھی عربی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ نیز یہ معلوم ہوتا ہے کہ برزخ (قبر) میں بھی فرشتوں کا سوال و جواب سب عربی میں ہوگا۔

اور شیخ السنہ جلال الدین سیوطیؒ نے اتقان میں ایک روایت نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آسمانی کتابیں اور صحائف جتنے بھی نازل ہوئے ان کی اصل زبان عربی تھی۔ انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی قوموں کی زبان میں اس کا ترجمہ کر کے ان کو پہنچایا ہے ان میں سے صرف قرآن ایسی کتاب ہے جو اپنی اصلی زبان یعنی عربی میں باقی ہے۔

قرآن کریم نے جہاں اس کا ذکر کیا ہے کہ دنیا کی ہر قوم کے لئے ہدایت اسی کی زبان میں بھیجی گئی ہے وہاں یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ہر قوم کا رسول اور پیغمبر اسی قوم کا ہم زبان بھیجا گیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ ہر قوم کی کتاب اس کی زبان میں بھیجی گئی۔ ارشاد ہے:۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ یعنی ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا ہے۔

خود قرآن کریم کی آیات اس پر شاہد ہیں کہ بعض آیاتِ قرآنی پہلی کتابوں میں بھی موجود تھیں۔ ارشاد ہے: اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى۔ یعنی یہ آیت پچھلے صحیفوں میں یعنی ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحائف میں بھی موجود ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے اِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ یعنی قرآن کریم پچھلی کتابوں میں بھی موجود ہے۔

ظاہر اس کا یہی ہے کہ یہ آیاتِ قرآن انہیں الفاظِ قرآنی کے ساتھ پچھلی کتابوں میں موجود تھیں اور یہ قرینہ اسی کا ہے کہ ان کتابوں کی اصلی زبان بھی عربی ہی تھی۔ عبرانی وغیرہ زبانوں میں انبیاء علیہم السلام نے ترجمہ کر کے اپنی اپنی قوموں کو پہنچایا۔

اور کعب احبار جو علماءِ یہود میں سے تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ ان کا قول تفسیر بحرِ محیط میں سورۃ انعام کی آیت ۱۵۱ تا ۱۵۳ کے متعلق یہ نقل کیا ہے کہ یہی آیات ہیں جن سے تورات اس طرح شروع ہوتی ہے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا به شیئا۔ الیٰ آخر الآیہ" اس سے بھی بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ بعینہٖ تورات میں مذکور تھے۔

اور شاید یہی وجہ ہے کہ صرف قرآن نے تمام اقوامِ عالم کے علماء اور بلغاء و فصحاء کو مخاطب کر کے یہ چیلنج دیا ہے کہ جو شخص اس کے کلامِ الٰہی ہونے میں شک کرتا ہے وہ اس کی ایک چھوٹی سی سورت کے مقابلے میں کوئی کلام بنا لائے اور سارے عرب کے فصحاء بلغاء جو اسلام اور قرآن کی مخالفت میں اپنی مال، اولاد، آبرو سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھے، اس چیلنج کے جواب سے بالکل عاجز اور قاصر رہے۔ وجہ یہ تھی کہ قرآن کے صرف معانی ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ اس کے نظم الفاظ بھی حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جس کا مثل بنانے پر کوئی مخلوق قادر نہیں ہو سکتی ہے اور قرآن کریم کے نسخ و فسخ اور تمام جعلسازیوں سے قیامت تک محفوظ رہنے کا بھی یہی راز ہے، اس کے معانی اور الفاظ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جو مخلوق کی ہر دسترس سے بالاتر ہیں پچھلی کتابیں تورات و انجیل اور صحفِ موسیٰ و ابراہیم علیہما السلام مسخ و تحریف سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ اس کی بھی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ ان کے معانی اگرچہ حق تعالیٰ کی طرف سے تھے مگر الفاظ انبیاء علیہم السلام کے تھے۔

ان تمام روایات سے اگر یہ نتیجہ نکالا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں معلوم ہوتا کہ جس طرح ہر حکومت کی کوئی ایک دفتری زبان اور لغت ہوتی ہے حکومتِ الٰہیہ کی دفتری زبان عربی ہے کہ سب سے پہلے انسان کو وہی سکھائی گئی اور بالآخر جنت میں پہنچ کر تمام انسانوں کی زبان وہی ہو جائے گی۔ بلکہ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی برزخ کا پہلا امتحان داخلہ اسی زبان میں ہوگا۔ آسمانی حکومت کے تمام کارکنان فرشتوں کی بھی یہی زبان ہے۔ آسمانی کتابیں بھی اسی زبان میں نازل ہوئیں۔ عربی زبان کی فضیلت و شرافت کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا کوئی شہادت ہو سکتی ہے۔

KINGDOM OF SAUDI ARABIA

MINISTRY OF HIGER EDUCATION

UMM AL - QURA UNIVERSITY

WORLD CENTER FOR ISLAMIC EDUCATION

MAKKA AL - MOUKARRAMA

RECOMMENDATIONS OF THE FOUR WORLD CONFERENCES ON ISLAMIC EDUCATION

First Eddition

1 4 0 3

1 9 8 3

المملكة العربية السعودية

وزارة التعليم العالي

جامعة أم القرى

المركز العالمي للتعليم الإسلامي

مكة المكرمة

توصيات

المؤتمرات التعليمية الإسلامية العالمية الأربع

الطبعة الأولى

١٤٠٣هـ

١٩٨٣م

(١١) الحروف العربية:

يؤكد المؤتمر على ضرورة الحفاظ على الحروف العربية لكتابة لغات الشعوب الإسلامية حتى لا يباعد بين هذه الشعوب وبين القرآن الكريم. (توصیات صفحہ ٢٥)

11. Arabic Script

The Conference stresses the necessity of retaining the Arabic script in which all languages in Muslim countries should be written so that they might not be alienated from the language of the Holy Quran. (Page 26, 27)

(١١) عربی حروف:

مسلمان قوم وكلر زبان وول لكهيبالا عربی حروف رے حفاظت گرهون ضروری بولی كانفرنسے تاكيد گرهير، تاكه تارهار درميانت اردے قرآن مجيدر درميانت فاصله نووفان (يعنی تارها قرآن تو دورهے ووی نزاگويفان).

6. The Committee particularly stresses the necessity of preserving the Arabic script in writing the vernacular languages of non-Arab Muslims, so that it may promote their affinity with the Holy Quran. (Page 83)

(٦) عربی نودے مسلمان وولر مادری زبان لکھیبالاً ، عربی حروف رے حفاظت گرھون ضروری واجب بولی کمیٹی بے خاص گرھی تاکید گرھبر ، تاکہ قرآن مجید لوی تارھـــار تعلق بارھے فان۔

ولما كانت المحافظة على الحرف العربي بشكله ورسمه واجباً مقدساً يجب أن تلتزم به الدول الاسلامية، مما يستوجب على الدول الاسلامية التي اعتمدت حرفاً آخر غير الحرف العربي لكتابة لغاتها، وكذلك الدول التي تفكر في اتخاذ مثل هذه الخطوة، إعادة النظر في هذا الأمر. (التوصيات صفحہ ۹۹)

To preserve the Arabic lettering script and maintain it in use is a sacred duty of all Muslims and in all the lands of Islam. Muslim countries who have chosen other sciripts and given up the timehonoured custom of using the Arabic script must be called upon to reconsider the question. (Page 84)

ار زحن نیکی عربی حروف رے ، ہے شکلے ہے رسم الخط لوی حفاظت گرھون مقدس واجب ، ہیانرے دھری تھاگون اسلامی حکومت وولر اَورے واجب ارضروری۔ ہیتلاً بولی زے اسلامی حکومتے نیزر زبان لکھیبالاً عربی حروف رے شھوڑی دیارے ار اگواحرف اختیـــار گجّھیے ، ارھینڈتلاً وہ حکومت زینے اینڈتلاً اقدام گرھیبالاً فکر گرھبر ، اے معاملہ مآزھے نظر ثانی گرھون سا (یعنی ارایک متو بھافون سا) ۔

اسلامی مرکز سعودی عرب ٹئل ملک تُوکی لکھیر بھافی ساؤ۔ ہیڑے ، مفکروول دلا ویّارے میٹنغ گرھی کمیٹی بانـا ی الف با تا ثا قرآنی حروف رے ، تمام مسلمانرے ، نیـــزر نیزر زبان لکھیبالاا ختیار گیتّو خور۔ ہے حق ر مخالفت گرھون خَنو عقلمندی نو۔ خوب بھافو ، خوب سنتا گرھو۔ ۱۲

یایو آنرا زدی رحامغبه زبان لاّ
عربی حروف نلوی وینو حرف
اختیار گرهی دے ویلے ترش
شالیش بسر بعدے این اگوا
نیا نسل تیار ویزایبوی دے
زبار تعلق مذہبی کتاب وول
تو خاڑی زایبوی۔

لکھنؤ
تعمیر حیات
پندرہ روزہ
شعبۂ تعمیر و ترقی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
جلد نمبر ۲۲ | ۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۵ء مطابق ۲۴ر محرم الحرام ۱۴۰۵ھ | شمارہ نمبر ۲۳

اداریہ

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

دل بدل جائیں گے تعلیم بدل جانے سے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ (سورۃ التحریم — ۶)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو ایسی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے بجا لاتے ہیں۔

اسکولوں کو میں کیا کہوں، میں عربی مدرسوں کا آدمی ہوں، وہاں یہ حالت ہے کہ ایسے جو بچے آرہے ہیں وہ بھی ایسی بنیادی باتوں سے ناواقف ہیں، جن کا ہمارے بچپن میں خیال بھی نہ ہو سکتا تھا کہ کوئی مسلمان بچہ ان سے ناواقف ہوگا۔

اسی صورت حال کا نتیجہ کیا ہوگا؟ نسل کی نسل دین سے بالکل ناآشنا ہوگی، اردو پڑھ نہیں سکے گی، آج یہ حالت ہو رہی ہے کہ ایک بڑے طبیہ کالج کے جس کی ایک تاریخ ہے، ایک طالب علم سے کوئی مضمون لکھوانا تھا یا خط لکھوانا تھا، تو سوچا کہ یہ صاحب تو طب کی کتابیں پڑھتے ہیں جو عام طور پر عربی، فارسی میں ہیں، بہت نیچے اتریئے تو اردو میں ہیں، ان سے کہا آپ لکھیے، وہ لکھتے رہے، لوگ سمجھتے رہے کہ لکھ لیا، دیکھا تو وہ ہندی میں تھا، ان سے کہا گیا کہ آپ یونانی طب پڑھتے ہیں، اور اردو نہیں لکھ سکتے؟ انہوں نے کہا ہمیں تو یہی پڑھایا گیا ہے، تو ایک ایسی نسل کے تیار ہونے کا محض اندیشہ نہیں، مشاہدہ میں آرہا ہے، دین کی بنیادی چیزوں سے ناواقف، بنیادی عقائد سے ناواقف، اللہ اور رسول کا ہمارے دل و دماغ میں جو عقیدہ بسا ہوا ہے اس سے ناواقف، یہ نسل پیدا ہو گئی ہے اور جوانی کے قریب اب پہونچ رہی ہے، شروع ہونے کا زمانہ تو گیا، آنکھوں سے دیکھا گیا ہے کہ سیرت پر تقریر کرنی ہے، اسلامیہ اسکول ہے، کالج ہے، جامعہ ہے، اور ایک مسلمان نوجوان طالب علم کو کسی نے سیرت کا مضمون دیا، وہ ہندی میں لکھ کر لایا، اور اردو میں پڑھا الفاظ تو اردو اور رسم الخط ہندی، اور یہ رسم الخط تو وہ چیز ہے کہ آرنلڈ ٹوائن بی (ARNOLD TOYNBEE) جو اس زمانہ کا بڑا فلسفی مؤرخ (PHILOSOPHER HISTORIAN) ہے، اس نے لکھا ہے کہ اب کسی کتب خانہ کو آگ لگانے کی ضرورت نہیں، رسم الخط (SCRIPT) بدل دینا کافی ہے، اس سے اس قوم کا رشتہ اپنے ماضی سے بالکل ٹوٹ جائے گا، اور اس کی پوری تہذیب اس کے لیے بے معنی ہو کر رہ جائے گی، اور پھر جس طرف چاہو لے جاؤ، جو چیز کسی ملت کو اس کے ماضی سے، اس کے مذہب سے، اس کی تہذیب سے، اس کے کلچر سے ملاتی ہے وہ رسم الخط ہے، رسم الخط بدلا نسل بدل گئی، آج ہندوستان میں یہی ہو رہا ہے، فرقہ وارانہ فسادات محض ملک کو بدنام کرتے ہیں، فائدہ ان کا کچھ نہیں ہے، تعلیم کا نظام بدلنا کافی ہے، آج سے ساٹھ برس پہلے اکبر مرحوم نے کہا تھا ؎

شیخ مرحوم کا قول اب مجھے یاد آتا ہے
دل بدل جائیں گے تعلیم بدل جانے سے۔

ایک طویل المیعاد منصوبہ بندی ہے، ذرا دیر لگے گی، تیس چالیس برس میں خود ایک ایسی نسل تیار ہو جائے گی جس کے نزدیک کفر و ایمان کا فرق، توحید و شرک کا فرق، عقائد و مذہب کا فرق سب بے معنی باتیں ہو جائیں گی، کچھ کرنا نہ پڑے گا۔

مسلمان ماں باپ اس ڈر سے کہ ہمارے بچے کا کیریر خراب ہو جائے گا، اس کی مادری زبان اردو نہیں لکھاتے، اس کی دینیات کی تعلیم کا انتظام نہیں کرتے، بھلا ایمان کے ساتھ یہ بات جمع ہو سکتی ہے؟ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ اگر کسی طریقہ سے یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے بچہ کی تقدیر میں اسلام نہیں ہے یا یہ خدانخواستہ مسلمان نہیں رہے گا تو دعا کرے کہ اللہ اس کو خیر و عافیت سے اٹھالے، یہ مسلمان کی شان ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استاذ الاساتذۃ حضرۃ مولانا میر احمد صاحب کا خود نوشتہ خطاب قوم کے نام *

خطاب نمبر ایک

رحامغیہ زبان کی تحریر میں حروف عربی الف با تا ثا الخ کو اختیار کیا جاتا
یہ کوئی نئی بات اور نئی تحریک نہیں ہے تاریخی حیثیت سے جب علمبرداران اسلام ارکان میں
لیے اور اسلام کی اشاعت فرمائی۔ اسی وقت سے عربی حروف کیساتھ لکھے جارہے ہیں جیسا کہ اوائل کے تصانیف
حضرت شاہ عبداول رحمۃ کی تحفۃ نصیحۃ اور حضرت مولانا عبد المطلب رحمۃ کی کیدائی اور حضرت مولانا اسماعیل مرحوم
کی سراجیہ وغیرہ جو اب تک صفحہ ہستی پر موجود ہیں اسپر شاہد عادل ہیں
فارسی۔ اردو۔ پشتو۔ سندھی وغیرہ زبان والوں نے بھی ان ہی عربی حروف الف با تا الخ کو اختیار کیا ہے
جیسا کہ یورپ کے تمام ممالک نے انگریزی حروف اے بی سی ڈی الخ کو اختیار کیا ہے
ارکان کے تمام بستیوں میں مکاتیب ضرور قائم ہیں جنمیں عم پارہ قرآن مجید کی تعلیم ہوتی ہے
لہذا اپنی زبان کی کتابوں کو اساتذۂ کرام ادنی توجہ سے بے خوف و خطر تعلیم دے سکتے ہیں اور بچے بھی
عم پارہ قرآن مجید میں ان حروف سے مانوس ہو چکے ہیں کیوجہ سے باآسانی حاصل کر سکتے ہیں بخلاف
دیگر حروف اور خط کے
یہ حروف عربی ہمکو قرآن وحدیث اور ممالک عربیہ سے قریب کرتا ہے جو ہمارا عین مقصد ہے
ان حروف کے اختیار پر ارکان کے ہزاروں صاحب بصیرت کے تائیدات آچکے ہیں بلکہ بحمد اللہ بہت سے مکتبوں نے
رحامغیہ زبان کے تعلیم الاسلام وغیرہ کو داخل نصاب کر بھی لیا ہے

نسب بگاڑنا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنے باپ دادا (کے نسب) کو چھوڑ کر کسی اور سے اپنے کو منسوب کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ (نسب) نہیں ہے تو اسپر جنت حرام ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے باپ دادا سے منہ نہ موڑو (نسب نہ بدلو) جس نے اپنے باپ دادا سے منہ موڑ لیا (کوئی اور نسب اختیار کر لیا) وہ کافر ہو گیا۔
(بخاری و مسلم) (مرسلہ، نعمانی)

خاتون خانہ

ایک شخص نے سفر پر جاتے وقت اپنی بیوی سے پوچھا تمہارے لئے کتنے دن کے کھانے کا انتظام کر جاؤں۔
عورت نے جواب دیا کہ جتنے دن کی میری زندگی ہے۔
شوہر نے کہا زندگی میرے ہاتھ میں نہیں۔
تو اس پر عورت نے جواب دیا کہ پھر روزی بھی تمہارے ہاتھ میں نہیں۔
(مرسلہ، محمد تصور اقبال۔ کراچی)

تقریظ

مُہاجِر مَکّی حضرۃ الحاج مولانا حبیب اللہ صَاحِب نِیبُرْ زُ اُتھر لِکھیَا خطاب قومَر نامے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان ۔ وعلمہ البیان ۔ وھو الذی علّم بالقلم علّم الانسان مالم یعلم ۔
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد (الذی قال احبوا العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی ولسان اھل الجنۃ فی الجنۃ عربی)
وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۔

اما بعد اللہ جل شانہ نے اپنے فضل وکرم سے انسان کو پیدا کیا اور اپنا ما فی الضمیر ادا کرنے کیلئے بیان کی تعلیم دی
اور بیان جاری رکھنے کیلئے قلمی وکتابی تعلیم بھی انسان کو سکھلا دیا تاکہ ہمیشہ مستفید حاصل کرتے رہ سکیں
پھر اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کو مختلف زبانیں سکھلائی ۔ ان میں سے قرآنی زبان کو سب زبانوں پر فضیلت دی

قرآنی زبان ——— افضل اللسان ——— فی رد المحتار علی الدر المختار جلد ۵
——— للعربیۃ فضل علی سائر الالسن ——— وھو لسان اھل الجنۃ ——— من تعلمھا وعلمھا غیرہ فھو ماجور ۔
——— قرآنی حروف نورانی حروف ——— پڑھنے میں ثواب کثیر ۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ تعالیٰ فلہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا ۔
لا اقول الٓمّ حرف ولکن الف حرف و لام حرف و میم حرف ۔ رواہ الترمذی والدارمی ۔

ترجمہ ۔ قرآنی حروفوں میں سے کوئی ایک حرف بھی پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں ۔ الٓمّ ایک حرف نہیں ہے
بلکہ الف ایک علیحدہ حرف ۔ لام ایک حرف ۔ میم ایک حرف ہے ۔

چونکہ قرآنی حروف نورانی حروف ہیں نورانی حروف بدلنے میں تحریف حروف کا خطرہ ہے
——— لھذا غیر عرب ممالک اسلامیہ نے بھی عربی حروفوں سے اپنی زبان ملائی ہیں
قرآنی حروف ۔ برکتی حروف ہونیکی وجہ عرب ممالک کے سوا ۔ دوسرے ممالک اسلامیہ
جیسے ترکی ۔ ایرانی ۔ خاقانی ۔ افغانی ۔ بخارا ۔ سمرقند
بلوچی ۔ پنجابی ——— سندھی ——— ملایا ——— انڈونیشیا ——— اور
ھندوستانی مسلمانوں نے برکت کی امید ۔ خطرۂ تحریف بچنے کیلئے ۔ عربی حروف
قرآنی حروفوں کو قرآنی حروفوں کے رسم الخط کو ——— بنیادی حروف ——— قرار دیکر ———
اپنی اپنی زبانی بعض تلفظات ادا نکر سکنے کی وجہ بعض حروفوں پر رسم الخط عربی ٹھیک
رکھکر نقطے وغیرہ بڑھائے ہیں جیسے چ ڈ ژ ڤ گ وغیرھا
تمام نورانی حرفوں کے ساتھ اپنی اپنی زبان تلفظات ملاکر زبانی حق ادا کرسکیں ۔
قرآنی حروف اپنی زبان میں سیکھ لینے سے قرآن بہت جلد پڑھ سکیگا ۔
——— قدیم زمانہ سے ——— برما میں مسلمانوں نے ——— عربی حروفوں سے لکھکر تاؤ القیم
ادا کرتے تھے
یہی تقریباً نوسو سال سے پہلے ایک بزرگ مولانا اسمٰعیل صاحب کا تذکرہ عربی حروف سے ملتا ہے ۔ تیوسطہ بوبو باشنی (البشیر الصالح)
واقعہ یہ ہے کہ ایک سال برما میں قحط سالی ہوئی تھی ۔ بدھسٹ والوں نے ان کے پونجیوں کے ذریعہ
دعا کرائی ۔ فائدہ نہوا ۔ ھندوؤں برہمنوں کے ذریعہ دعا کرائی فائدہ نہوا
پھر مسلمان مولانا اسماعیل وغیرہ مسلمانوں کے ذریعہ دعا کرائی بارش خوب برسی فائدہ ہوا

لهذا اس حقیقت کا حکمرانوں نے مولانا اسماعیل صاحب کو دینی زبان کی یادگاری دو۔ کہ ہم اسکو حکومتی محفوظ خانے میں رکھو دینگے۔ تو مولانا اسماعیل صاحب نے عربی حرفوں سے دینی زبانی وندہ میں تعلیمات کا رسالہ لکھکر دیا ہے۔ وہ رسالہ رنگون محفوظ خانہ میں محفوظ ہے۔

٢ - ١٢٨٣ء میں سلطان نصیرالدین نے برما میں مدت تک عربی حروفوں سے حکومت چلائی۔

٣ - سلطان ولی خان ١٤٣٣ء میں عربی حروفوں سے حکومت چلائی لیکن فارسی خالصی

٤ - اسکے بعد علی خان یعنی کلمہ شاہ نے ١٤٥٩ء میں عربی حروفوں سے حکومت چلائی کلمہ شاہ ارکان میں بہت سال حکومت کی اور اسکا سکہ بھی کلمہ کا تھا یہ کلمہ سکہ رنگون محفوظ خانہ کلکتہ میں محفوظ ہے۔

٥ - ١٤٨٢ء میں دولیہ شاہ ١٥٣١ء میں زبک شاہ ارکان میں ١٥٧٠ء میں سکندر شاہ وغیرہ یہ سب ارکان میں حکومت چلائے سب نے عربی حروف سے دینی زبان پر

٦ - ١٦٢٠ء کے بعد سید علاول شاہ صاحب نے عربی حروفوں سے قرآن لکھی بہت مشہور ہے

٧ - مولانا اسماعیل بوتھیدنگی نے دینی کتاب - سراجیہ - شریعہ - عربی حروف میں زبان

٨ - مولانا عبد المطلب - کیماری کتاب لکھی عربی حروفوں میں -

نوٹ تینوں بزرگوں کی کتابیں بطور نمونہ ہمارے پاس موجود ہے - بحوالہ تاریخ اسلام

٩ - دو سو سال پہلے - مولانا عبد الجبار رحمہ اللہ انکی بے نمازی کبیتہ لکھا۔
مولانا عبد الجبار ۔ بہت بڑا بزرگ عالم تھا -

١٠ - رابطہ اسلامیہ کا بیان - توصیات ٩٩۔ ولما كانت المحافظة على الحرف العربي لتشكله ورسمه واجبا شرعيا يجب ان تلتزم به الدول الاسلاميه -

مقصد انوار حروفونکی برکت جاری رکھنے - اور - شاہان اسلام - اور روھانگیہ اکابرین علماء کے - قدیمی طریقہ علم کو بحال رکھنے کیلئے عربی حروفوں کے ساتھ دینی روھانگیہ زبان کو - علموں میں کتابوں میں لاکر تازہ کر دیا
اور روھانگیا زبان میں عربی حروفوں سے دینی کتاب لکھکر عوام بھائیونکو دین کی اشاعت کرنا ہم پر فرض ہے - قرآن شریف پڑھنا آسان -
نیز عربی حرفوں سے روھانگیا زبان سیکھکر - قرآن شریف پڑھنا آسان ہوگا اور میل ہوگا۔
عربی حروف کو بدلنا نور و برکت سے محرومی خطرہ ہے -
اگر کوئی کہے کہ تمہارا روھانگیہ رسم الخط جدید - ہم بھی جدید - قدیمی روھانگیہ کا رسم الخط عربی تھا - رابطہ اسلامیہ کے بیان دول اسلامیہ پر عربی رسم الخط واجب ہے

نوٹ

جدید حروف والے قرآن شریف سے دور رہینگا - بہ ضرورت ترپاکی آتا ہے - قرآن کے دفتر لکھنا آسان ہوتا عربی حروف پیتر ہوتا - زبان کیلئے جدید حروف سیکھنا خطرہ

اللهم اهدنا الصراط المستقيم - کتبہ العبد محمد رحمہ اللہ بوتھیدنگ ٹم ملی - مونس کا نون ٹم ملی

حضرت علامہ مولانا محمد سلطان ذوق صاحب زیر نظر کتاب پر تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رابطة الأدب الإسلامي
المؤتمر العالمي الأول المنعقد في ٢٥–٢٧ ربيع الثاني ١٤٠٦هـ ٧–٩ يناير ١٩٨٦م
ندوة العلماء. لكناؤ. الهند

التاريخ ٢/٥/١٤٠٦هـ
١٤/١/١٩٨٦م
الرقم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على الرسول العربي الأمين، وعلى آله وصحبه أجمعين. وبعد

فقد اطلعت على الجهود الجبارة التي بذلها الأستاذ محمد عبد الله محمد عبد الله وزملائه لترويج الخط العربي في لغة مسلمي اراكان ببورما، وقد تقدموا خطوات إلى هذا الهدف المنشود. حيث قاموا بتأليف كتيبات عدة للأولاد وبنات المسلمين الروهنغيين في لغتهم بخط القرآن الكريم، أجزل الله سعيا مشكورا وعملا صالحا إن كانوا فيه محتسبين، فإن المسلمين في كافة أنحاء العالم لو اختاروا الخط العربي لكتابة لغاتهم، لا شك أنهم سيبنون جسرا لدعم الصلة والارتباط بين أعضاء الأمة المنبثة على ظهر البسيطة، ويسرني أن أساهم في هذا العمل الجليل بتوصيته إخوتنا البورميين أن يتركوا كل خلاف ذات البين، ويوحدوا الصفوف لتحقيق غاية من أسمى من كل الغايات الحزبية والنزوات الطائفية.

"واذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فألف بين قلوبكم. فأصبحتم بنعمته إخوانا" صدق الله العظيم

كتبه — ندوة العلماء بلكناؤ الهند
٢/٥/١٤٠٦هـ
(محمد سلطان ذوق)
مدير دار المعارف الإسلامية، شيتاغونغ، بنغلاديش،
وعضو "رابطة الأدب الإسلامي"

حضرت علامہ مولانا محمد سلطان ذوق صاحبر تقریظر ترجمہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

رابطة الادب الاسلامی التاریخ ٢/٥/١٤٠٦ھ

المؤتمر العالمی الاول المنعقد فی ٢٥-٢٧ ربیع الثانی ١٤٠٦ھ ١٤/١/١٩٨٦م

٧-٩ ینایر ١٩٨٦م الرقم — — — — — — —

ندوة العلماء ٠ لکناؤ ٠ الهند

الحمد للّٰہ: تمام تعریف جہانر فالویا اللّٰہ لاّ ار درود و سلام عربت فَیدا ویّے دے امانتدار رسول اللّٰہ راُوَرے ار ہبار گُشھی ارصحابہ وکّل بیاگُنر اُورے ٠٠٠٠ ار بعدے مُیَ استاذ محمد سلطان بن مولوی محمد عبداللّٰہ ارہبار فُھوانجیا وکّلے برما ارکانی مسلمانر زبان رے عربی رسم الخط لوی رواج دیبالاّ بیشا بیشی کوشش گجّھیےدے ہیان زانیم ٠ ہتارار خام اصل مقصدر اُوزُو بارہات اسے ، زینیکی قرآن شریفر حروف لوی ہتارار زبانت رحامغیه فوایندلاّ بولی کتاب وکّل تیارگھیبارخام شروع گجّھیے ٠ زینرے مُیَ بیشی گم خام ارعمل صالح بولی خیال گرھمر ، زدی ہتارا مخلص وودے وو٠

تمام دنیایر مسلمان وولے زدی نیزر نیزر زبان وکّل لکھیبالاّ عربی خط اختیار گرھے دے وو ، تویلے خنو شك سھارا ہتارا دنیایر فِیرڑھر اُورے فَھیلایا امّت اسلامیہ مّازھے تعلق ار رابطہر فُل بانایبو ٠ مرہ تّوخوشی لاگیردے اے زبردست خامت مُیَ یُو شریك وومر دے ہیان مّازھے ، مرہ برمار بھایّیندرے اے سفارشّان گرھات، کہ تارھا آپس ر تمام اختلاف وول شُھوڑی دے فان ، ار مقصدرے حاصل گرھیبالاّ ایك لاینے تِھیا فان ہیان ویلدے تمام فِرقہ فاٹا فاٹیر اختلاف ار فساد وکّل تِیارُو بیشی اُونّسل ار بلند ٠

" ارتُوانرار اُورے زرے اللّٰہ تعالی ر نعمت اسے ہینرے یاد گرھو زیوقتت نیکسی تُوانرا دشمن اشیلاہ پس اللّٰہ تعالی یے توانرار قلب وول مّازھے محبّت ڈھالی دیّے ، تَوی تُوانرا اللّٰہ تعالی ر نعمتے آپس مّازھے بھای بھای ویگیوگوی (تھانوی علیہ رحمہ)"

یان لکّھیے دے ، محمد سلطان ذوق (ندوة العلماء لکھنو)

مدیر دارالمعارف الاسلامیہ (ص ب ١٢٤٠) شیتاغونغ (شانڑیا) بنغلادیش

رکن رابطة الادب الاسلامی

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا میر احمد صاحب کا خُود نوشتہ خطاب رُحامغیہ قوم کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطاب نمبر۲

محترم رحامغیہ بھائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد! یہ حقیقت آپ جیسے صاحب بصیرت پر مخفی نہیں چونکہ اصول دین عربی تھے اب سرزمین عرب کے باہر ممالک والے عربی سے عموماً استفادہ نہیں ہوسکتے تھے لہذا افادیت عامہ کیلئے ضرورت تھی کہ ہر ملک والے عربی اصول دین کو اپنی اپنی زبانوں میں منتقل کرتے چنانچہ فارسی زبان کے ارباب بصیرت نے عربی حروف الف با تا میں چند حروف کی زیادتی کرکے خط میں معمولی تغیر کیساتھ مبتدیوں کیلئے فارسی پہلی وغیرہ سے لیکر قرآن کریم کے ترجمہ تفسیر تک فارسی زبان میں مرتب کردیا ایسا ہی اُردو زبان کے اہل بصیرت نے اردو قاعدہ سے لیکر بیان القرآن، معارف القرآن وغیرہ تک مرتب فرمادیا اور نظم قرآن کیلئے تجوید کی کتابیں تصنیف فرمادیں نیز شدہ دنیوی ضرورت کی خاطر اہل فہم نے اپنی اپنی زبانوں میں جغرافیہ سائنس وغیرہ کی کتابیں تصنیف تالیف کردی چنانچہ ہر ملک ہر قوم آجتک برابر اس کام میں ہمہ تن مصروف ہیں مزید برآں موجودہ بین الاقوامی آئین کے مطابق بھی بغیر مستقل علم کے وطنیت کے حقدار قومیت نہیں بن سکتی لہذا وطن کے کچھ رحامغیہ بھائیوں نے اکابرین زبان فارسی واردو کے اثر قدم پر چلتا ہوا مبتدیوں کیلئے رُحامغیہ زبان کا قاعدہ سے لیکر ہر طبقہ کیلئے رحامغیہ زبان میں ضروری کتابوں کی ترتیب تالیف ترجمہ کا ذات باری پر بھروسہ کرکے تہیا کیا ہے اور ابتک جو کتابیں مرتب مطبوعہ ہوچکی ہیں رسالہ ہر سلسلہ کا مطالعہ سے معلوم ہوسکتا ہے اس سلسلہ میں جمع مواد کیلئے ایک تاریخ کربلائے ارکان مولفہ وکیل فضل الرحمن صاحب مرحوم کی شدید ضرورت درپیش ہے مہربانی فرماکر انتہائی کوشش سے اگر مہیا فرماکر ارسال کرسکیں تو بڑی ہی خدمت ہوگی.

(کربلائے ارکان بواسطہ حافظ محمد امین مل گئی ہے بہت بہت شکریہ)

[illegible]

مولانا میر احمد صاحب
سابقہ ناظم صاحب مدرسہ احمدیہ
سعد اللہ سر، منفدو، اکیاب برما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ: حضرت مولانا محمد سلطان ذوق صاحب ⑥ { عمید قسم اللغۃ العربیۃ جامعۃ فتیہ بنغلادیش

هکّل اگر تو مُی اللہ پاکر تعریف گرھمر۔ زے اللہ یے ناکی آنرارے فیدا گجھّیے خوایک دوبیلاّ زبان مّازھے۔ قرآنت اَسے، ایان دو ایکاّن اللہر نشانی بلے، ار آنرار فیغمبر حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اُوور درود ار سلام بھیجھمر، زار دور اللہ یے عربی زبان مّازھے کتاب نازل گجھیے۔ بعدے مُی ماسٹر سلطان صاحبر تعلیم الاسلام فیلا کتاپوا دیکھی یارے بیشی خوشی ویّم۔ رحنغیہ قومر فویندرے دینر بنیادی ھوتا گین شھیخا یالاّ خوب کوشش گجھیے دے دیجھومر۔ نیزر زبانر حفاظت وو دینر حفاظت، کیالاّ دین شریعتر خوتا شروع تو نیزر زبانت نفرھا یلے گورا فویندے کی بوزیبو۔ متّے بیشی کم لاگھیے دے ماسٹر صاحبہ رحنغیہ زبانرے عربی خط مّازھے لیخھی یارے ھکّل زبانر گورا عربی زبانر محبّتر ثبوت دیّے دے هیان۔
مُی دعا گرھمر، اللہ پاکے اے کتاپوا لیخھویا سھابویا بیکونر کوشش مّازھے برکت دوک، ار اے کتاپوار تعلیم دون ایکاّن دینر خام ملی آنرارے بوزیبار توفیق دوک، آمین۔

رُحامغیه زُبان عربی حروف لوی وونانے مناسب بُولی تائیدنامه تقریظ ار تبصره

١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب عالی معظم ومحترم مدظلہ العالی

اما بعد گذارش یہ ہے کہ الحمد للہ ہم سب خیریت سے ہیں اُمید ہے کہ آپ حضرات بھی خیر و عافیت سے ہونگے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اِس وقت ہماری قوم جس حالت سے دوچار ہے آپ حضرات ہم سے زیادہ واقف ہونگے۔ اِس دور میں دین کی کما حقہٗ نشر و اشاعت کے جملہ اسباب ضروریہ میں سے ایک اپنی زبان کی تحریر بھی ہے اِسکے بغیر قرآن و حدیث کے مفہوم بلا واسطہ اور کسی تحریر کے سمجھنا اور سمجھانا دشوار ہے ایسی وجہ سے آج کل ہم۔ اردو۔ فارسی۔ برمیز کیطرف محتاج ہیں اور یہ ہماری اصلی زبان نہ ہونیکی وجہ سے کافی محنت کیساتھ عبور حاصل ہوتا ہے اگر تھوڑا کچھ پڑھکر پڑھائی چھوڑ دے تو مدت گذر جانیکے بعد آخر نتیجہ تضییع اوقات ہی نکلتا ہے۔ جسطرح آج کل (۹۵) فی صد لڑکے لڑکیاں مکتب میں اردو ایک دو کلاس اور بہشتی زیور وغیرہ پڑھنے کیبعد جب اور کوئی مشغلہ اختیار کرلیتا تو اَنپڑھ کے مانند ناواقف بن جاتے ہیں خصوصًا لڑکیاں آخر فی صد بے علم بن جاتے ہیں۔ اگر ہماری زبان کے رسم الخط کچھ ہوتا تو آسانی سے تھوڑے محنت پر سب کچھ حاصل کر سکتا ایسی وجہ سے اپنی زبان کی تحریر اشد ضروری ہے اَب تحریر کیلئے بالکل نئی سب سے الگ تھلگ حروف ہجاء ایجاد کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسمیں نہ دنیاوی فائدہ ہے نہ اخروی۔ بلکہ ہر ایک کیلئے بے فائدہ بار اور شاق کے علاوہ کوئی منفعت نہیں۔ بلکہ بعض قرآنی حروف کی کمی یا مخارج سے انحراف کی بناء پر ایک زمانہ گذر جانیکے بعد آنے والے نسل عربی الفاظ کے صحیح تلفظ سے قاصر بن جائینگے جیسے مگ و دیگر اقوام۔ اگر ہمارے ملک کے مروجہ دیگر حروف الہجاء مثلاً برمیز جو دراصل (پالی) ہے اور انگریزی جو دراصل (رومن) ہے انکو استعمال کریں تو خرابی یہ ہوگی کہ ایک تو انمیں حروف کی کمی ہے اور انکو بہت کم لوگ جانتے ہیں اِسلئے بار ہونیکے ساتھ ساتھ ہم لوگوں کی تلفظ بھی ادا نہیں ہو سکتا نیز یہ رسم الخط اسیطرح دیگر اکثر رسم الخط کا تعلق مذہبی کتاب سے ہے اِسلئے غیر اسلامی مذہب کے حروف کی

٢

ترویج لازم آئے گی جو نظریۂ اسلام کے خلاف ہے اگر اسکا صحیح جائزہ لیا جائے کہ دوسرے اقوام نے اپنے رسم الخط کس طریقہ سے اخذ کیا ہے تو ضرور یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر ایک نے اپنی اپنی مذہبی کتاب کے رسم الخط سے اخذ کیا ہے اور اسمیں اپنی زبان کی صوتی تقاضا کے مطابق اضافہ کرکے اپنی زبان کو تحریر میں لایا ہے۔ چنانچہ عیسائی (رومن کیتھولک) گروپ کے مختلف اقوام۔ انگریزی۔ فرانسیسی وغیرہ سب نے رومن حروف (B.A) سے اپنی زبان کو تحریر کئے ہیں اور دور حاضر میں انگریز۔ اِسقدر ترقی یافتہ ہونیکے باوجود بھی آجتک مذہبی کتاب کے رومن حروف کو نہیں بدلا۔ اسیطرح بدھ مت کے ماننے والے ہندو۔ مگ۔ برما۔ چولیا۔ وغیرہ سب نے انکی مذہبی کتاب کی حروف ہجاء (پالی) کو سامنے رکھکر تقاضے کیمطابق اضافہ ترمیم کرکے اپنی اپنی زبان کے رسم الخط رائج کیا ہے۔ اِسلئے آجتک حروف کی ترتیب برابر ہے۔ اسیطرح مسلمانوں نے بھی قرآن کو سامنے رکھکر عربی حروف تہجی کو باقی رکھتے ہوئے ضروری اضافہ کے ساتھ اپنی اپنی زبان کو تحریر کیا چنانچہ فارسی۔ سندھی۔ بلوچی۔ پشتو۔ اردو۔ مکران۔ اور خطۂ عرب سے بعید رہنے والے ملاقی جاوی وغیرہ سب کے رسم الخط عربی ہے بعینہٖ اسیطرز پر ہمارے رُوہائینگا زبان کو بھی اسلاف نے عربی حروف سے لکھا ہے چنانچہ آج سے تین سو سال پہلے کا لکھا ہوا شاہ علاول کی تحفۂ نصیحۃ۔ اسیطرح مولانا اسماعیل صاحب کا (سراجیہ) اِسیطرح مولانا عبدالجبار صاحب کا (خبیہۃ) جو سو سال پہلے کا ہے اسیطرح اور بھی کتابیں موجود ہیں جو تاریخ الاسلام ارکان برما میں مع التصویر موجود ہے(۱) لیکن اُسوقت چھاپنے کی سہولت نہ تھی اسلئے فروغ نہیں پایا۔ اَب ماشاء اللہ سہولت ہوگئی ہے لوگوں کو ضرورت کا بھی احساس ہو رہا ہے اَب اِس تحریر کو رواج دینے کیلئے منظم طور پر کوشش جاری ہوگئی چنانچہ ۸۰ء میں رنگون میں اجلاس ہوا جہاں بڑے بڑے علمدار اور علماء کرام بھی شامل تھے اور متعدد کتابیں بھی نکالی گئی ہے ایسی طرح تقریبًا ۱۹۷۸ء میں دبی میں شروع ہوا وہاں بھی بڑے بڑے

(۱) ضمیمہ پر دیکھیے۔

علماءِ کرام اور علمدار حضرات شریک تھے اور بہت سے کتابیں بھی منظرِ عام پر کردیئے اسیطرح کراچی میں اور مکہ مکرمہ میں بھی کام جاری ہے جہاں بڑے بڑے علماءِ کرام اور مشائخ شریک ہیں اسیطرح حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب نے بھی مسمّٰی میزان وغیرہ لکھا ہے اور مولانا ولایت حسین صاحب نے بھی اِس قسم کی کتاب لکھا ہے۔ ○ ہمارے اَسلاف کا طریقہ اتخاذ یعنی عربی حروف سے اپنی اپنی زبان تحریر کرنا۔ یہ بالکل صحیح اور اصول کے مطابق ہے اِسلیئے کہ مذہبی کتاب کی حروفِ تہجی سے دیگر رسم الخط کا اتخاذ یہ عالمی طریقہ اتخاذ ہے۔ ○ قرآنی حروف کو جاننا شرعًا فرض ہے اور اُن حروف سے ممارست و قرابت رکھنا نفاذِ شریعت میں سے ہے ○ قرآن جاننے کیلیئے۔ الف۔ با۔ پڑھنے میں دس دس نیکیاں ہیں اور کسی شکل کی حروف میں یہ بشارت نہیں۔ ○ جسکو اللہ نے قرآن کیلیئے پسند فرمایا اور جنت والوں کیلیئے پسند فرمایا اور حضورؐ کا پسندیدہ ہے اسمیں جو نور اور برکت ہے اور کسی میں نہیں ہوسکتا ○ تاریخی حیثیت سے روہائینگا کی قدیمی رسم الخط یہی ہے جسکا ذکر تاریخ الاسلام ارکان میں ہے۔ ○ برما حکومت کی شعبۂ تاریخ کے مکتبہ میں روہائینگا کے متعلق جو مکتوبات محفوظ ہیں انمیں بھی رسم الخط عربی ہونیکا ذکر ہے بلکہ پوری تاریخ اس رسم الخط میں ہے۔

ج رابطہ نے جو رپورٹ حاصل کی اسمیں بھی

روہائینگا کے رسم الخط عربی حرف سے ہونے کا ذکر ہے ○ روہائینگا قوم تاریخی حیثیت سے تقریبًا سنہ ھ سے آباد ہے۔ وہاں کے باشندے جو عرب تجار کے ہاتھ اسلام لائے تھے اور عرب تجار بعد میں مغل اور ترک وغیرہ سب مختلط ہوکر روہائینگا کی نوعیت وجود میں آئی ہے جبکی سِن آج بمطابق ۱۹۸۵ء و ۱۴۰۵ھ میں ۱۳۷۵ سال بنتی ہے ابتداءً میں آنے والے حضرات کی تعلیم سے وہاں اِسلام پھیلا ہے۔ جو اَب بھی باقی ہے اور ان حضرات نے جسطرح لکھا اور لکھوایا اس کا سلسلہ وہی ہے جو درمیانی قرن میں ملتی ہے اور جسکو مورخین نے بھی ذکر کیا ہے۔ ○ نیز مسلمان کیلیئے قرآن سیکھنا فرض ہے

اور یہ قرآن قیامت تک رہے گی اگر ہماری زبان بھی قرآنی حرف سے ہو تو ایک سیکھنے سے دعنوں جان لینگے۔ ○ اسیکے مدِ نظر مؤتمر عالم اسلامی نے عربی حروف سے تمام..... مسلمانوں کی زبان بھی لکھنے کیلیئے اپیل کی ہے حتی کہ اُن ممالک جن میں غیر عربی رسم الخط موجود ہے اُنکو بھی نظر ثانی کرنے کیلیئے اپیل کی ہے جسکا ذکر سینٹر آف اسلامک ایڈوکیشن مکہ / المرکز العالمی للتعلیم الاسلامی بمکہ۔ کے قرارداد صفحہ ۲۵۔۲۸۔ میں موجود ہے۔ ○ نیز ارکان پر جب اِسلامی حکومت تھی تو اُس وقت مروّجہ سکہ بھی عربی حروف مختوم تھی جو ارکان کے رسم الخط عربی ہونیکی دلیل ہے یہ سکے اَب بھی موجود آثار خانہ۔ رنگون۔ کلکتہ۔ مصر وغیرہ میں ہے اور (ارکان کے سکے) نامی کتاب میں پوری تفصیل ہے۔ ○ تمام وہ مسلم اقوام جنکے زبان میں عربی الفاظ مخلوط ہو گئی اُنکے رسم الخط بھی عربی ہے جیسے فارسی۔ ترکی۔ پشتو۔ بلوچی۔ جاوی۔ ملایا۔ سندھی۔ تامیل وغیرہ سب کے رسم الخط عربی ہے مذکورہ بالا وجوہات کے پیش نظر ایک نئی رسم الخط ایجاد کرنے میں کسقدر خرابی ہوگی یہ کسی سے مخفی نہ ہوگا۔ اِس وقت غیر عربی رسم الخط میں روہائینگا کو لکھا جانا یہ اُمور کثیرہ اُدلہ متحققہ کے خلاف ہے۔ ① اساس قدیمہ کے خلاف ② تاریخ کے خلاف ③ سیاسی اساس کے خلاف ④ روہائینگا عربی النسل ہونیکی دعوی کے خلاف ⑤ روہائینگا اَسلاف کے خلاف ⑥ برما کے اندر اس بابت رجسٹر و اطلاعات کے خلاف ⑦ قومی تاریخ کے خلاف ⑧ دینی مصلحت کے خلاف ⑨ عالمی طریقہ اتخاذ کے خلاف ⑩ سب پر مشقت ہونے کا باعث ⑪ قرآنی حروف سے انحراف ⑫ اسلامی تقاضاء کے خلاف ⑬ دیگر اقوام کے طریقہ کے خلاف ⑭ ثواب کی راہ سے غیر ثواب کیطرف جانیکا اتجاہ ⑮ جنتی زبان کی حروف کے خلاف ⑯ اسلامی مفکرین کے نظریہ کے خلاف ۔:

(نوٹ) اگلے صفحہ پر عرض حال پڑھ لیجئے :

عرض

ہم آپ حضرات سے اُمید رکھتے ہیں کہ اِن باتوں پر غور فرماتے ہوئے مصلحت کے خلاف کوئی فتنہ رونما نہیں ہونے دینگے اگر کہیں نظر آجائے تو جلد روکنے کی سعی فرمائینگے اور آنے والے نسل کو اس فتنہ سے بچاکر دینی ماحول دینی معاشرہ کو اجلا بنانے کی موقع فراہمی میں حصہ لیتے ہوئے اہم مشورہ سے نوازینگے۔

والسلام

از طرف
سرپرستان
روہائنگا فنار جماعت

ا۔ مولانا حبیب اللہ صاحب۔ بوسیدنگی

۲۔ مولانا مقبول احمد صاحب۔ الیٹانگوی

۳۔ ماسٹر راغب اللہ صاحب۔ منگڈوی

۴۔ الشیخ زبیر شمس الحق ناکھوراوی

وَنےجہاد یان فایلے متر قرآنی حرف لوی رُحامفیہ زبان خوب بیشی مَوزُونْ ارمناسب بولی ضرور تقریظ ارتائید نامہ دیفرڑھاییبان ۱۰ ار وَنے علم اباقومر بھترے عام وَوفان کوشش گرھیبان ***

تقریظ یان فرھی سای وَنے بُوزھی فلجِیُود سے ویبو کہ قرآنی حروف لوی لخھون مّازھے خدون فائدہ اسے ار قرآنی حروف شھوڑی دَون مّازھے خدون نقصانی اسے۔ مہربانی گرھی وَنے خُود سے یو عربی حروف لوی رُحامفیہ زبانت کتاب لکھی یادگار شھوڑی زاؤ گوی ار صدقہ جاریہ گرھی زاؤ گوی والاجر علی اللہ

تقریظ ۔۔۔ ۱۸ ۔۔۔ مولوی محمد صدیق صاحب

تقريظ :

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده ، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده .

أما بعد : فقد أطلعت على كتابي (روهنجيا قاعدة كتاب) المكتوبان بالحروف العربية لمؤلفيهما الشيخان : (١) مولانا مير أحمد صاحب البورماوى (٢) والأستاذ محمد سلطان محمد عبد الله البورماوى ، فوجدتهما خير الكتب لتعلم و تعليم لغة الروهنجيا مسلمي أراكان ببورما ، ولا شك أنه يجب على المسلمين والدول الاسلامية الحفاظ علي الحروف العربية لكتابة لغات الشعوب الاسلامية حتى لا يباعد بين هذه الشعوب و بين القرآن الكريم و السنة النبوية المطهرة ، وأعتقد بأن المحافظة علي الحرف العربي بشكله و رسمه واجبا مقدسا يجب أن يلتزم به الشعوب الاسلامية ، لذا أسأل الله تعالى لأن يجزى مؤلفي الكتابان خير الجزاء ، وأن يحذو حذوهما جميع مسلمي أراكان لابراز لغة أراكان الاسلامية بالحروف العربية خدمة للدين الاسلامي وللأمة ، والله الموفق وهو الهادى الى سواء السبيل ...

كتبه العبد الفقير الى عفو ربه

محمد صديق نذير حسين البورماوى خريج كلية الشريعة بامتياز

بالجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة

تحريرا في ٦/٣/١٤٠٦هـ الموافق ١٨/١١/١٩٨٥م عجمان

بیشك أين فرهي ساي ، ألشيخ مولانا مير أحمد صاحب آر محمد سلطان أستاذر لكهيا (روهنجيا قاعدة كتاب) كتا پوارے ، بس أين كتاب هبا خوب بهالا فاي أركانر رحامغية مسلمان وولے نیزر زبان شهيكيبالاَّ بولی ، بے شك مسلمان وكل آردے إسلامي حكومت وولرأُوْرے واجب ديكى ، عربي حروف لوي تارهار مادري زبانر لخهون ، كيلاَّ خوبلے تارها قرآن شريف تُّو دورحے ووي نزاگوى فان ، آرأيى إعتقاد گرهيردے ، عربي حروف رسے هے شكلے آرهے رسم بے حفاظت گرهون مقدس واجب بولى ، هيتلَّہ بولي عربي نودے مسلمان وولاَّ بولي عربي حروف لوي نيزر زبان لخهون واجب ، هيتلَّہ أيى اللّٰہ رو دربارت دعاء گرهير دے كتاب لخهو يارے اللّٰہ يے جزاء خير عطاء گرهوك يعنى بهالا بدله دولك آرهے طريقة لوى تمام أركانى رحامغية مسلمان تُّو سلون سا كيهالاَّ بولي عربي حروف لوي رحامغية مسلمان ر زبان ظاهر وو فان ، إسلام آر أمتر خدمت لاَّ بولي ، اللّٰہ تعالى توفيق دويا آرهبا سيدا راستہ رأوزو هدايت گرهويا وبالله التوفيق ہے

حررفي ٦/٣/١٤٠٦هـ عجمان — بيان لكهير دے / محمد صديق نذير حسين كوانجى بنگى بورماوي ، فارغ

الموافق ١٨/١١/١٩٨٥م — التحصيل كلية الشريعة جامعة إسلامية لمدينة المنورة .

تقریظ:

Ph : 31 12 17
Res : 31 12 16

Muhammad Taqi Usmani

Member : Council of Islamic Idiology,
Naib Muhtamim : Darul Uloom, Karachi-14

محمد تقی عثمانی
رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان
ونائب مہتمم دار العلوم کراچی ۱۴

٤٨٢

مورخہ ———

محترمی و مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گرامی نامہ ملا۔ اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے ارکانی زبان کو عربی رسم الخط میں لکھ کر دینی کتابیں تیار کرنی شروع کی ہیں۔ احقر کے نزدیک یہ نہایت مفید اقدام ہے۔ جس کی پوری حوصلہ افزائی ہونی چاہیے کیونکہ رسم الخط کا قوموں کی تعلیم وتربیت پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ اور اگر مسلمان اپنے رسم الخط کو قرآنی رسم الخط کے قریب لے آئیں تو اس کا بہت عظیم فائدہ ہوگا۔ لہٰذا اس پر میں آپ کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائیں۔ والسلام

محمد تقی عثمانی

حضرة علامہ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی و تقریظر ترجمـــہ :::
٧٨٦ محترمی ومکرمی السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ : ونرخط فایی۰ اے ختما گان دوارا مُی بیشی خوشی ویم، کہ ونیے ارکانی زبانرے عربی رسم الخط مَازھے لکھیارے دینی کتاب وکّل تیار گرھا شروع گجّیو۰ احقر (یعنی مُی شھونڑو) ر نزدیك یان بیشا بیشی فائدہ مند اقدام ۰ زبانر فُورا فُوری ہمّت افزائی وُون ساہ۰ کیلاّخویلے رسم الخطر قوم وولر تعلیم وتربیت ر اُورے بیشی گھرا اثر وو۰ ارزدی مسلمانے نیزو رسم الخط رے قرآنی رسم الخط ر قریب لوی ایے، توی ہیانر بروعظیم فائدہ ویبو۰ ہیتلاّ بانر اُورے می ونرے تہ دل سَانتے مبارکباد پیش گرھمر۰ اردعا گرھمر دے اللہ تعالی بانرے کامیاب فرماؤك

والسلام محمد تقی عثمانی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم : الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امّا بعد: اللّٰہ رب العزتر تعریف ارجناب حضرۃ محمد مصطفی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اُورے درود شریفر بعد ے خوشیر ختھا یاندیکی، رُحامغیہ قومر ترقی اربھالائی لاّ، ار نیزر زبان لخھا فرھاگرھی عزت فای بالاّ، رحامغیہ زبان ماّزھے عربی قرآنی حروف لوی بہت کتاب وول اللہ ررحمتے مرتّب ویّے۔ مثالر طورر اُورے تعلیم الاسلام حصّہ اوّل تو چوتھا دھری ، فوایندر ادب دانی لاّ قاعدہ ویتی اُورمکّیا ابر کتاب وول بعد ے اَرَو بہت قسمر کتاب وول مرتّب ویّے۔ ھذا من فضل ربّی۔

ار بیشی خوشیر ختھا یاندیکی، رحامغیہ زبان لاّ خدون مخلص وولے اکابرین ر نقش قدمر اُورے سلیارے عربی قرآنی حروف لویاّ رے یے رحامغیہ کتاب لخھا جاری راکھیے دے ہیان۔ قرآن حدیثر حروفر ے رحامغیہ زبان لاّ اختیار گرھا گیے دے ہیان رحامغیہ قوم لاّ بیشی برو فتح ارکامیابیر ختھا۔ ہے خامر ترقی ماّزھے اکثر وبیشتر علماء دین اربھالا بھالا ماینشر تائید اسے آنرا بیاگُن تو عربی حروف لوی قرآنی حروف لوی لکھیر دے ہے حضرۃ وولر محنّت ارکوششر ے قدر گرھونسا۔ اللّٰہ رب العزتے تانار محنتر ے دین ارقومر بھالائی لاّ قبول فرماؤك ار تانارے جزاء خیر عطا فرماؤك۔ ہر زبان نیزر نیزر قومر محنّت دوارا یے ترقی وود ے۔ اُورے ذکر گرھا گیے دے مخلص وولے عربی حروف لوی رحامغیہ کتاب تالیف گجّھیے دے ہین بیاگُن قومر ترقی لاّ مقبول ار فائدہ مند ثابت ویّے، خصوصًا تعلیم الاسلام چوتھا حصّہ متّو بیشا بیشی فسند اشیے۔ ار اکثر علماء کرام وولے یَو فسند گجّھیے۔ وجہ یاندیکی ہے کتاپُوا ماّزھے مسلمانر زندگیر مکمل دُرستگیر ختھا اسے۔ مثلاً غسلر مسائل ،وضور مسائل، پاکی ارناپاکی رمسئلہ نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ ، ہین بیشی ضروری چیز۔ اللّٰہ تعالی ہے کتاپُوا رے رحامغیہ مسلمان لاّ آخرتر نجاتر سبب باناى قبول فرماؤك آمین۔

مُیَ خود ے تعلیم الاسلام حصّہ اوّل تو چوتھا حصّہ فَیجّنتو نظر دی سایلُم دے، واقعی مخلص وولر محنّت قابل تعریف۔ ہے کتاپّن بوزھی فاری بالاّ آنرار مدرسہ تعلیم القرآن دارالعلوم مکتبر فوایندر ے رحامغیہ زبان فرھا فرھی ارلخھا شروع گرھای دیا گیے۔ تاکہ تعلیم ذریعہ ہے زبانر ترقی وو فان۔ لہذا مُیَ رحامغیہ زبانر ترقی ساؤیا علماء کرام اردوسرا بھای وکلّ خانسے عرض گرھمر دیکی، رحامغیہ زبان لخھا فرھا عربی حروف ماّزھے برقرار راکھیبان۔ ہیانت دنیای ارآخرت دُونونّ جہان لاّ فائدہ ویبو۔ انسان تّو وخاماّن گرھون سا، زبان ماّزھے اللّٰہ تعالیٰر رضامندی اراتّباع رسول فازا۔ اللّٰہ تعالی جناب مولانا میراحمد صاحب، جناب ماشٹر مولوی محمد سلطان صاحب ارکارکن وولرے جزاء خیر عطا فرماؤك فقط وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۔ احقر محمد

یونس بن عبدالباری، بھو سیدنغی، ارکان، برما : : خادم مدرسہ تعلیم القرآن دارالعلوم

(استاذالاساتذہ حضرت مولانا میراحمد صاحب کا خود نوشتہ خطاب رُحامغیہ قوم کے نام

خطاب نمبر ۲

۴۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحامغیہ زبان کو قرآنی حروف الف با تا ثا الخ کیساتھ اشاعت و ترویج کی وجوہات

۱- ہمارے حالیہ بول چال کے الفاظ میں غور کرنے سے بکثرت عربی الفاظ نسبۃً کم فارسی، اردو، بنگلہ اور بہت ہی شاذ و نادر مغی الفاظ پائے جاتے ہیں ٹھیک اس طور سے ارکان، برما میں مسلمانوں کا قدیم زمانہ سے آبسنا اور آباد ہونا مستند تاریخ سے ثابت ہے چنانچہ جناب ایڈوکیٹ خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم نے تاریخ ارکان برما میں مختلف تواریخ کے حوالے سے یہ ثبوت دیا ہے کہ برما میں سب سے قبل علمبرداران اسلام عرب تجار اور سیاحین ارکان میں آئے ان کے قدم بقدم ایرانی تجار آئے اور آباد ہوئے بعدہ شہنشاہ چین قبلہ خان کے ۱۲ ہزار ترکی یا تاتاری فوج پورے برما کو فتح کرکے ارکان برما کے مختلف مقامات میں سکونت پذیر ہو گئے بعد ازاں غوری مسلمانوں نے ارکان کو فتح کیا اور ارکان میں آباد ہو گئے آخر کار شاہ شجاع اپنے اہل و عیال سمیت کثیر التعداد مغلیہ فوج کیساتھ بنگال کی طرف سے ارکان میں داخل ہو کر ارکان برما کے مختلف علاقوں میں مقیم ہو گئے اب سب سے قبل چونکہ عرب ارکان میں آئے لہذا عربی میں بعد میں آنے والوں کی زبان کے الفاظ فارسی اردو کا خلط ہو گیا اور چونکہ بہ نسبت مسلمانوں کے مغوں کی اقلیت تھی اور مذہبا بھی فرق تھا لہذا مغی الفاظ کا خلط بہت ہی کم ہوا اب یہ بات یقینی ہے کہ جس طور سے ارکان میں مسلمان آبسے ٹھیک اس طور سے عربی فارسی اردو کا سلسلہ تعلیم و تعلم بھی جاری رہا چنانچہ ارکان کے اوائل شاہ علاول رح کی تحفۂ نصیح اور مولانا عبد المطلب؟ کی کیدانی اور مولانا محمد اسماعیل رح کی سراجیہ وغیرہ وغیرہ اسیر شاہد عدل ہیں جو آجتک صفحۂ ہستی پر موجود ہیں اگرچہ خطۂ ارکان ہمیشہ میدان جنگ رہنے اور طباعت میں عدم سہولت کی بنا پر اس سلسلہ کی کما حقہ ترقی نہ ہو سکی مگر پھر بھی آج جو سرزمین ارکان پر ان ہی تین علوم عربی فارسی اردو کی تعلیم تعلم کا سلسلہ سابق ہی کی اثرات ہیں اور ان ہی دو وجہ یعنی اقلیت اور فرق مذہب

کی بنا پر آزادی سے قبل مسلمانوں کے اندر مغی کی تعلیم بھی جاری نہیں ہوئی اور بنگلہ الفاظ کا اختلاط سرحدی
زبان ہونیکی حیثیت سے ہونیکی بنا پر اسکی تعلیم بھی عمومی سطح پر نہیں ہوئی ظاہر ہے کہ رحامغیہ زبان
کو عربی حروف کے ساتھ لکھا جانا یہ کوئی نئی تحریک اور ایجاد نہیں ہے بلکہ سابقین اولین کا اقتداء محض ہے
اور ہماری قوم کا اس خطہ میں قدیم زمانہ سے آباد ہونے کو ثابت کرتا ہے

(۲) فارسی، اُردو، سندھی، پشتو وغیرہ بہت زبان والوں نے ان ہی حروف کو اختیار کیا ہے جو ہر
جہت اور ہر حیثیت سے ہم سے لائق اور فائق ہیں

(۳) یورپ کے بارہ چودہ ممالک جن کی زبانیں بہت مختلف ہیں انگریزی حروف اے بی سی ڈی سے لکھنے پر
متفق ہیں بلکہ اب تو دنیا کے تمام ممالک اپنی تحریرات میں ان ہی انگریزی حرفوں کو اپنانے لگا ہے اب یہ ایک
ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہر علم میں ایک مقناطیسی کشش ہوتی ہے چنانچہ آج انگریزی کے زہریلے
اثرات کے سیلاب میں مسلم غیر مسلم کس تیزی سے بہتے جارہے ہیں کسی صاحب بصیرت پر مخفی نہیں
لہذا ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ مقابلۃً اشاعت میں عربی حروف پر مجتمع ہو جائیں

(۴) رابطہ عالم اسلامی نے حال ہی میں تمام ممالک اسلامیہ کو اپنی اپنی زبانوں کی تحریرات میں عربی حروف
الف با تا ثا کو اختیار کرنیکے لئے اپیل کیا ہے لہذا ان حروف کا اختیار کرنا ہماری قوم کو ممالک
اسلامیہ سے مربوط کرتا ہے بخلاف دوسری قسم کے حروف کے جو ہماری قوم کے حق میں مغی انگریزی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا

(۵) اراکان کے تمام بستیوں میں مکاتیب اور بعض بستیوں میں اعلی تعلیم کے مدارس عربیہ ضرور قائم
ہیں ان میں عم سے لیکر دورہ شریف کے کتب تک بلکہ ضروریات دین کے تمام اہم کتب عربی فارسی اُردو ان ہی
حروف کے ساتھ ہیں لہذا یہ حروف ہمارے بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کیلئے مانوس حروف ہیں بنابریں ان
ہی حروف کیساتھ ہماری زبان کی اشاعت میں تعلیم تعلم کی سہولت اظہر من الشمس ہے

(۶) دوسری قسم کے حروف کا ایجاد چونکہ بیرون ملک میں ہوا لا محالہ معلم بھی بیرونی ملک میں تیار ہونا

ناگزیر ہے بعد ازاں ان معلمین کا ارکان میں داخل ہو کر بستیوں میں تعلیمی سلسلہ جاری کرنا موجودہ حالات کے پیش نظر عادۃً ناممکن سے معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ جدید قومیت بنانیکی سعی کی صریح دلیل ہے

(۷) یہ بات کسی پر مخفی نہیں کہ فی الحال ہم جن چیزوں کی بھی تعلیم دیتے ہیں اسکو پھر اپنی زبان میں افہام تفہیم سے ہمارا دہرا وقت صرف ہو جاتا ہے اگر ضرورت تعلیم کی کچھ چیزیں اپنی زبان میں فراہم ہو جائیں تو نسبتہً قلیل وقت میں افادہ استفادہ ہو سکتا ہے کم از کم رحامغیہ زبان میں مترجم تعلیم الاسلام پڑھا کر تجربہ ہو سکتا ہے چنانچہ اُردو والوں نے تقاضائے وقت کے مطابق ضرورت کی کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی جسکی تصنیف تالیف یا ترجمہ یا شرح نہ کر دیا ہو اب بھی ہزاروں کی تعداد میں اللہ کے بندے مصروف کار ہیں جس سے اہل اُردو کے ہر طبقہ کیلئے کس قدر سہولت ہاتھ آگئی مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے مثال کے طور پر بہشتی زیور، معارف القرآن وغیرہ جیسی مفید عام کتابوں سے شاید ہی اہل اُردو کا کوئی گھر خالی ہو

(۸) ارکان کے بہت سے ارباب بصیرت سے انفراداً و اجتماعاً ان ہی حروف کے ساتھ ہماری زبان کی تحریری اشاعت پر پُر زور الفاظ میں تائیدات بورڈ کے دفتر میں آچکے ہیں بلکہ غیر ملک کے صاحب بصیرت مدبرین بھی یہی مشورہ دیتے ہیں

(نوٹ) اگر کوئی یوں کہے کہ الف با تا تا قرآنی حروف نہیں قرآنی حروف تو غیر منقوط تھے سو جواب اس کا یہ ہے کہ الفاظ قرآن ان حروف سے مرکب ہے لہذا لازم آئیگا کہ الفاظ بھی قرآنی نہ ہو حالانکہ یہ بدیہی البطلان ہے لان القرآن اسم للنظم والمعنی جمیعا

۲- حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح فرمان ہے کہ الف حرفٌ لامٌ حرفٌ میمٌ حرفٌ - بنابریں خطوط پر نقطے، الفاظ پر زیر زبر پیش وغیرہ لگنے لگانیسے حروف یا الفاظ کا قرآنی ہونے نکل جانا غیر معقول اور ناقابل تسلیم ہے - - - - - -

اور اگر کوئی یوں کہے کہ نئے حروف کا موجد عالم ہے اور الف با تا تا کے ساتھ اشاعت کرنیوالا ماسٹر ہے تو جواب یہ ہے کہ رحامغیہ زبان کو الف با تا تا الم

کے ساتھ ترویج میں ہر طبقہ کے رجا مغیہ ہیں جنمیں بہت سے علماً شامل ہیں اور جو فی الحال ایک تعلیمی
بورڈ کے زیر انتظام اشاعت ہو رہی ہے بالفرض اگر یاسٹر ہی ہو تو کلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم حیثما وجدھا
فھو احق بہا -- بہرحال میں اپنے عزیزوں دوستوں بزرگوں سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ تا مقدور اس
کام میں حصہ لیں اور وقت کی پکار کے مطابق جس سے جو تصنیف تالیف یا ترجمہ تشریح یا تعلیم رجا مغیہ
زبان کی کتابوں کی بن پڑے حصہ لیتے جائیں اور بتہ ذیل پر ہمارے بورڈ کے ساتھ رابطہ قائم فرمائیں
نوٹ مرقومہ وجوہات کے ذیل میں سعودی عرب کی وزارۃ التعلیم العالی کے توصیات میں سے حرف
دو اقتباس ملاحظہ کیلئے پیش کیا جا رہا ہے العبد حبیب اللہ غفرلہ

المملكة العربية السعودية
وزارة التعليم العالي
جامعة أم القرى
المركز العالمي للتعليم الإسلامي
مكة المكرمة

توصيات
المؤتمرات التعليمية الإسلامية العالمية الأربع

(١١) الحروف العربية:

يؤكد المؤتمر على ضرورة الحفاظ على الحروف العربية لكتابة لغات الشعوب الإسلامية حتى لا يباعد بين هذه الشعوب وبين القرآن الكريم. (توصیات صفحہ ٢٥)

ولما كانت المحافظة على الحرف العربي بشكله ورسمه واجباً مقدساً يجب أن تلتزم به الدول الاسلامية، مما يستوجب على الدول الاسلامية التي اعتمدت حرفاً آخر غير الحرف العربي لكتابة لغاتها، وكذلك الدول التي تفكر في اتخاذ مثل هذه الخطوة، إعادة النظر في هذا الأمر. (توصیات صفحہ ٩٩)

Address; MUHAMMAD SULTAN.P.O.BOX NO.1683.AJMAN.U.A.E.

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ؕ

یہ بات حقیقت سے بہت قریب ہے کہ مسلمانوں کی ایک بین الاقوامی زبان عربی قرآن کی زبان ہے اور تمام مسلمانوں کو اس زبان سے ایک مذہبی مناسبت اور اسلامی یگانگت کے علاوہ ایک فطری مناسبت بھی ہے۔ اس مناسبت کو ہماری رحامغیہ زبان کیساتھ بھی پیدا کرنے کیلئے یہی صورت ہے کہ ہم عربی رسم الخط باقی رکھیں۔ کیونکہ علماء کی وساطت سے مسلم سماج پر اسلامی دباؤ ڈالنے اور اسلام کی نشان کی حیثیت سے یہ زبان خاص و عام کے درمیان ظاہر ہونے کیلئے عربی حروف نہایت موزون و مناسب ہے خاص کر دشمنان اسلام کیطرف سے فکری حملوں کے مقابلہ کیلئے بھی عربی حروف مسلمان قوموں کیلئے ضروری ہے لہذا ہم تمام مندرجہ باشندگان ارکان بطیب متفقہ اسکی تائید اور ترویج و اشاعت پر ہمہ وقت ان شاء اللہ مستعد ہے دعا ہے کہ اللہ پاک ہم کو اسکی بہتر توفیق سے نوازین فقط

(تائید نامہ از طرف جمیع طلبۂ جامعہ اہلیہ معین الاسلام ہاٹھزاری چاٹگام بنگلہ دیش)

عربی حروف زندہ باد — بنایا حروف مردہ باد —

—— o ——

(۱) احقر منیاض عطاء اللہ متعلم - سینگرہی - بوٹھی دنگ اراکان بورما . . . . . .

(۲) جہانگیر متوطن ریاض الدین باڑہ صاحب باطار منگڈو - اراکان - برما

(۳) [illegible] جماعت سوم ساکن خونیہ پاڑہ سابرکنبہ منگڈو - اکیاب - برما . . .

(۴) احقر محمد عبد کشف غفرلہ " " " " "

(۵) اکابر علماء ارکان شیخ الحدیث مولانا عبد السبحان و مولانا سید اللہ حسین ومفتی سلطان محمود مولانا ابو الحسین و مولانا محمود الحسن صاحب مد اللہ ظلالھم کی تائیدات پر بندہ بھی سر تسلیم خم ہے - محمد یس غفرلہ

(۶) احقر محمد الیاس ابن نور احمد صاحب ساکن کمر بہیراری منگڈو اراکان بورما

تقریظ: ۔ حضرت مولانا مفتی عبد السلام صاحب مہتمم مدرسہ حمایت الاسلام نمروالا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعدہ عرض ہے کہ آجکی دنیا میں کوئی قوم وسائل ترقی سے بے خبر نہیں ہے
ہر قوم اپنی ترقی و عروج کی راہیں اپنی اپنی طاقت کے مطابق متعین کرلی ہیں
ان ہی وسائل ترقی میں سے ایک اپنی قومی زبان و ادب بھی ہے جس سے قوم
سازی ہوتی ہے ہمارے رجامغیہ قوم آج کے متمدن قوموں سے بہت پیچھے
رہیجانیکا واحد سبب علمی ترقی کا فقدان ہے چنانچہ یہی علمی ترقی قوم کے اندر
اسی وقت عام ہوتی ہے جبکہ قوموں کی بنیادی تعلیم و تربیت کا سلسلہ
اپنی ہی مادری زبان میں ہوتی ہے. وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ
لیبین لہم کا مفہوم اسیکا متقاضی ہے لہذا ہمارے رجامغیہ کی ایک الگ تحریری
زبان و ادب کا ہونا ضروری ہے جسمیں ساتھ تمام اسلامی علوم کی منتقلی کا
مسئلہ بھی نہایت اہم ہے پھر رسم الخط قرآنی رسم الخط سے قریب تر ہونا چاہئیے
تاکہ آئندہ جبکہ پُر آشوب زمانہ سامنے ہے نسل کو قرآن سے ربط و تعلق
باقی رہنے کا ذریعہ بن سکے یہی وجہ ہے کہ فارسی اردو وغیرہ عربی حروف
سے لکھی ہوئی زبانوں کو یہ فضلیت حاصل ہے کہ انکی حفاظت آج دین کی
حفاظت ہے لہذا تمام رجامغیہ بھائیوں کی خدمت میں بندہ کی درخواست
یہ ہے کہ اپنی مادری زبان کو قرآنی عربی رسم الخط سے تحریر میں لانیکی
کوششوں میں حصہ لیتے جائیں فقط والسلام

راقم الحروف عبد السلام کان اللہ لہ

۱۵ صفر المظفر سنہ ۱۴۰۷ھ

تقریظ: جناب مولانا محمد جعفر اللہ سلام صاحب۔ گدوری۔ منگدو، ارکان، برما

۷۸۶

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد بات یہ ہے کہ ہر قوم کیلئے ایک زبان کا ہونا ضروری ہے کہ اس سے قوم اپنی مذہبی سیاسی اور سماجی زندگی کے سرمایۂ علم و ادب کی حفاظت اور خدمت کا فریضہ انجام دے سکیں ہر علم و ادب کی وسعت اور عمومیت کے افادہ و استفادہ کیلئے رسم الخط کی بھی ضرورت ہے یوں رسم الخط یوں ہی جو بھی ہو اختیار کیا جا سکتا ہے لیکن دنیا کے نزدیک وہ رسم الخط قابل قبول رہا ہے جو انکی مذہبی رسم الخط کے قریب اور مشابہ ہو تاکہ قوم انکی تمام شعبہائے زندگی میں مذہب سے قریب تر رہے کیونکہ اگر رسم الخط مذہبی رسم الخط کے غیر ہو تو اس صورت میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ جب وہ رسم الخط سماج کے اندر ایک موثر ترین سطح پر آجائیگا اور اسکی تعلیم و تعلم کے سلسلے میں لوگوں کی زیادہ تر توجہ اسکی تحصیل کیطرف ہوگی تو اس وقت رفتہ رفتہ قوم کا رشتہ و تعلق مذہبی علوم سے ٹوٹ جائیگا جیسا کہ بہت سے مسلم ممالک میں اسکا تجربہ کیا جا چکا ہے ہمارے قریبی ملک بنگلہ دیش بھی اس تجربے کا نشانہ بنا ہوا ہے ہندوؤں کی سازش نے ناگری رسم الخط رائج کرکے بنگالی مسلمانوں کو اسلامی ثقافت سے بہت دور کر دیا لہذا ہم روہنگیا قوم کیلئے ہماری مذہبی قرآنی عربی رسم الخط ہی انکی سیاسی اور سماجی زندگی کا رسم الخط ہونا مناسب بلکہ واجب ہے بندہ آخر اپنی تمام مربیان کرام اور دیگر برادران اسلام کے پاس عرض کرتا ہے کہ ہم سب عربی قرآنی رسم الخط پر مجتمع ہو جائیں

والسلام

کتبہ احقر جعفر اللہ سلام عفا اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ حق سبحانہ وتعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم آج اس پر آشوب زمانہ میں بھی قرآن کریم کی بدولت ایمانی دولت سے سرفراز ہیں اور ہم اس کے قریب رہنے کو شعبہائے زندگی کیلئے ضرور سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ کوئی انسان قرآن کریم اور اسکے اثرات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اور دور نہیں رہ سکتا اگر ہم اپنے اندر قرآن کریم کی محبت اور رسول عربی سے محبت اور عالم اسلام سے اخوت و رشتہ جوڑنے کے خواہشمند ہیں اور آخری سانس تک اس کو ہماری قوم اگر باقی رکھنا چاہتی ہے تو ہم کو اب سے اس کشمکش کے شکار ہونے سے پہلے ہی بچ جانیکی کوشش کرنیکی ضرورت ہے جس سے ترکی اور بنگالی قوم دوچار ہو گئی تھیں۔ اور انہوں انگریزوں اور ہندوؤں کی سازش کے زد میں آکر اپنی مادری زبان کیلئے عربی رسم الخط کے بجائے رومن، ناگری رسم الخط اختیار کر کے اسلامی ثقافت سے بہت دور جا پڑے لہذا ہمارے اور خصوصا علمائے کرام کیلئے یہ وقت کا ایک اہم مسئلہ ہے کہ رخاحنفیہ قوم کو قرآن کریم سے دور ہو جانے کے راستہ سے بچائے اور اس کیلئے جو طریقہ بھی اختیار کرنا پڑے اسمیں بھرپور حصہ لیتے جائیں آخر میں خدا سے دعا ہے کہ ہم کو اس مقدس قومی اور دینی خدمت کیلئے اللہ پاک اپنی مہربانی سے قبول کر لیں اور کامیابی سے نوازیں

فقط

عرضگذار محمد ابراہیم خلیل عفی عنہ، خادم الدرس والافتاء
مدرسہ اشرفیہ قاسم العلوم کوانچی بنگ ۵ر۵ر۱۴۰۷ھ

حضرة مولانا ولایت حسین صاحبر نیزرأتہرلکھیاتقریظ

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

حسبنا الله ونعم الوکیل

هنالك الولایة لله الحق

ونعم المولی ونعم النصیر

لا طیب للعیش مادامت منغصة

لذاتـة بادكار الموت والهـرم

جناب ماسٹر محمد سلطان صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اونر پرچہ "جہاد"، فایارے بیشی خوشی ویلوم۔ رحنفیہ زبانرے جاری گریبالا اونے زرے کوشش گرور، اللہ تعالیٰ اونرے کامیاب گرولک، اونر محنت ار کوشش بیشیا بیشی تعریفر قابل۔ فورا رحنفیہ قومتن اے درد ثان تھاکیتو، ایتو دسے رحنفیہ زبان اوے دوسرا زبانر ڈٹلا جاری اُوے جایتوگوی۔ ننتر افسوس رحنفیہ قومر بوترے خدوون ان ڈیشلا مانولیشر ابے زینے نیزر مادری زبانرے جاری گریشونہ سار۔ ھیتارا نیزر مادری زبانت ختا خھون شرم ار بیعزتی بلی بوزھیر۔ ھیں ڈٹلا مانولیش پاکستانت، سعودی عرب بنگالت ار ڈبیتو آسے۔ ھے مانولیشکل اُویلورے نیزر قومر دشمن یکور لابلی رے بانشی نیزر تھذیب ار ثقافترے عیب بلی بوزھے، ھیتار احنوودن نیزر قومر خدمت گریشونو۔ خنو قومر تھذیب ار ثقافتر بوترے ھے قومر زبان ار تاریخ بیشی اھم ار ضروری۔ زبان ار تاریخ سارا خنو قومر تھذیب محفوظ نہ تھاکے۔

ایکان ختا سوئی بار بار خوات اُسوم۔ ھے ختانر ورے غور گرن سا خنو زبان جاری ار رواج دونر طریقہ کی؟ خون صورتے خنو زبان ترقی فا؟ فیلا شروعت زبانسر لغت تیار اُوے روزن سا۔ لغت اُویلورے زبانرمان تار لعدے درسی کتاب کمر از کم پرائمری اسکولر حد دری تیار اُوے زون گوی سا معنی فیلا جماعت اویتے فائنل کلاس فرنتو درسی کتاب تیار اون سا۔ تار لعدے ھے کتابکل درسی کتاب حسابے فرھا زون سا۔ رسالہ ماھنامہ دوسرا موضوع ورے لخھون لعدر خام۔ ھکل زبان فیلا درسی کتاب فرھا یبارے رواج فا۔

موئی رحنفیہ پر اُم مقدمات لخصوص رسم الخط ار حروف تھجی نیا ایجاد گرونیتے خام بشیی ھایں اسانیر ساتھے رواج فاون مشکل اُئے، اردو عربی رسم الخط زری استعمال

مولاناولایت حسین صاحبرکتاب روہنگیاپرائمرمقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ المفضل النطق علیٰ سائر الاصوات کما فضل ذویہ علیٰ باقی الحیوانات والصلوٰت والسّلام علی المبعوث باشرف اللغات وعلیٰ الہ الناطقین بابلغ الکلام واصحابہ المتفوھین بافصح الکلمات۔

امّا بعد! کسی عربی اخبار کے مطالعہ کرنے کے دوران مجھے یہ چند جملے نظر آئے "لاحاجۃ لقوم لا لسان لھم ولا لسان لقوم لا ادب لھم ولا عز لقوم لا تاریخ لھم، اذالم یقم منھم من یحیی جلال تاریخھم فیعل عملھم، وینسج علی منوالھم

جس قوم کی کوئی زبان نہیں اس قوم کا نصب العین نہیں اور جس قوم کا کوئی ادب و تہذیب نہیں ہے اس قوم کی کوئی زبان نہیں۔ اور جس قوم کی تاریخ نہیں اس قوم کی عزت نہیں۔ جبکہ اس قوم کا کوئی فرد کھڑا ہو کر اپنی تاریخ کے بیدار مغز بڑوں کے تعمیری کاموں کو نہ چلائے۔ اور ان جیسے کام نہ کرے۔ اور ان اس کے نقش قدم پر نہ چلے۔" یہ فقرے مصلح الامت حضرت علامہ جمال الدین افغانی کی طرف منسوب ہیں۔ یہ بظاہر چنداں حتی خیز نہیں ہیں۔ مگر ان کی تہ تک غوّاصی کرنے والوں سے مخفی نہیں ہے کہ یہ فقرے سطحی اور معمولی نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے اندر کسی قوم کی بقا وفنا کا راز سر بستہ مضمر ہے۔

زمانہ ترقی کی دوڑ میں بہت آگے نکل چکا ہے۔ ہر قوم میں ترقی کا ولولہ اور ہر طرف علم وہنر اور صنعت وحرفت کے عروج کا غلغلہ ہے۔ ہر قوم اپنی زبان اور اپنی شاندار ماضی یعنی باشعور اسلاف اور ان کے نیک کارناموں، روایتی مفاخر، موروثی مناقب اور آبائی مآثر کے سہارے اپنے مستقبل کو روشن اور تابناک بنانے کی پیہم سعی میں مصروف ہے۔ چنانچہ عربی کی ضرب المثل ہے "من لا ماضی لہ لا حاضر لہٗ ومن لا حاضر لہٗ لا مستقبل لہٗ" جس قوم کی ماضی نہیں ہے اس قوم کا حاضر نہیں اور جس قوم کا حاضر نہیں اس کا مستقبل نہیں۔ بعد اسقاط حد اوسط یوں نتیجہ نکلتا ہے کہ جس کی ماضی نہیں اس قوم کا مستقبل بھی نہیں یعنی جس قوم نے غفلت سے اپنے ادب تہذیب اور تاریخ ضائع کر دی یا جس قوم کی سرے سے کوئی ادب تہذیب

روایاتی مناقب اور تاریخ نہیں ہے وہ قوم بہت جلد فنا کے گھاٹ اترتی ہے۔ اسی حقیقت کا ثبوت علامہ ابن خلدون نے اپنی شہرۂ آفاق تاریخ کے مقدمہ میں امثال ونظائر سے پیش کیا ہے۔ یک اور صاحب بصیرت انگریز مورخ" اناتول فرانس" کا یہ مقولہ بھی اس عربی اخبار میں موجود ہے۔

اُن کل امۃ نسیت اھلھا، ونبذت قدیمھا وانکرت رمیمھا، فاحری بھا ان تکون امۃ ساقطۃ وتعد خلطا لا تعرف من بین الامم" جو قوم اپنے لائق فرزندوں کو فراموش کر دیتی ہے اور اپنے بیدار مغز اگلوں کو پس پشت ڈال کر ان کے مفید کارگزاریوں کا انکار کر دیتی ہے وہ قوم تباہی اور بربادی کی زیادہ مستحق ہے۔ اور عالمی معاشرے میں اس قوم کی کوئی ساکھ نہ ہوگی۔

اسی حقیقت کو کسی عربی شاعر نے اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے ؎

اذا ضیع التاریخ ابناء امۃ ✻ فانفسھم فی شرعۃ الحق اضیع

جب تاریخ کسی قوم کو بھول جاتی ہے تو اس قوم کے نام ونشان مٹ کر فنا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎ نہ نامے ماند نہ زلشاں نشانے ✻ نہ درصست زمانہ داستانے

تاریخ کے کسی قوم کو بھول جانے کا مطلب اس قوم کی کوئی تاریخ کا نہ ہونا یا تاریخ میں اس قوم کا تذکرہ نہ رہنا ہے۔ ظاہر ہے جب کوئی قوم اپنی تاریخ قلمبند نہ کریگی، اس قوم کی تاریخ میں تذکرہ نہ ہوگا۔ اس قوم کا نام ونشان صفحۂ ہستی سے ناپید ہو جائیگا۔ غرض علم کا یعنی زبان اور تاریخ وتہذیب کا کسی قوم کی بقا وفنا میں غیر معمولی دخل ہے۔ اور اس معنی میں مصر کے مشہور شاعر احمد شوقی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ھل علمتم امۃ فی جھلھا	؛	ظھرت فی المجد حسناء الرداء
واقرءوا تاریخکم واحتفظوا	؛	بفصیح جاءکم من فصحاء
واحکموا الدنیا بسلطان فما	؛	خلقت نضرتھا للضعفاء
واطلبوا المجد علی الارض فان	؛	ھی ضاقت فاطلبوہ فی السماء

جہالت میں رہ کر کسی قوم نے ترقی نہیں کی۔ یعنی ترقی کے نئے علم کی ضرورت ہے۔ تم اپنی تاریخ

پڑھو اور اپنی تہذیب کی حفاظت کرو۔ اپنی قوت اور محنت سے دنیا میں حکومت کرو۔ دنیا کی عزت ترقی اور خوشحالی کمزور اور بے بسوں کے لئے نہیں ہے۔ زمین پر شرافت اور بزرگی کی تلاش کرو۔ اگر میسر نہ ہو تو آسمان میں ڈھونڈو، یعنی اللہ سے مانگو۔

سرکار دو عالم کی ہجرت اور مدینہ شریف میں جاکر حکومت اسلامیہ کی تاسیس اور اس کے بل بوتے پر اشاعت کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ غرض کسی قوم کی مادری زبان، ادب، تہذیب اور تاریخ اس قوم کی ریڑھ کی ہڈی اور سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس پر اس قوم کی عمارت تعمیر کی جاتی ہے، اور جس کی بنیاد پر وہ اپنے حال اور مستقبل کا شاندار محل کھڑا کرتی ہے۔ اور یہی تین چیزیں ہیں جن پہ قوم کے وجود کا دارومدار ہے۔

کیوں نہ ہو زبان پوری قوم کا ترجمان ہے۔ تاریخ اور ادب و تہذیب قوم کی جڑ ہے۔ بس ایک بے زبان گونگی قوم اور بے تاریخ و تہذیب دُم بریدہ قوم عالمی برادری اور بین الاقوامی معاشرے میں کیا مقام حاصل کرے گی، وہ ہر صاحب بصیرت پر اظہر من الشمس ہے۔ اور شاید اسی وجہ سے یہ مسلم الثبوت ضابط اور متفق علیہ قانون بن چکا ہے کہ بچوں کو ابتدائی پانچ چھ سال تک سوائے مادری زبان کے دوسری کسی زبان کی تعلیم نہ دلائی جائے۔ اور ملکی تاریخ و جغرافیہ اور ادب و تہذیب سکھائی جائے۔ تاآنکہ ان تینوں کی محبت نوجوان کے دل و دماغ میں راسخ ہو جائے اور ان کے اثرات ان کے رگ و ریشے میں سرایت کرجائیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قوم اپنی مادری زبان کو فوقیت دینے اور ان کو بین الاقوامی زبان قرار دینے کے سلسلے میں تن من دھن کی بازی لگا رہی ہے اور ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اپنا لوہا منوا رہی ہے۔

برما کا وہ شمالی مغربی خطہ جو اراکان کے نام سے موسوم ہے اور بنگال کا مشرقی جنوبی علاقہ جو چاٹگام کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ جغرافیائی حیثیت سے دونوں ایک ہی خطہ ہے جس میں تقریباً ایک کروڑ انسان ...... ابہت قدیم زمانے سے آباد ہیں۔ جنکی بولی، ادب، تہذیب طرز معاشرت اور انداز بود و باش میں مکمل یکسانیت ہے۔ اتنے کثیر التعداد انسانوں کی صدیوں پرانی زبان جس میں الفاظ، محاورات، امثال، تشبیہات، استعارات، ظرائف، لطائف اور

پہیلیوں کی بھرمار ہے۔ اور ان کی ماضی بھی میری معلومات کی حد تک کم شاندار نہیں ہے۔ اور ان کا ادب، تہذیب نرالا اور تاریخ بہت پرانی ہے۔ اور جن میں الحمد للہ بہت سے قابل فخر علما، صلحا، حکما اور فلاسفر بھی پیدا ہوئے۔ لیکن اس قوم کا ایک تاریک پہلو بیان کرتے ہوئے مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، آخر ہمارے قدیم اکابر کیلئے وہ کونسا مانع اور رکاوٹ سدّ راہ بنی ہوئی تھی جس نے انہیں اپنی مادری زبان کو کسی رسم الخط کے قالب میں ڈھالنے سے روک دیا تھا۔ اور جس کے پیش نظر اس یتیم و مسکین کو کسی رسم الخط کا لباس زیب تن کرا کے زبانوں کی محفل میں اپنے جائز مقام دلانے اور دوسری زبانوں کی طرح اسٹیج پر کھڑے ہو کر اپنے لائق فرزندوں کے کارناموں، اپنی ادب، تہذیب کی داستانوں اور اپنے شاندار ماضی کو بیان کرنے کا موقع فراہم نہیں کیا گیا ورنہ بمصداق ؎

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ٭ اگر خارے بود گلدستہ گردد

ناکامی کی کیا وجہ تھی؟

اگر کوئی کہے کہ اس زبان میں الفاظ کی کمی ہے۔ اسی لئے یہ موجودہ ترقی یافتہ زبانوں کی صف میں کھڑے ہونے کے قابل نہیں ہے۔ تو میں کہونگا کہ اولاً قلت الفاظ کا فیصلہ زبان پر پورا عبور حاصل کرنے کے بعد کیا جا سکتا ہے۔ قوم کے دانا بینا عناصر کی توجہ تو اجنبی زبانوں میں مرکوز ہے۔ وہ اپنی مادری زبان سے اس قدر غافل ہیں۔ جس قدر وہ اس زبان سے بے خبر ہیں۔ جن کی یہ مادری زبان نہیں ہے۔ اسی زبان کی ایک ضرب المثل کے بموجب: " بالشرانڈا کھورار اُوم۔ فرر فوالوے نا توم توم"۔ ہمارا پڑھا لکھا طبقہ میں بعض نے برمیس اور انگلش سیکھنے میں اپنی پوری توانائی صرف کردی ہے جبکہ بعض دیگر اُردو عربی زبان سیکھنے میں اپنی ساری توجہ مبذول کردی۔ دونوں طبقہ کم و بیش اپنی مادری زبان سے بے خبر ہیں۔ حالانکہ یہ ہمارے لئے اجنبی زبانیں ہیں۔ اگرچہ ضرورت کے تحت ہم نے انہیں سیکھ لیا ہے اور سیکھنا بھی چاہئے کیونکہ دینی ضرورت کیلئے عربی زبان ناگزیر ہے۔ جیسا کہ دنیوی ضرورت کیلئے انگریزی اور دیگر عصری زبانوں کی اشد ضرورت ہے۔

اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ ...

اللہ وعدہ کم۔ اور آنحضرت صلعم کا حضرت زید رضؓ کو سریانی سیکھنے کی ہدایت فرمانے میں عصری زبانوں کے سیکھنے کی نہ صرف ترغیب بلکہ وجوب کا ثبوت ہے۔

مادری زبان کی ترویج واحیا اور ان عصری زبانوں کی تعلیم وتعلم میں کوئی منافات نہیں ہے ثانیاً بغرض وتقدیر الفاظ کی کمی ہے۔ ترقی یافتہ زبانیں بھی تو ترقی دینے کے بعد ترقی یافتہ بنی ہیں۔ ترقی دینے کے سلسلے میں الفاظ اور اصطلاحات کا وضع کرنا ضروری ہے۔ کوئی زبان بغیر وضع الفاظ اور اصطلاحات کے ترقی یافتہ نہیں بنی ہے ثالثاً اردو کے الفاظ بلا کسی دِقّت کے اس زبان میں کھپلئے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا اس کمی کا انجبار اُردو زبان سے الفاظ عاریت لینے سے ہوسکتا ہے۔

غرض یہ بہانہ غیر معقول اور ناقابل قبول ہے۔ یہی ایک خلا اور تاریک زاویہ ہے اس قوم کا جس نے بقول علامہ جمال الدین افغانی "لاحاجۃ لقوم لا لسان لھم" جس قوم کی اپنی زبان نہیں، اس قوم کا نصب العین نہیں۔ اس قوم اور اس کی مادری زبان کے تمام محاسن وفضائل کو اپنے حجاب مستور میں پوشیدہ کر رکھا ہے۔ کیا عجب ہماری موجودہ پستی اور انحطاط کا یہی موجب ہو یعنی فقدان لسان و تاریخ ہم نے غفلت شعاری سے اپنے لئے اس پستی کو پسند کرلیا ہے ورنہ خدائے احکم الحاکمین ہر قوم کو وہی دیتا ہے جو جس کیلئے کوشش اور جد وجہد کرتی ہے ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے ٭ خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

احمد شوقی کا یہ شعر نہایت قابل غور ہے۔ "والحکموا الدنیا بسلطان فما ٭ خلقت نضرتھا للضعفاء"۔ ہم نے ذرا بحری طغیانی دیکھی تو ہاتھ پیر چھوڑ کے احساس کمتری میں مبتلا ہوکر ہلاکت کا انتظار کیا آخر تباہی نے ہمیں آدبوچا۔ قدرت نے بھی ہماری وہی تقدیر بنادی جس کا ہمارا طرز عمل غفلت اور جہالت مقتضی ہے۔ ابھی وقت نہیں گیا۔ اگر اب بھی ہماری آنکھیں کھل گئیں اور ہم خواب غفلت سے بیدار ہوکر بجائے مقدر پر رونے کے مقدر بنانے اور آزمانے کی کوشش کریں تو انشاء اللہ ہماری محنت رائگاں نہیں جائیگی ؎

مقدر کا نہ کر شکوہ مقدر آزما تا جا ٭ نہ ڈر منزل کی دوری سے قدم آگے بڑھاتا جا

سر اقبال نے کیا اچھا کہا ہے ؎

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا ٭ آگ کرسکتی ہے انداز گلستاں پیدا،

بجز گنتی کی چند پہاڑی اقوام کے کھلی زمین میں بسنے والی کوئی قوم ایسی نہیں ہے کہ جس کی کوئی نہ کوئی زبان نہو یعنی پڑھی لکھی جانے والی زبان۔ ورنہ بے لکھی پڑھی جانے والی زبانوں اور اصوات الحیوانات میں چنداں فرق نہیں ہے جس طرح حیوانات اپنی مخصوص بولی میں اپنا مافی الضمیر اپنے ہم جنس پر ظاہر کرتے ہیں۔ اسی طرح بے لکھی پڑھی جانیوالی زبان بھی اسی طرح کی ایک آواز ہے وہ زبان کہاں، اگرچہ زبان کی تعریف اس پر صادق آتی ہے کہ انسان کی زبان سے جو آواز یا مفہوم نکلتا ہے وہ زبان کہلاتا ہے۔ ان زبانوں میں بہت سی زبانیں ایسی ہیں جنکو زبردستی رسم الخط کا جامہ پہنایا گیا ہے۔ مثلاً ملائی، سندھی، پشتو اور بلوچی زبانیں جو من حیث اللفظ والمعنی عربی زبان سے نمایاں مختلف ہونیکے باوجود معمولی ترمیم واضافہ کیساتھ عربی حروف تہجی اور رسم الخط میں لکھی جارہی ہے۔ اگرچہ ماضی قریب میں بعض انگریز نواز افراد انگریزوں کی کاسہ لیسی کرتے ہوتے اپنی مادری زبان کو بجائے قرآنی رسم الخط کے رومن رسم الخط میں لکھ رہے ہیں اور بعض زبانیں ایسی ہیں جو رسم الخط کے قالب میں پوری طرح نہیں ڈھلتی ہیں۔ مثلاً ہندی ہے جو تقریباً اردو زبان کے بالکل زبان سے مشابہ ایک، رسم الخط ایجاد کرکے لکھی جارہی ہے۔ اُردو الفاظ اُس رسم الخط میں کما حقہ نہیں ڈھلتے ہیں۔ مگر اصطلاحات نے اس عدم مطابقت کی دشواری کو زائل کردیا ہے۔

آخر ہم کیوں اپنی صدیوں پرانی تاریخ اور روایتی ادب وتہذیب اور اپنے اسلاف کے کارناموں کو بیان نہ کریں۔ اور ہم کیوں اپنی شاندار ماضی کے سہارے سے اپنے حاضر اور مستقبل کو سنوارنے کی کوشش نہ کریں۔ ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ ہمارا مقدر مبرم اور برائل نہیں ہے۔ بلکہ معلق ہے ہماری جد وجہد اور پیہم کوشش سے بتوفیق ایزد تعالیٰ ہماری بگڑی قسمت دوبارہ بن سکتی ہے۔ بشرطیکہ ہم یہ جد وجہد ایک اور نیک ہوکر کریں۔ یہی دو لفظ ہیں جو ترقی کا گر جن پر عروج کا دار ومدار ہے ان دونوں کے بغیر ہزار جد وجہد لا حاصل اور لاطائل ہے۔ دوسری اقوام ایک تو ہیں بر نیک نہیں ہیں۔ لیکن ان کی ترقی یا بطور استدراج ہے یا چونکہ مدار الاعمال بنیاد ہے جو عمل بھی صحیح طریق کار یا مشروط بالشرائط ہو وہ نتیجہ خیز اور بار آور ہوتا ہے۔ یہی سنت اللہ اور عادت الٰہیہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔ "الدعاء یرد القضاء" یعنی دعا سے قضاء خداوندی میں تبدیلی ہوتی ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تقدیر ساز اور مقنن ہے اور دعا ترمیم کی درخواست ہے۔ قانون ساز کو قانون میں تبدیلی یا بالفاظ دیگر ترمیم واضافہ کا پورا اختیار ہے اور کرتا بھی ہے۔ پس مہربان اللہ رب العالمین اپنے بندوں کی درخواست

پر حسبِ مصلحت ترمیم فرما دیتا ہے۔ پس ہمیں حرکت میں آنا چاہیئے اور ایک اور نیک ہو کر اپنے مستقبل یعنی آئندہ نسلوں کی صلاح وفلاح کی فکر کرنی چاہیئے ورنہ ہماری غفلت شعاری اگر وہی کی وہی رہی تو میرا سو فیصد یقین ہے کہ ہماری آئندہ نسلیں جن میں انشاء اللہ ہم سے زیادہ فہم وبصیرت والے بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اس حق تلفی کے الزام سے بری الذمہ نہیں سمجھیں گے اور ہمیں کوسیں گے اور بجائے بھلائی کے برائی سے یاد کریں گے۔ کیا ان کے اس سوال کا ہمارے پاس کوئی جواب ہے، کہ ہمارے اگلوں نے وراثت میں ہمارے لئے کونسا ترکہ چھوڑا ہے! کھایا پیا عیش کیا اور چلے گئے، ان کو ہماری فکر ہی نہ تھی۔ کرائے کے مکان میں زندگی بسر کر کے آخرت کو سدھارے، نہ اپنے لئے کوئی مکان بنایا اور نہ ہی اولاد کیلئے۔ اب مالک مکان ہم سے مکان خالی کروانا چاہ رہا ہے۔ بلکہ ہمارے بہتوں کو زبردستی گھر سے نکال دیا ہے۔ ایسے اسلاف کے حق میں دعائے خیر کریں گے؟ ناس ہو انکا جنہوں نے ہمیں دَر دَر کا بھکاری بنا کے چھوڑا ہے، نہ رہنے کو مکان دیا اور نہ پرورش کا سامان وجائداد۔ غرض وہ ہمیں اچھے اور خیر خواہ اسلاف نہیں سمجھیں گے۔ بلکہ خود غرض، مفاد پرست، ناعاقبت اندیش، کوتاہ فہم پتہ نہیں اور کیا کیا القاب سے ملقب کرینگے جس طرح ہم اپنے اسلاف کے دامن کو اس تقصیر سے بَری اور اپنی اولاد پر بے رحمی کے الزام سے پاک نہیں سمجھ رہے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آخر کون سا رسم الخط اپنایا جائے؟ سو اس سلسلے میں میرا ناقص خیال تو یہ ہے کہ چونکہ الحمد للہ ہمارا معتدبہ طبقہ اردو زبان سے واقف ہیں اور ہمارے مدارس کا ذریعۂ تعلیم بھی اُردو ہے۔ اور ہمارا روزمرہ کا گھریلو بہی کھاتہ، حساب کتاب اور آپس کی مراسلت ومکاتبت اُردو ہی میں ہوتی ہے اور ہمارے عوام الناس بھی اُردو زبان کو سمجھ لیتے ہیں اور کسی حد تک بول بھی لیتے ہیں اور ہماری زبان میں اُردو کی آمیزش بھی زیادہ ہے جو عربی، فارسی، ترکی اور سنسکرت کا معجون مرکب ہے اور اُردو کے لب ولہجہ اور حُرف وکلمات سے بھی ہمارے جمہور مانوس ہیں اسی لئے مجھے سہولت اسی میں نظر آتی ہے کہ بجائے نئے ابجد وضع کر کے کام بڑھانے اور دشواری پیدا کرنے کے اردو کے حروف تہجی میں ان زبان کو لکھا جائے تو ہمیں ایک بنا بنایا رسم الخط مل سکتا ہے مجھے اس کا بھی احساس ہے کہ پہلے پہل ہمیں کچھ دشواری پیش آئیگی کیونکہ اس زبان کے گنے چنے چند الفاظ کما حقہ اُردو رسم الخط کے سانچے میں نہیں ڈھلیں گے۔ مثلاً "خائلاً"، "خوتلاً"، بمعنی کل اور کلیجہ۔ ان دونوں کا اصلی تلفظ بنگلہ زبان میں [illegible] اور [illegible] ہے اور برمیس زبان میں [illegible]

اور [illegible] ہے لیکن جب ہم آپس میں اصطلاح ٹھہرالیں گے، کہ اس قسم کے الفاظ لکھے تو ایسے جائیں گے جیسے اردو میں لکھے گئے ہیں لیکن ویسے پڑھے جائیں گے جیسے بنگلہ اور برمیس زبان میں لکھے گئے ہیں تو انشاء اللہ چند سال نہیں چند ماہ کی مزاولت اور ممارست سے تلفظ اور رسم الخط کی یہ عدم مطابقت رفع ہو جائیگی۔ اس قسم کی اصطلاحات کم وبیش ہر زبان میں موجود ہیں مثلاً انگریزی زبان میں ISLAND، WRITE، HOUR، KNEE وغیرہ ہیں جن کا اصلی تلفظ "اِس لینڈ، کنی، ہاور، اور ورائٹ ہے۔ لیکن اہل زبان ان کو آئی لینڈ، نی، آور اور رائٹ پڑھتے ہیں۔ جو لوگ اس اصطلاح سے واقف نہیں وہ اصلی تلفظ کے ساتھ پڑھیں گے۔ اسیطرح برمی زبان میں لفظ [illegible] اور لفظ [illegible] وغیرہ ہیں جنکا اصلی تلفظ "بی نے، اور سراہ" ہے۔ لیکن اہل زبان "بنے" اور "ڈاد" پڑھتے ہیں۔ ہر زبان میں اس قسم کی اصطلات یا مصالحتیں مختلف تعبیرات کیساتھ موجود ہیں مثلاً اُردو وعربی میں خلاف قیاس، شاذ، یا استثنا اور مستثنیات وغیرہ اور انگریزی زبان میں Im eanceiveable, Exeeption Silent, وغیرہ الفاظ اسی ناہمواری اور ناہم آہنگی کی راہ ہموار کی جانے کی اصطلاحی تعبیرات ہیں۔

لوگ اپنی غیر مادری زبان کو دینی یا دنیاوی ضرورت کی بنا پر سیکھتے ہیں۔ جیسا کہ غیر عرب عربی زبان کو قرآن وحدیث سمجھنے کیلئے سیکھتے ہیں۔ اور ہر محکوم یا محتاج قوم، حاکم یا محتاج الیہ قوم کی زبان کو دنیوی مفاد کیلئے سیکھتی ہے۔ ہم نکمّی قوم ہیں، صنعت وایجاد کے نام تک سے ناآشنا ہیں۔ اور دین میں بھی ہم کورے ہیں۔ آخر دنیا والوں کو ہماری زبان کی کیوں ضرورت پڑیگی۔ لیکن ہم تو اپنی مادری زبان سے کسی حال میں مستغنی نہیں ہو سکتے جب تک ہمارے اندر یہ زبان رائج رہیگی۔ ہمیں اسکی ضرورت پڑیگی اور کسی قوم کی مادری زبان کا رواج ختم کر کے اسکی جگہ دوسری زبان مروّج کرنا اتنا سہل نہیں ہے۔ اراکان سے نکلنے والے شاید تبدیلی زبان کی ہمت کر سکیں لیکن جو ابھی تک اراکان میں مقیم ہیں جو یقیناً نکلنے والوں سے دوگنے تگنے ہیں، وہ کسی طرح تبدیلی زبان پر رضامند ہونگے اور نہ ہی ان کیلئے یہ ممکن ہے۔ الحاصل ہمیں اس زبان سے بے نیازی نہیں ہو سکتی خواہ اس کو ہم کسی رسم الخط میں ڈھالیں۔ یا نہ ڈھالیں۔ بہر حال اس زبان سے بے اعتنائی ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ مرد تو خیر مرد، متعدد زبانیں انکے کانوں میں پڑتی ہیں ہماری عورتیں بیچاریاں جو گھر کی چہار دیواری میں محبوس ومحصور ہیں وہ تو مر جائینگی لیکن کسی دوسری زبان کی عادی

نہونگی۔ اور نہ ہوسکیں گی۔ جب یہ معاملہ ہے تو اس زبان کو ایک رسم الخط کا جامہ کیوں نہ پہنایا جائے اور کیوں نہ اس کو دوسری زبانوں کی صف میں لاکر کھڑی کرنیکی کوشش کیجائے۔ میری تمنا اور دلی خواہش ہے کہ ہم ایک بار پھر ایک اور نیک ہو کر جد وجہد کریں۔ احساس کمتری میں مبتلا ہو کر ہاتھ پر ہاتھ دھرکے قسمت کے فیصلہ کا انتظار کرنیکے بجائے قسمت آزمائیں یا قسمت بنانے کی کوشش کریں تو انشاءاللہ دنیا کو بھی ہمارا درکار ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری سرفرازی کا سدِ باب نہیں فرمایا ہے۔

ہمارے بعض ناواقف حضرات لفظ "رُوہنگیا" سے نامانوس ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں ہم بنگالی ہیں اور ہماری زبان بھی بنگالی ہے۔ چنانچہ وہ "مگ" یعنی ارکانی بدھسٹ یا ہندوستانی وغیرہ کے مقابلے میں لفظ بنگالی کو استعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ تصور تاریخی حقائق اور خود ہمارے سیاسی مفاد کے بالکل خلاف ہے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ بنگالی زبان نہیں ہے۔ بنگالی زبان سے اس زبان کا ربط اس سے زیادہ نہیں ہے جتنا اُردو سے ہے بلکہ یہ اُردو سے بوجوہ مذکورہ بالا اقرب ہے۔ اگرچہ یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ یہ زبان اُردو اور بنگلہ زبان سے مخلوط ہے اراکانیوں کی بولیوں میں اردو کی آمیزش کچھ زیادہ ہے جبکہ چاٹگامیوں کی بولی میں بنگلہ زبان کی ملاوٹ کچھ زیادہ ہے۔ چونکہ یہ زبان نہ تو پوری طرح اُردو ہے اور نہ پوری طرح بنگالی، لہٰذا "روہنگیا" اس زبان اور اس کے بولنے والوں کے حق میں نہایت مناسب اور موزوں ہے۔ قدیم تاریخوں میں اراکانی مسلمانوں پر لفظ "روہنگیا" کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اسوقت بھی ایک محدود خطہ کو روہانگ شہر اور وہاں کے باشندوں کو روہنگیا کہتے ہیں۔ پس تسمیۃ الکل باسم الجزء کے طور پر اس زبان کے بولنے والوں کو "روہنگیا" کہنا مطلقاً بعید از قیاس اور موجب استعجاب نہیں ہے۔ چنانچہ حجاز ایک صوبہ کا نام ہے جس میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، طائف اور جدہ شامل ہے لیکن اسوقت اس صوبہ کے ایک مخصوص خطہ یعنی بستی پر یہ لفظ محصور ہو کر رہ گیا ہے میں یہاں برما کے انقلابی کونسل کے وائس پریسیڈنٹ کرنل آؤن جی کی ایک تاریخ ساز تقریر کے چند فقرے ہدیہ ناظرین کرنا چاہتا ہوں جو اس دعویٰ کی دلیل قاطع اور برہان ساطع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ تقریر انہوں نے شمالی اراکان کے چند مسلم مجاہدین کے ہتھیار ڈالنے کی تقریب میں کی تھی جس میں انہوں نے بار بار اراکانی مسلمانوں کو لفظ "روہنگیا" سے ملقب کیا ہے۔

یہ مے یو فرنٹیر کا علاقہ ہے۔ اس کی سرحد مغرب میں پاکستان کی سرحد سے ملی ہوئی ہے اور

سرحد کی مشرقی جانب میں بسنے والے روہنگیا کہلاتے ہیں۔ اسی طرح برما کے اندر بھی ہم مذہب روہنگیا قوم موجود ہے۔ روہنگیا قوم کو چاہیئے کہ وہ ملک کے وفادار بن کے رہیں۔ روہنگیا قوم کے قومی لیڈروں سے روہنگیا قوم کے سیاسی لیڈروں سے اور روہنگیا قوم کے علما سے میری اپیل ہے:"

میری حیثیت اس تالیف میں اس پا بچے سے زیادہ نہیں ہے کہ جو کسی گھر میں آگ لگتی دیکھتا ہے اور چلاتا ہے شاید کوئی چلنے پھرنے والا آجائے اور پانی لاکر آگ بجھانے کی کوشش کرے۔ ایک زمانہ تھا جب میں کھیل کود میں مصروف تھا اور اور اس پر قانع۔ پھر ایک زمانہ آیا جس میں اپنے آل وعیال اور رشتہ داروں کی خوشحالی مطلوب رہی۔ اب میری نظر کچھ آگے بڑھی ہے اور سوچ رہا ہوں کہ ہم کون ہیں؟ ہماری نسل اور نسب کیا ہے؟ اور ہماری زبان اور ادب و تہذیب کیا ہے؟ اور ہماری تاریخ کیا ہے؟ یہ سوالات میرے ذہن میں دوسری اقوام کی زبان، کلچر، تہذیب و تمدن اور تاریخ کو دیکھ کر پیدا ہورہے ہیں۔ جو اپنی زبان پر فخر کررہی ہیں اور اپنی تاریخ و تہذیب پر نازاں۔ اور یہ سوالات بھی ابھر رہے ہیں ہمارا کوئی وطن بھی ہے، ہم بے خانماں کیوں ہورہے ہیں؟ ہماری کوئی زبان بھی ہے، ہم گونگے کیوں ہیں؟ اور ہماری تاریخ وثقافت بھی ہے، ہم دم بریدہ کیوں ہیں؟ اس تلخ حقیقت کو میں بصد معذرت خواہی پھر دہراتا ہوں کہ ایک شفیق باپ اپنی اولاد کے مستقبل کو سوچتا ہے اس سلسلے میں وہ انہیں تعلیم دلاکر مستقبل کیلئے تیار کرتا ہے کیونکہ وہ باپ زمانہ کے علاوہ دوسری دنیا کیلئے پیدا ہوئی ہے اور ان کے مکان اور جائداد کا انتظام کرتا ہے لیکن افسوس ہمارے اسلاف! آپ نے ہمیں نہ مستقبل کیلئے تیار کیا ہے اور نہ مکان اور جائداد دی ہے۔ ورنہ ہم آج بے خانماں اور کنگال ہو کر دیس بدیس اور در بدر کی ٹھوکریں نہ کھاتے پھرتے اور ہماری نکبت، فلاکت اور ذلت پر دشمن خوش نہ ہوتے مجھے یقین ہے کہ ہمارے اسلاف بحمد للہ نکمے اور ناکارہ نہ تھے بلکہ اہل کار باصلاحیت اور صاحب استعداد تھے، زبان کی تدوین یا حفاظت ادب و تاریخ کا تحفظ ان کے قابو سے باہر نہ تھا لیکن غفلت شعاری کا کیا علاج۔ میرا جہانتک اندازہ ہے کہ انہیں غفلت نے اس طرف متوجہ ہونیکی فرصت ہی نہیں دی۔ اس طرح سے ہمارا انمول قومی سرمایہ ضائع ہوگیا اور تاریخ عالم نے ہمیں بھلا دیا اور ہماری کشتی تباہی کے بھنور میں غرقاب ہوا چاہتی ہے ۔ خدا نخواستہ اگر یہ کشتی ڈوب گئی تو پھر اُبھرنے کی کوئی صورت نہ بن پڑیگی ۔

اگر کوئی کوتاہ نظر، ناعاقبت اندیش، کم ظرف اور سطحی فہم اور حوصلہ شکن کو یہ شبہ ہو کہ ہماری زبان کو

رسم الخط کے سانچے میں نہ ڈھالنے اور ہماری تاریخ و ادب کے تحفظ نہ کرنے سے ہمارا کون سا کام معطل ہو جاتا ہے تو میں کہونگا کہ ہر شخص اپنے دماغ اپنی ابلاغ اور فہم و بصیرت کے مطابق سوچتا ہے ــــ مصرع: "فکر ہر کس بقدر ہمت اوست" کسی کو صرف اپنے پیٹ کی فکر ہے، کسی کو صرف اپنے کنبے اور برادریوں کی، کسی کو اپنے ہموطنوں کی اور کسی کو سارے مسلمانوں کی۔ آج عالمی معاشرے میں ہماری جو پوزیشن ہے اور ہماری بے لبسی، بے کسی، کس مپرسی اور تباہی کا جو عالم ہے اسے دیکھکر دل ہل جاتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ شاید ہی دنیا میں ہم سے بڑھکر کوئی بدنصیب اور پست تر قوم ہو۔ آخر اسکے اسباب و علل کیا ہیں۔ یہی اور صرف یہی ہیں کہ ہماری زبان نہیں۔ ہمارا وطن نہیں۔ ہماری حکومت نہیں۔ ہماری تاریخ نہیں۔ ہماری ادب و تہذیب نہیں۔ ہماری جتھا بندی اور ہمارا اتحاد نہیں۔ یہ ساری نہیاں ہماری غفلت اور لاپرواہی کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟ ایسا اندھا، بہرا، اور گونگا معاشرہ جس کو اس تاریخ اور ادب و تہذیب کی حفاظت کردہ اور معیوب نظر آ رہی ہے اور جسکے غور و فکر کا منتہا صرف اسکی ذات ہو، بمصداق ؎

ہر آں کرمیکہ زیر سنگ نہاں است ٭ زمین و آسماں بروے ہماں است

اس کے حق میں بجز اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ صفراوی المزاج کو مٹھائی کڑوی لگتی ہے اور ؎

جواب جاہلاں باشد خموشی ٭ ناسس ہوا یسے کور باطن کا

اس احساس اور تڑپ کو لئے میں نے ایک بیج بو دیا یعنی "روہنگیا" زبان کی ایک پرائمر تیار کرنے کی زحمت اٹھائی ہے جو آپکے سامنے ہے۔ چونکہ ہر زبان باختلاف مکان و قبائل مختلف ہوتی ہیں چنانچہ عربی زبان میں حجازی اور تمیمی کا اختلاف ہے، اسی طرح اس زبان میں بھی وسط اراکان اور شمالی مغربی اراکان اور چاٹگام کے باشندوں میں ذرا ذرا سا اختلاف ہے اسلئے میں نے بقول "خیر الامور اوساطہا" شمالی اراکان کے باشندوں کی بولی کو لینے کی زیادہ کوشش کی ہے تاہم ممکن ہے کہ یہ التزام قائم نہ رہا ہو۔ اگر میرے ہموطنوں اور ہم زبانوں نے میری اس حقیر محنت کی قدر کی اور میری حوصلہ افزائی کی تو انشاء اللہ اس سلسلے کی دوسری، تیسری، چوتھی اور ایک ڈکشنری بھی تالیف کی جاسکتی ہے، کیونکہ لغت کی کتاب مرتب کئے بغیر زبان سالم اور زندہ نہیں رہ سکتی۔ میرے خیال میں اس کو ہمارے بچوں کو پڑھا جائے۔ تو ایک تو زبان رائج کرنے کا ایک اچھا طریقہ ثابت ہو سکتا ہے۔ دوسرے بہت حد تک اُردو ریڈروں کا کام بھی اس سے پورا ہو سکتا ہے۔

الحمد للہ میرے ہموطنوں اور ہم زبانوں میں مجھ سے زیادہ دانا بینا اور علم والے بہت زیادہ ہیں اگر وہ اس پودے کو سینچیں گے اور ہمارے قومی خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرینگے تو انشاء اللہ مافات کی تلافی ہو سکتی ہے۔

این ہمہ گفتیم ولیک اندر بسیج ٭ بے عنایات خدا ہیچیم و ہیچ

رَبَّنَا اجْعَلْ سَعْیِی مَشْکُوْرًا وَاَجْرِیْ مَوْفُوْرًا وَذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

وَکَتَبَہٗ الْحُسَیْنُ بْنُ الشَّیْخِ عَبْدِ الْخَالِقِ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

منظوم تاثرات

کہاں کھو گئی ہے مری شادمانی ٭ جوانوں کے مانند میری جوانی
نہ دولت کی دُھن ہے نہ گھربار کا غم ٭ ہے دل میں تڑپ اور آنکھوں میں پانی
نہ مجھکو ستاتی ہے یادِ عزیزاں ٭ نہ عشق و محبت کی ریشہ دوانی
کہاں ہو وہ برما کہاں ہے وہ ارکاں ٭ کہا جس سے جاتا ہوں میں آرکانی
زباں ہے نہ مجھکو قلم، کس سے اپنے ٭ ستم دیدہ دل کی کروں ترجمانی
نہ کوئی سمجھتا ہے میری زباں کو ٭ کروں بزم میں کس سے پھر ہم زبانی
نسب ہے نہ تاریخ، بے خانماں ہوں ٭ نہ کوئی وطن ہے نہ ہے حکمرانی
سمجھتی ہے دنیا مجھے تو نہ انساں ٭ نہ اس کی نظر میں مری قدردانی
یہ سب کچھ ہے غفلت کا میری نتیجہ ٭ کہ میں نے بھلادی ہے اپنی کہانی

ولایت دُعا کر خدا سے کہ پیدا
ہو کوئی جو پھیریگا رَد کی رَوانی

خط یان مختلف ہستی وولرہیرڑے خطاب نمبر۳ منسلک گرھی دیفرڑھاگیے ، جواب مآزھے مفتی دارالعلوم
دیوبندر طرف تٗوفتوی دوسرا صفحہ ت ملاحظہ ووك • خطاب نمبر۳ (۲۱) صفحہ ت ضرور فرھی سایبان ::

۷۸۶ ۱۱ صفر الخیر ۱۴۰۶ھ (۲۶/۱۰/۱۹۸۵ء)

قدوۃ العلماء والصلحا مکرمنا ومحترمنا حضرت الحاج مولانا صاحب لازالت شموس فیوضکم
بازغۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اما بعد! اینکہ کاتب الحروف دارالعلوم دیوبند کا
لگا خوردہ فارغ شدہ ارکان کا باشندہ ہے فضل وکرم الٰہی سے وطن میں برسوں علم دین کی خدمت
لیا ہے نیز کچھ زمانہ سے فی الحال دبئی میں مقیم ہونا پڑا ہے۔
حضرتا! خطۂ ارکان میں ہماری اپنی زبان کی نہ کوئی ایسی کتاب ہے جو بچوں کی تعلیم کیلئے موزون ہو اور نہ
ہی ہماری زبان کی کتابوں کا کوئی سلسلۂ تعلیم جاری، جس بنا پر آج باشندگان دنیا کے تمام
خطوں سے پیچھے ہیں اور بیشمار آدمی غیر ملکوں میں دربدری کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور جو لوگ
فی الحال ارکان میں موجود ہیں وہ بدترین غلامی کی زندگی گذار رہے ہیں"۔ اس خطہ کے سابقین اولین
کی جو کچھ تصنیفات دستیاب ہوسکیں وہ تعلیم الصبیان کیلئے موزون نہیں بنابریں ہم کچھ
لوگوں نے باشندگان ارکان بہبودی کی خاطر ایک تعلیمی بورڈ کی شکل میں کچھ کتابیں اپنی زبان
میں تصنیف تالیف یا ترجمہ کر کے عربی کے حروف عربی کر کے ارکان کے تعلیمات میں داخل کرنے کے
کوشاں ہیں بدقسمتی سے مولوی حنیف نامی ایک ملا صاحب ارکان کے باشندوں میں سے مقیم حال
سعودیہ نکلا ہے جو دوسری قسم کا خط کیساتھ کچھ حروف ایجاد کر کے ہماری زبان کو زیر کر کے لا کر
ارکان میں تعلیم جاری کرنے کے کوشاں ہوگئے ہیں اور عربی حروف کیخلاف پروپیگنڈا کرتے ہوئے لوگوں
کو بہکا رہے ہیں جس بنا پر ہمیں تردد ہوا مسئلہ کاغذات میں تحریر کر دہ وجوہات شائع کرنا پڑرہا ہے
امید کہ دماغ خراشی کی زحمت گوارا فرما کر ملاحظہ فرمائیں گے اگر ہم عربی حروف کیساتھ اپنی زبان
کی اشاعت میں حق بجانب ہیں تو حضرت والا سے بعد توقع ہماری درخواست ہے کہ تائیدی
کچھ جملوں سے ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں اور عالمی سطح میں بھی جو کچھ حضرت اقدس سے بن پڑے
ہماری یاد آوری سے دریغ نفرمائیں ۱۲ از طرف رحامغیہ تعلیمی بورڈ دبئی عبد اللہ عفی عنہ

ناشر محمد سلطان - پوسٹ بکس نمبر ۱۶۸۳ - عجمان - یو - اے - ای

Address; MUHAMMAD SULTAN.P.O.BOX NO.1683.AJMAN.U.A.E.

مفتی دارالعلوم دیوبند حضرۃ مولانا نظام الدین صاحب نیز اُتھر لکھیا فتوی
تصدیق : مفتی دارالعلوم دیوبند حضرۃ مولانا حبیب الرحمن خیرآبادی صاحب

باسمہ سبحانہ

محترم المقام — وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے یہ نہیں تحریر فرمایا کہ آپ دیوبند سے کس سنہ میں فارغ ہوئے۔ اس کے لکھ دینے سے ذرا اور قربت ہوجاتی —

بہرحال آپ کی کوشش اچھی اور عند اللہ ان شاء اللہ مقبول ہوگی آپ اخلاص کامل کے ساتھ سعی و کوشش کئے جائیے

اور نتیجہ اللہ کے حوالہ کیجئے —

جامعہ ام القریٰ کی ہدایات و توصیات سب صحیح اور ان شاء اللہ نافع ہیں — اس کے مطابق عمل کیجئے — علاوہ ازیں

قرآنی زبان تو سب سے اول زبان اور جنتی زبان ہے اس کی جس قدر بھی ترویج و اشاعت ہو سکے مفید ہی ہوگی

فقط والسلام
بندہ نظام الدین
مفتی دارالعلوم دیوبند
۱۲-۶-۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح
حبیب الرحمن خیرآبادی
مفتی دارالعلوم دیوبند
۱۹-۶-۱۴۰۶ھ

دارالعلوم دیوبند
DARUL ULOOM DEOBAND
P.O. 247554 U.P. India
229

باسمہ سبحانہ، محترم المقام — وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — آپ نے یہ نہیں تحریر فرمایا کہ آپ دیوبند سے کس سنہ میں فارغ ہوئے اس کے لکھ دینے سے ذرا اور قربت ہوجاتی — بہرحال آپ کی کوشش اچھی اور عند اللہ ان شاء اللہ مقبول ہوگی آپ اخلاص کامل کے ساتھ سعی و کوشش کئے جائیے اور نتیجہ اللہ کے حوالہ کیجئے، جامعہ ام القریٰ کی ہدایات و توصیات سب صحیح اور ان شاء اللہ نافع ہیں اس کے مطابق عمل کیجئے۔ علاوہ ازیں قرآنی زبان تو سب سے اول زبان اور جنتی زبان ہے اس کی جس قدر بھی ترویج و اشاعت ہو سکے مفید ہی ہوگی

الجواب صحیح حبیب الرحمن خیرآبادی مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۹-۶-۱۴۰۶ھ فقط والسلام بندہ نظام الدین مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۲-۶-۱۴۰۶ھ

حضرت الحاج مولانا عبدالقدوس صاحب مظاہری مدظلہ العالی
شیخ دارالعلوم حسینیہ رنیزر اتھرلکھیا تقریظ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دَارُالعُلوم حُسَینیَہ — إنما أنا قاسم واللہ یعطی

برمی کالونی ۳۶- جی لانڈھی کراچی ۳۰ مغربی پاکستان

Darululoom Houssainia Reg. — Burmi Colony 36-G Landhi Karachi-30

Ref. No.

Dated 18/12/85

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

واضح ہو کہ مدت سے رہامنیہ زبان کو مستقل تحریری صورت میں لانے کی جد و جہد ہو رہی تھی انجمن خدام الاسلام برما جو کہ انڈیا میں قائم کی گئی تھی اسکی طرف سے جناب مولانا سلطان احمد صاحب [illegible] نے کافی محنت کی تھی مگر وہ مکمل نہیں ہو سکے تھے اور [illegible] برما میں رہامنیہ جمیعتہ العلماء کی طرف جناب قاری [illegible] دارالعلوم حسینیہ [illegible] میں [illegible] شروع کیا تھا وہ بھی نامکمل رہا [illegible] کہتے ہیں آپ [illegible] کام جناب الحاج [illegible] محمد سلطان [illegible] نامکمل تھا مکمل کر دیا [illegible] جناب الحاج [illegible] ہیں چونکہ زبان [illegible] قوم کی [illegible] قرآن [illegible] تمام رہامنیہ قوم [illegible]

[illegible] رہامنیہ کی حوصلہ افزائی کریں اور میری دعا ہے اللہ تعالیٰ [illegible] اور [illegible]

وما علینا الا البلاغ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ننگ اسلاف الحاج محمد عبدالقدوس [illegible] شیخ دارالعلوم [illegible]
برمی کالونی ۳۶ جی [illegible] ۸۲ [illegible] پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار العلوم حسینیہ

إنما أنا قاسم واللہ يعطی

برمی کالونی ۳۶-جی لانڈھی کراچی ۳۰ مغربی پاکستان

Darululoom Houssainia Reg. — Burmi Colony 36-G Landhi Karachi-30

Ref. No. Dated 18/12/85

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

~ فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں ~ موج دریا میں ہے اور بیرون دریا کچھ نہیں

واضح ہو کہ مدت سے رہامغیہ زبان کو مستقل تحریری طور پر استعمال کرنیکی جدوجہد ہو رہی تھی انجمن خدام الاسلام برما جو کر انڈیا میں قائم کیگئی تھی اسکی طرف سے جناب مولانا سلطان احمد صاحب بوری یونٹی بوسید ننگ نے کافی محنت کی تھی مگر وہ مکمل نہیں ہوئے تھے اور رنگون برما میں رہامغیہ جمعیت العلماء کیطرف سے جناب قاری ارشاد حسین اور ان کی سربراہی میں بھی بڑے اہتمام سے شروع کیا گیا تھا وہ بھی نامکمل رہا اور سب نے عربی رسم خط میں کئے تھے اب یہ اہم کام جناب الحاج مسٹر محمد سلطان دبئی نے انتہائی جانفشانی سے جان و مال کی قربانی دیکر رہامغیہ زبان کو جو کہ نامکمل تھا مکمل کردیا اور جناب الحاج حضرت مولانا میر احمد صاحب مدظلہ (ناظم صاحب) نے بھی کافی رہنمائی فرمائی ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں چونکہ زبان کے بغیر قوم کی بقا ناممکن ہے اور عربی رسم الخط قرآن سے قریب ہونے اور ہم لوگ عربی النسل ہونے کی بنا پر دلیل ہے میں تمام رہامغیہ قوم سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ اسکی بالاتفاق تائید کریں اور خادمین رہامغیہ زبان کی حوصلہ افزائی کریں اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو کامیاب کرے اور اسکے معاونین کو اجر جزیل عطا کرے

وما علینا الا البلاغ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ننگ اسلاف (الحاج مولانا) عبدالقدوس مظاہری شیخ دار العلوم حسینیہ

برمی کالونی 36 جی لانڈھی وکونسلر 82 بلدیہ عظمی کراچی پاکستان

حضرت الحاج مولانا محمد یونس صاحب مدظلہ العالی رئیس الجامعة الاسلامیہ فٹیہ نیزر أتھر لکھیا تقریظ *****

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد!

مجھ نا چیز کو مسلم ارکان کے چند نوجوان علمائے کرام نے انہی کی اپنی قدیم زبان کو کتابی شکل دینے کے سلسلے میں اپنی کوششوں محنتوں کا کچھ حصہ دکھلایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ تک صدیوں پہلے سے انکی زبان عربی رسم الخط میں رائج تھی اور چند پورا ہی کتابیں کی اغلب حالات میں آزمائشوں سے گذرے وقتاً فوقتاً علمائے ارکان نے عربی رسم الخط میں تصنیف کرچکے اور شائع بھی کرچکے تھے،

معلوم ہوا چند دنوں سے کہ ارکان کے مسلمانوں کی زبان رومن یا کسی دوسرے رسم الخط میں لکھنے کی کوشش ہو رہی ہے جس سے قوم قرآن و حدیث اور علوم اسلامیہ سے غیر مستفید رہ جائیگی، اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ عربی رسم الخط کے فقدان سے زبان کے بیچ جل جائے جن عزیز علمائے ارکان نے دینی اور قومی درد رکھتے ہوئے چند سالوں میں اپنی زندگیاں کھپا دی ہیں ان کی کوششوں کو دل سے شکر گذار اور گہرائیوں سے دعا پیش کرتا ہوں۔

خدا ہم سب کو دنیا پر قائم کی توفیق دیں!

آخر میں میری ایک مخلصانہ اور دردمندانہ گذارش ہے کہ جتنی تصنیف رسم الخط کے سلسلے میں کی جا رہی ہیں ان سب کو ایک ہی کتب (یعنی عربی رسم الخط والی کتب) میں جمع کیا جائے سب کتابیں اپنی اپنی خود رائی اور خود بینی کو یکطرف کرکے آپس میں اتفاق اور اتحاد کے ساتھ کام کرنا بہت ضروری ہوگا۔ اور امید اللہ کی رحمت شامل حال ہوگی،

احقر محمد یونس عفی عنہ ٢٦ / ١٢ / ٥ / ١٤٠٥ھ

(رئیس الجامعة الاسلامیہ فٹیہ صاحب نظام نیزر آتھر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد! مجھ ناچیز کے سامنے ارکان کے چند نوجوان علمائے کرام نے اُنہوں کی اپنی قومی زبان کو کتابی شکل دینے کے سلسلے میں اپنی کوششوں محنتوں کے کچھ نقشے دکھلائے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے بلکہ صدیوں پہلے اُنکی زبان عربی رسم الخط ہی میں رائج تھی اور چند پرانی کتابوں کے اقتباسات بھی اُنکھوں سے گذرے جو قدیم علمائے ارکان نے عربی ہی رسم الخط میں تصنیف کر چکے اور شائع کیا جا چکی تھیں میری ناچیز رائے ہے کہ ارکان چاٹگام کی زبان اجنبی کوئی رسم الخط میں ہوئے بغیر عربی رسم الخط ہی میں ہونا بہتر ہے جس سے قوم قرآن وحدیث اور موضوعات اسلامیہ سے قریب تر رہ پائے اور سب سے پیارے رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نفسی زبان کے پیچھے چل پائے - جن عزیزوں نے اس دینی اور قومی اھم ترین چیزوں میں اپنی اپنی زندگیاں کھپا رہے ہیں میں ان کا تہہ دل سے شکر گذار اور گہرائیوں سے دعائیں دیتا ہوں خدا ھم سبھوں کو دین پر قائم رہنے کی توفیق دیدے - - - اخیر میں میری ایک مخلصانہ اور دردمندانہ گذارش ہے کہ جتنی محنتیں رسم الخط کے سلسلے میں کیا رہی ہیں ان سبھوں کو ایک ہی کیمپ (یعنی عربی رسم الخط والے کیمپ) میں جمع کیا جائے سب بھائیاں اپنی اپنی خود رائی اور خود بینی کو ایکطرف کر کے آپس میں اتفاق اور اتحاد کے ساتھ کام کرنا عین ثواب ہوگا اور اسپر اللہ کی رحمت شامل حال ہوگی

(مولانا) محمد یونس ٢٦ $\frac{12}{1405}$ ھ

(رئیس الجامعۃ الاسلامیۃ لفتیہ چاٹگام بنغلادیش)

M. Zafar Ahmad Ansari
Ex-Member, Parliament of Pakistan
Member, Foundation Council, Rabitah-al-Alam-al-Islami, Makkah
Member, Council of Islamic Ideology, Islamabad
Secretary General Al-Jamiyat-ul-Arabiyah, Pakistan

محمد ظفر أحمد الانصاری
عضو البرلمان الباکستانی السابق
وعضو المجلس التأسیسی لرابطة العالم الإسلامی بمکة المکرمة
عضو مجلس الفکر الإسلامی بإسلام آباد والأمین العام للجمعیة العربیة باکستان

حضرت مولانا ظفر احمد انصاری صاحب مد ظلہ العالی [illegible] لکھا تقریظ ***

١٠ رجب المرجب ١٤٠٦ھ الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

یہ بہت مسرت اور نیک امیدوں کی موجب ہے کہ ارکان کے مہاجرین سعودی مملکت میں اگر اپنے بچوں بچیوں کی صحیح تعلیم و تربیت کی کوشش کر رہے ہیں اسی کے ساتھ ان مہاجرین نے دشمنان اسلام کی طرف سے ثقافتی حملے اور خصوصاً [illegible] مسلمانوں کا رشتہ قرآن کریم اور قرآنی حروف سے منقطع کرنے کے لئے متعدد مسلم زبانوں کو جو قرآنی رسم خط میں لکھی جاتی تھیں استعمار زدہ حکومتیں بدل کر لاطینی، دیوناگری وغیرہ رسم خط میں رواج دینا شروع کر دیا تھا۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس کے دور رس نتائج اور اسکی مضرتوں کا پوری طرح احساس نہیں کیا۔

چند ملکوں میں یہ کوشش ضرور ہو رہی تھی مثلاً سابق مشرقی پاکستان (حال بنگلہ دیش) میں از سر نو بنگلہ زبان کو قرآنی رسم خط میں لانے کی کوشش شروع کی گئی اور رابطہ عالم اسلامی نے متن قرآن اور رسم قرآنی میں ~~[illegible]~~ اس کا بنگلہ ترجمہ شائع کیا جسے رابطہ کی طرف سے تقسیم کیا جا رہا ہے۔

مہاجرین ارکان قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے بے سروسامانی کے باوجود اپنی زبان کو عربی رسم خط میں رائج کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے اور بہت سی مختصر مختصر دینی کتابیں قرآنی رسم خط میں تیار کر کے شائع کر چکے ہیں اور مزید کتابوں کی تیاری میں مصروف ہیں۔ یہ عالم اسلام کے لئے ایک عظیم خدمت ہے کہ مسلمان اپنی اپنی زبانوں کو عربی رسم خط میں لا کر قرآن کریم، احادیث شریفہ اور دیگر اسلامی علوم سے اپنا تعلق محفوظ و مضبوط کر لیں۔ عربی زبان کا علم حاصل کرنے میں بھی زیادہ سہولت ہوگی اور کم از کم رسم خط کی حد تک مسلمانوں میں یک رنگی پیدا ہو جائیگی اور اجنبی رسم خط سے نجات حاصل ہوگی جسکے ذریعے اسلام سے انکا رشتہ کمزور کرنیکی مفسدانہ کوشش کی جا رہی ہے۔

میں اس میدان میں کام کرنے والوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے محبان اسلام و علوم اسلامیہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان کی اخلاقی معنوی اور مادی ہر طرح کی معاونت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں کہ ان مقاصد حسنہ کے حصول کیلئے متعلقہ افراد کو کامیابی عطا فرمائے [illegible] و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم الاسلام والمسلمین
محمد ظفر احمد الانصاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

M. Zafar Ahmad Ansari
EX-Member, Parliament of Pakistan
Member, Foundation Council, Rabitah-al Alam-al-Islami, Makkah
Member, Council of Islamic Ideology, Islamabad
Secretary General Al-Jamiyat-ul-Arabiyah, Pakistan.

محمد ظفر أحمد الأنصاري
عضو البرلمان الباكستاني السابق
وعضو المجلس التأسيسي لرابطة العالم الإسلامي بمكة المكرمة
وعضو مجلس الفكر الإسلامي بإسلام آباد والأمين العام للجمعية العربية باكستان

۱۰ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

یہ بہت مسرت اور نیک امیدوں کی موجب ہے کہ اراکان کے مہاجرین سعودی مملکت میں اگر اپنے بچے بچیوں کی صحیح تعلیم و تربیت کی کوشش کر رہے ہیں، اسی کے ساتھ ان صاحبان نے دشمنان اسلام کی طرف سے ثقافتی حملے کے تباہ کن اثرات کا ادراک کیا۔ خصوصاً مسلمانوں کا رشتہ قرآن کریم اور قرآنی حروف سے منقطع کرنے کیلئے متعدد مسلم زبانوں کو جو قرآنی رسم خط میں لکھی جاتی تھیں استعمار کے دور حکومت میں بدل کر لاطینی، دیوناگری وغیرہ رسم خط میں رواج دینا شروع کر دیا تھا۔ افسوس کہ مسلمانوں نے اس کے دور رس نتائج اور اسکی مضرتوں کا پوری پوری طرح احساس نہیں کیا۔ چند ملکوں میں یہ کوشش ضرور ہو رہی تھی مثلاً سابق مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) میں از سر نو بنگلہ زبان کو قرآنی رسم خط میں لانے کی کوشش شروع کی گئی اور رابطہ عالم اسلامی نے متن قرآن اور رسم قرآنی میں اس کا بنگلہ ترجمہ شائع کیا جسے رابطہ کیطرف سے تقسیم کیا جا رہا ہے۔

مہاجرین اراکان قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اپنی بے سروسامانی کے باوجود اپنی زبان کو عربی رسم خط میں رائج کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے اور بہت سی مختصر مختصر دینی کتابیں قرآنی رسم خط میں تیار کر کے شائع کر چکے ہیں اور مزید کتابوں کی تیاری میں مصروف ہیں۔ یہ عالم اسلام کے لئے ایک عظیم خدمت ہے کہ مسلمان اپنی اپنی زبانوں کو عربی رسم خط میں لا کر قرآن کریم، احادیث شریفہ اور دیگر اسلامی علوم سے اپنا تعلق محفوظ و مضبوط کر لیں۔ عربی زبان کا علم حاصل کرنے میں بھی زیادہ سہولت ہوگی اور کم از کم رسم خط کی حد تک مسلمانوں میں یک رنگی پیدا ہو جائیگی اور اجنبی رسم خط سے نجات حاصل ہوگی جس کے ذریعے انکا رشتہ کمزور کرنے کی مسلسل کوشش کیجا رہی ہے۔ میں اس میدان میں کام کرنے والوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے محبان اسلام و علوم اسلام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان کی اخلاقی معنوی اور مادی ہر طرح کی معاونت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں کہ ان مقاصد حسنہ کے حصول کیلئے متعلقہ افراد کو کامیابی عطا فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم الاسلام والمسلمین محمد ظفر احمد الانصاری

تقریظ: مولانا محمد سلیمان صاحب ارایکان خط مع اگوا شعر رحامغیه زبانت

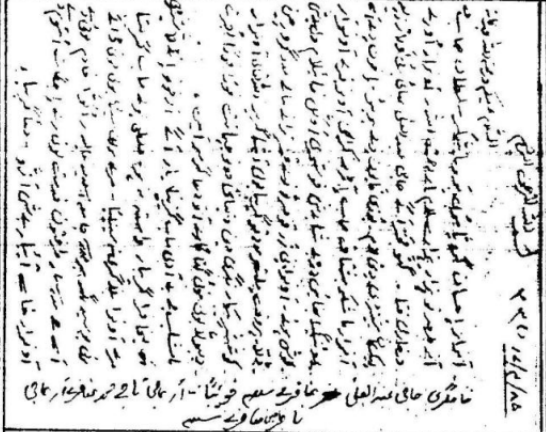

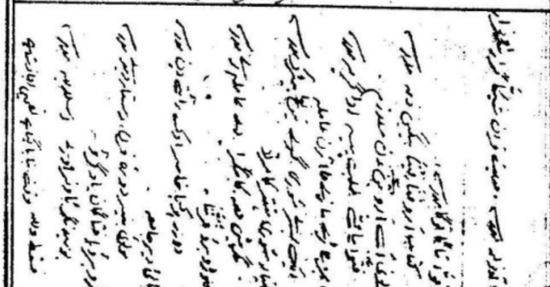

مولانا محمد سلیمان صاحبر نیزر اَتھر لکھیا شعر

۱/ بُھو سیدنغر مدرسه ۔ وَنــرار مـــــدرســه
حدیث قرآن شِھیکِیا گرھا ۔ وَنــرار خرچه

۲/ شُھونڑ وبھویتے بَرَو فُوا تَھا گا تُوگا مــدرســه × کتلب اَرَوخھانا فِینَا بِیاگَن ذِمه مـــدرسه

۳/ اَنڑھار وْزَنْ مولوی اسے اَرَو تِینْ زَنْ مُـلازِم × فَیتو ماشے طَلَب فَیسه ادا گُرھیر مـــدرسه

۴/ ۳۱ زن شُورٰی ھِیـتو ۱۵ زن عَـا مِـلَــه × ایك بسرے شُورٰی گرھے تِینوٓ ابو بُوھك مدرسه

۵/ عامله تو نھای اِختِیار شُورٰی ر ہے توٓنــرُ خاملاَ × مگر بیشی خام گرھا دے عامله رے مـــدرسه

۶/ ۵۰۰ فانشت توبیشی اسے شُھونڑ وبَرَو فَرھونِیا × دُورھُرہوك با خانسر ووك رایتے دِنے مدرسه

۷/ بَسَر بَسَر فارغ گرھی نِیالِی دِیر جــا معــه × مولوی بنیر دَورَه فِرھی دَستار دِیرْدے مدرسه

۸/ رُحامغیه بھاییند شُھونڑو بَرَوا ے خَتھاگان یاد گرھو × بُھوسِیدنغر ٹاؤنر اَورَے اسلامیه مدرسه

مولانا محمد سلیمان صاحبر آنرا مرکزی رحامغیه تعلیمی بُورڈ لاَ دعا ، اَوَرَرْ فوٹو کوپی تُو تاینْ رخطر: آنرار ماشکر مشتاق احمد صاحب ایرْھے کراچی ایوٓنر فرے ونرا رحامغیه بھاییندر بیشابیشی خوش خبری وَول فایلام ۔ دِل بِیشِی خوشی وَییے ۔ ونرا نیزر قومَ لاَ زے قِسِمَر زانے مالیے مدد گرھور ، ھین ٹَیلاَ ہر وقتت مِلّتر مدد و گرھیبا بولی اشا گرھیر ۔ الله تعالی ونرار کوشش بیکار نگرھی دِین دُنیای دُونو جھانت فُوَرا فُوَرا اُجَرتْ دیبا لابولی مُی گُنہگارے یَود عا گرھمر ، آمین ******

تقریظ : ۲۲ شوا علمار متفقه فیصله که رحامغیه زبان قرآنی حروف لوی بالکل

مناسب ارموزوں اراکابرین ملترنقش قدمرعین مطابق ار موافق • مقام اجلاس جامعه عثمانیه برمی کالونی

*** اجلاسر خلاصه *** کتبه مولوی علی احمد صاحب

هم حاضرین مجلس لسلسلۂ احیاء رحامغیه زبان بحرف القرآن متفقه فیصله کرچکے ہیں کہ رحامغیه زبان عربی حروف اور قرآنی حروف میں بالکل موزوں اور اکابرین ملت کے عین موافق و مطابق ہیں ۔ مرتبین حضرات کو پرزور اپیل کرتے ہیں کہ عربی قرآنی حروف سے ترجمہ تالیف و تصنیف برابر جاری رکھیں اور آگے بڑھتے جائیں اللہ تعالیٰ ناصر و معین رہیں گے ۔ اللہ تعالیٰ کی دربار میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس نیک سعی کو قبول فرمائیں ، آمین

۱۸/۸/۱۹۸۵ء

بسلسلہ احیاء رحنغیہ زبان

حاضرین اجلاس

نمبر شمار	نام	دستخط	نمبر شمار	نام	دستخط
۱ -	مولانا نور البصیر مطلب		۱۲ -	" محمد حسین اکیابمعہ	
۲ -	مولانا نور الاسلام		۱۳ -	" محمد زکریا	
۳ -	" محمد شمیم		۱۴ -	" جمال حیات	
۴ -	" سکندر حیات		۱۵ -	" علی احمد	
۵ -	" نور حسین اشرفی		۱۶ -	" محمد سعید	
۶ -	" نور محمد		۱۷ -	برادر ابو سعید	
۷ -	" نور شمس العالم		۱۸ -	مولانا حبیب اللہ ارکانی	
۸ -	قاری محمد یونس		۱۹ -	" نور عالم	
۹ -	مولانا محمد اسلام		۲۰ -	" احمد الرحمٰن	
۱۰ -	" نور العالم		۲۱ -	عطاء الرحمٰن	
۱۱ -	" عزیز الحق		۲۲ -	مولانا عبد الغفار	

تقریظ ورق فرعی ساوی و تیج لو تقریظ دلفرجاوء - خالد ابسیای لوی لکھسان ا (اردو عربی) رحامغیه ۱(نر)

حضرت مولوی مختار احمد بن مولانا شائق احمد صاحب فرامفروی ر نیزر اُتھر لکھیا تقریظ***

روھنگیا زبانر رسم الخط

بحمد اللہ سبحانہ وتعالی اما بعد ! بیاگو لونر آگے آنر نیزر حفظ لوم روہنگیا قوم رسانے
ویجوا گاذ ، ر اکیام) سا ئیدے کرو نرا ذہن تمازے الخا گانرے الدے فلٹ گری ساؤن
اور کھند ادما غسا تے باقون اور آگر زمانار زمار بخمرے فری ساؤن فری نزائن لے
خنوفری زانیدے ماش مشترون فسار گری ساؤن آنرا کی شنا ستی لسر آگے
آدکیم ویئتی مستقل قومی تشخص راکینے ہنرا کی روذی راکیلے آنرا رو بانر
الگ حیثیت آر الگ رسم الخط لون سا مگر ھدرے اکان خبنا اسے حیان
کی تری خیلے آنرا مروھنگیا قوم مسلمان قوم آنرا اگو اللہ ر اور سے یقین راکی زرے
اللہ یہ ہا نورا دنیار ے نبا بیسے لور نورا دنیا تمازے زیدون زینیا تما ادے مرا جین
رجان وا الا علی جان ہوا اسے بیاگو نرے ھیابے فیرا گرزے آر آنرا ھیبار ھکلو
ھکلو نتوار ر ادترما آر آخری نبی اُمت ہبنی ھیبا عربی لکو ن ھے نبی رے
فرساد ے عربرے تیان جینو وھم ہے محبت گرو [illegible] اختالائی لوی کھے نی
ھیبا عربی آرھے فیمر اللہ تعالی ہے زرے کتابتوا لامانی دینیرا یے ھیبا عربی زوبان تاز
آر جنتی وکلر زبان عربی وبیو ھیبا الائی لوی آنر قومی بزرگو وکلو انجنیر ایکٹ
لسر آگے ویئتی آنرا ریلز ر رسم الخطرے عربی رسم الخط تمازے استعمال گری

آ نیبر ا یار ایک شت لسر آگے عربی رسم الخط روہنگیا زبان تمار سے قصیدہ
کھو ہنا جا شیر کتاب وکل لکھے ھیبالائی لوی آنرا لائی ضروری دیکی آنر ر
فیئر ر بزرگو وکلر نقش قدم ر لورے مسلمیارو میزر با فر سے عربی رسم الخط
تمازے لکی فاروف ایمان اکان دے برکتر خدا تار بخر ذریعہ لو بانت اسے دیکی
روہنگ ملک تمازے آگے مسلمان مہاراجہ وکل گزرے زین نیکی آثار ندیہ دیکھلے
فنا سے . آدہ ھیبار استعمال گرزگر ید ے رسم الخطرے سائیلے یو عربی رسم الخط
لیعنی املا یا جلد یا فار ا ھیبا الائی ہری ہو الخا گان خیتو مسلمدرے اٹے مرسظلوم
روہنگیا قوم وکل نو انرا نیئر ر زبانرے عربی رسم الخط تمازے لیکو فیئر رے فیئتو
آر دکھی آسان ہوئیو اور بوزیتی یو ملدی بوز تمازے آیکیو آر ایعنے یو
بتر صفیر ر اکثر زبان وکل عربی رسم الخط تمازے عربی زبان نیئر یو بر ضغر ر
محربان خصوصاً نسے اور رد آردے فارسی آسے ھینر شتن دہرا زبان وئیدار ے
عربی آنر زبانو فانسی براث گری سائیر براث اردو آر دے فارسی ھیکدا دائی
ھیلائی بری آنرار زبانو ر رسم الخط عربی لونا ضروری فقط

مختار احمد عفا اللہ عنہ

رحامغیه زبانر رسم الخط (بقلم مولوی مختار احمد صاحب)

بحمدلله سبحانه وتعالی امابعد: بیاگُلنر اگے آیٓن نیزر مظلوم رُحامغیه قومر سامنے ایختھاگان راکھیتام سایر دے که ونرا ذهن مٓازھے ایختھاگانرے اُلٹ قُلٹ گرھی ساؤن ارٹھنڈا دماغ سانتے بھاقَون اراگر زمانه رتاریخرے فرھی ساؤن، فرھی نزانیلے خنوفرھی زانے دے ماینش توفُسھار گرھی ساؤن، آنرا کی شتاشتی بسراگے ویتی مستقل قومی تشخص راکھی نے نراکھی، زدی راکھی لے آنرار زبانرؤالگ حیثیت ارالگ رسم الخط وونُسا۔ مگرھبڑے ایکان ختھا اسے، هیان کی بولی خویلے آنرا رحامغیه قوم مسلمان قوم، آنرا اگوا الله راُورے یقین راکھی، زے الله یے فُورَا دنیای رے بانایے ۔ارفُورَا دنیای مٓازھے زیدون زِنٓیاتا ارد ےمرا چیزجان والاغیرجان والا اسے بیاگُنرے هبایے فَیدا گجھیے ارآنرا هبارهکّلنتوارَو ادجِیا ارآخری نبی رامّت مھے نبی هبا عربی نسل تن ۔ ھےنبی صلی الله علیه وسلّمے فرمار دے عربرے تیناں چیزر وجه یے محبت گرھو، ایختھالاّ بولی که ھے نبی هِبا عربی، ارھے نبی ر اُورے الله تعالی یے زے کتاپوا لامای دیغرٔھایے هِبا عربی زبان مٓازھے، ارجنّتی وکّلرزبان عربی ویبو (حدیث اِبار متن اینٹٹلاّ یا!

احبوا العرب لثلاث فانی عربیّ والقرآن عربیّ ولسان اهل الجنة عربیّ۰ رواه حاکم فی المستدرک والبیهقی فی الشعب والطبرانی فی الکبیر ووضع علیه فی الجامع الصغیر علامة الصحیح)

هیتلاّ بولی آنرار قومی بزرگ وکّلو اِخَنَر ایکشت بسراگے ویتی آنرار زبانر رسم الخط رے عربی رسم الخط مٓازھے استعمال گرھی ایر۔ یار ایکشت بسر اگے عربی رسم الخط رُحامغیه زبان مٓازھے قصیده ارمناجات ر کتاب وکّل لکھیے، هیتلاّ بولی آنرا لاّ ضروری دیکی آنرا یَو نیزر بزرگ وکّلر نقش قدم اُوَرے سلیارے نیزر زبانرے عربی رسم الخط مٓازھے لکھی فارَون یان ایکّان دے برکترختھا، تاریخر ذریعه یَو ثابت اسے دیکی رُحام (رحانغ) ملك مٓازھے آگے مسلمان مَہا راجه وکّل گُذ جیّے، زین نیکی آثار قدیمه دیکھیلے فاته سلے ۔ ارهتارا استعمال گجھیے دے رسم الخط رے سایلے یو عربی رسم الخط لوی ملایا جُلایا فازا۔ هیتلاّ بولی مُی ایختھا گان خوینتو سامر دے آی مَرھ مظلوم رحامغیه قوم وکّل تُوانرا نیزر زبانرے عربی رسم الخط مٓازھے لِخھو، زینرے فرھیتی لکھیتی آسان ویبو ارپوزھیتی یَو جلدی بُوزھ مٓازھے ایبو ارایئے یَو برّصغیرر اکثر زبان وکّل عربی رسم الخط مٓازھے، عربی زبان نیزے یَو بر صغیرر زبان، خصوصًا زے اردو اردے فارسی اسے هینر مشتق مِنُہا زبان ویلدے عربی ۔ آنرار زبانَو فانس برات گرھی سایربرات اردو اردے فارسی رھکّیا مائِل۔ هیتلاّ بولی آنرار زبانر رسم الخط عربی وون ضروری فقط : (مولوی) مختار احمد عفا الله عنه

حضرت مولانا سعید عالم صاحب نیزرأتھر لکھا تقریظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد وصلوۃ عرض ہے کہ میں حضرت استاذ الاساتذہ مولانا سید احمد صاحب دامت برکاتہم
اور جناب ماسٹر محمد سلطان صاحب کی تالیفات قاعدہ کتاب لیکر تعلیم الاسلام
وغیرہ تک مطالعہ کر دیکھا ہمارے رحالنغیہ زبان کی تحریر کا دیرینہ ارزو والحمدللہ
اب پورا ہوتا جا رہا ہے چونکہ ارمان برھا کے مائیہ ناز ہستی حضرت مولانا سید احمد صاحب
جیسے شخصیت جب اس کار خیر اور قومی اسلامی خدمت میں بھرپور حصہ لے جا رہے ہیں
کسی طرح
تو ہم نظر و فکر کے بغیر انکی محض اقتدا ہمارے لئے کافی ہے اور ہمکو دنیائے انسان کی تاریخ
اور تجربات و مشاہدات بھی یہ بتاتی ہے کہ کسی قوم کی قسمت اس وقت تک نہیں بدلتی جبتک اس
قوم کے علماء و دانشوروں کی بیش بہا مسائل اس قوم کے رخ بدلدینے کی طرف رواں دواں
نہوں اس بات سے بالکل اتفاق رکھتے ہیں کہ ہمارے رحالنغیہ زبان عربی حروف و عربی
رسم الخط سے ہی تحریر میں لائی جا رہی ہے چونکہ یہ قرآنی حروف ہم تمام مسلمان قوموں کیلئے
موزون ومناسب ہے تمام مسلمان قوم لازمی طور پر قرآن پڑھنے کا خاطر ان حروف ورسم الخط
سے پہلے ہی مانوس اور آشنا ہیں جس سے ہمارے زبان کی تحریر و ترویج جلد وجود میں آجائیگی اور
جلد رحالنغیہ زبان کی علوم قوم کے اندر پھیلنے کی بہترین صورت بن جائیگی بخلاف دوسرے حروف
یا جدید مخترعہ رسم الخط کے چونکہ اسمیں ہمارے قوم کیلئے جتنے خطرات درپیش ہے وہ کسی
صاحب بصیرت پر مخفی نہیں سب سے بڑا خطرہ ہمارے قوم کا رشتہ اپنے ماضی تہذیب وثقافت
سے قطع تعلق کا ہے لہذا ہم ارمان کے باشندے عربی رسم الخط کے موئد ہیں جس
بالواسطہ قرآنی حروف کی حفاظت کا راستہ مہیا ہو جائیگی جو ہمارے ملین مقصد ہے ---

(باقی صفحہ ۴۹ پر)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعدہ بات یہ ہے کہ ہم رھامغیہ قوم کی ایک تاریخی حقیقت اس دور حاضر میں نئی زندگی لے رہی ہے جو گذشتہ مدتوں دشمنوں کے حملوں کی وجہ سے ہم سے کھوئی تھی ہماری اسلامی قومی تاریخ اس بات پر قطعی شہادت پیش کرتی ہے کہ ابتدا ہی عربی رسم الخط ہمارا قومی نشان اور اسلامی علامت کی ایک نمایاں صورت کا نمائندہ رہا ہے جس پر تمام مسلمان قوم کا اتحاد واتفاق عصر حاضر کا نہایت ضروری اور قومی ترقی کیلئے ایک اہم راستہ ہے لہذا ہم رھامغیہ قوم کیلئے کسی طرح بھی لائق نہ ہوگا کہ عالم اسلام کا رسم الخط سے مخالفت کریں اور عربی حروف پر بنائے ہوئے حروف کو ترجیح دیں آخر میں دعا ہے کہ اللہ پاک ہمارے زبان کیلئے عربی حروف کو انتخاب کریں فقط

راقم الحروف بندہ ابوالحسین عفی عنہ دورکانی

(صفحہ ۴۸ کا بقیہ)

آخر میں میں ان حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنکے کوششوں سے اسکا سلسلہ جاری ہوا ہے اور اللہ سے دعا ہے کہ ہم اور انکو بہتر توفیق سے نوازیں فقط

کاتب الحروف بندہ سعید عالم

مدرس مدرسہ دارالعلوم تعلیمات الاسلام تمبرو لانا

علاقہ شمالی ھنگدو ارکان . برما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا پیر احمد صاحب خلد اللہ
ظلہ علینا و جناب ماسٹر مولوی محمد سلطان زید مجد معالیکم و تمام
مرکزی براہوئی زبان اکاڈمی نا ممبر و کل حفظکم اللہ و وفقکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

بعد سلام عرض ولدے بہت بہت شکریہ اللہ نا رحمت اے اجباین پر
خطر حالت تا زہے قوم نا کامیابی کن ولدا نا کوشش جاری مریسہ۔ تقریباً
تین بر و بیتہ ولدا نا طرف تو دنیا نا براہوئی زبان نا کتاب اک اخد
وکل آنبر اسا مولانا احمد حسین صاحب نا واسطہ ئے ناٹ مروئی۔ ام
ہمیشہ موقع تو زبان نا متعلق تعلیم و تربیت حاصل کرہسا اسی۔ ام
انت یو ہمیشہ کتاب ہین مطالعہ کرہسا بسا کی۔ یان انرا
بروخوش قسمتی نا خننا کی بولی خوبیلے آفرار زبان نا حروف ہجا او
تمام مسلمان و کل بین الاقوامی حروف ہجا قرآنی حروف نا تعین
گرہالے ڈکہیان۔ یان اولاد آدی اعتبار ئے انرا مستقبل نا برو
کامیابی لا ضامن بنیو الکان ولدے عربی حروف ڈوا نا قرآن
او عالم اسلام لوی تعلق ار رشتہ بار بنیو۔ دوسرا ولدے دشمنان
اسلام نا ثقافتی حملہ نا مقابلہ کرہون نا ہتھیار بنیو۔ بنیدا بولی

(باقی صفحہ ٥١ پٹ)

حضرت ماشٹر صلاح الدین (عرف دودھو میاں ماشٹر) صاحب باگھونوی ر نیزز اتھر لکھیا تقریظ ***

مکرمی جناب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکا مرسلہ ملا۔ آپ حضرات رہیشگیا زبان کو عربی رسم الخط میں لکھ کر کتابیں تیار کرنی شروع کی ہے میں اسے نہایت بہتر اقدام تصور کرتا ہوں چونکہ ہر مسلمان بچوں کو قرآن پڑھنا ضروری ہے قرآن عربی حروف میں لکھی ہوئی ہے اس لئے عربی حروف سیکھ کر پڑھی جاتی ہے جب حروف مع حرکت کے سیکھ جاتی ہے تو اسی عربی حروف کو اعراف کی مدد سے اپنی قومی زبان میں پڑھنا آسان ہو جائیگی اور یہ عربی حروف نہایت قدیمی اور مستحکم ہے کبھی مٹ جانے کی خدشہ نہیں ہے لہٰذا میں طویل استدلال وغیرہ سے رہنے کو اتنی مختصر پے بس کرتا ہوں کہ اپنی قومی زبان کو عربی رسم الخط میں لکھنا حسن اقدام ہے فقط

والسلام

ماسٹر صلاح الدین (ماسٹر دودھو میاں)

(صفحہ ۵۰ کا بقیہ)

آنرا انشاء اللہ آئندہ امے خام یانت بڑ زور حصّہ لو یبا ارادہ تجھی۔ طالبعلمی زمانہ حیثیتے مزید ور فارپر حصّہ لوی زایر۔ دعاگو هون اللہ پاکے آنرائے وآنرائے امے دینی و قومی خام ما ... کامیاب فرماوک۔ آمین۔ فقط والسلام

راقم الحروف احقر شمس الاسلام خادم

جماعت دوم مدرسہ شرفیہ حاکم العلوم

کوانجی بنک۔ منگلدوئی، ارکان، برما

حضرت مولانا عبدالمتین صاحب مظاہری مد ظلہ العالی خاینده فاراوی ر نیزر اتھرلکھیا تقریظ ***

۷۸۶

بگرامی خدمت حضرت مولانا الحاج میر احمد صاحب اور محترم عزیزم ماسٹر محمد سلطان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

گرامی نامہ دستیاب ہو کر باعث صد خوشی ہوا یاد آوری کا تہ دل سے شکریہ روہنگیاؤں سے روہنگیاؤں میں پیدا ہوئے بالد بعد اور پڑھا پڑھایا جیسا انہیں جینا ویسا انہیں مرنا بھی ہے جب سے ہوش وحواس سنبھالا اس وقت سے اب تک دیکھیں یہ بات کھٹکتی رہی کہ روہنگیا قوم باوجود منصفانہ خداداد خوبصورت ذکاوت کے مالک ہو نیکے فطری وقدرتی ترقی کے اسباب سے مستفید نہ ہو سکنے کی اصل وجہ کیا ہے دل دل میں سوچتا اور غور کرتا رہا کہ کاش کہ آج ہماری زبان تحریری شکل میں منضبط و مدون ہوتی تو شاید ہماری قوم میں بھی شاہ ولی اللہ وشاہ عبدالعزیز رحمہما اللہ پیدا ہوتے اب ہمارے آخری وقت میں ہماری اپنی زبان کے جرائد ورسائل جب نظر سے گذرے تو خوشی کی مارے اپنے سے باہر ہو گیا اور اس سلسلہ میں جد وجہد کرنے والوں ومال وجان قربان دینے والوں کیلئے خاص کر محترم مولانا میر احمد صاحب اور عزیزم ماسٹر محمد سلطان صاحب کیلئے دل سے دعا نکلی دنیا میں ہر چھوٹی بڑی قوم کیلئے ترقی کے دیگر اسباب کے علاوہ اصل سبب ترقی اس قوم کی زبان کا تحریری شکل میں منضبط ہونا ہے اسلام نے مفتوحہ ممالک میں عربی کے سوا کسی دوسری زبان میں خطبہ کو جائز نہیں رکھا اپنی زبان کو فروغ دیا اسلام کی ترقی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں زبان کو ترقی میں بڑا دخل ہے انشاء اللہ العزیز عنقریب مدت میں ہماری زبان حیرت انگیز ترقی کریگی ہر قوم کی معیار ترقی اسکی زبان ہے اور پستی وانحطاط کی بھی وجہ زبان کا منضبط ہونا ہے الحمد للہ اسکی آثار دیکھی ہماری موجودگی میں ہو گی وما ذلک علی اللہ بعزیز رسم الخط کا عربی میں ہونا عرب اور عربی سے قدرتی وروحانی قربت کی دلیل ہے یہ بھی ایک قدرتی دین ہے فخر کیجئے فقط والسلام

الاحقر عبد المتین مظاہری
17-12-85

کتبہ دو مولانا عبدالمتین صاحب مظاہری»
خاینده فاما منگڈو اکیاب برما

حضرت مولانا محمد شریف صاحب رنیز راتھر لکھیا تقریظ

پائندہ باد

پاکستان

دارالعلوم عزیزیہ

ارکان آباد ابراہیم حیدری کورنگی کریک کراچی نمبر۲

کتاب ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ

تاریخ 18/12/85

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

اما بعد اہل خاص و عام و باشندگان ارکان برناشندگان دین کی خدمت میں برزور اپیل ہے کہ جناب علی مقام امین العلماء شیر برھان و ذکی خداداد محدث وقت اکاج مولانا پیر احمد صاحب راز حکیم و جناب ماسٹر سلطان احمد صاحب نے جو کچھ تصنیفات در سندیاں زبان بر خط عربی بحروف عربی کرکے ارکان کے تعلیمات میں داخل کرنے کی کوشش کی ہے پر از اسرار و رموز بے تکلف سادہ دلکش مضامین پر مشتمل اور اس پر فتن دور حاضر کے امراض مہلکہ کے دوا اثر ماحشہ بالخصوص واصلاح معاشرہ کے حق میں تریاق اور مفید نیز حیات ابدیہ کی یاد دلانے والے ہیں حق تعالیٰ سے التجا ہے کہ جناب استاذنا حفظہ کو اپنی بے مثال سعی کا جزائے خیر عطا کرے اور اپنی فضل خاص سے نوازے اور عام مسلمانوں کو اس کے ذریعہ نفع عام بخشیں۔ آمین

گر بر بوئے گرد و زبانم — ادائے شکر کردم کے توانم

حفظ والسلام

محمد شریف غفرلہ والوالدیہ

افقر الخلق العبد

خادم دارالعلوم ہذا

دستخط مہتمم مدرسہ ہذا

QAZI NIKAH REGISTRAR
Maulana Muhammad Sharif
Incharge Darul Uloom Azizia
Arkanabad, Sector 40-F, 48/F-1
Korangi-2½, Karachi-31
Card No. 501-33-663

حریك و ترویج رے نبعولیبان؛ مولوی کلیم الله شاکری صاحبرے مؤتمر مضمون مسلم قوم ← وولر بابتے، ارسال گرهیبالاّ عرض گرها زار ...

*** رحامغیه زبان لاّ قرآنی حرف کیا اختیار گرها گیل *** مولوی حبیب البشر * ہانتی مارَوِی
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِه وَعَلٰی اٰلِه وَاَصْحَابِه اَجْمَعِیْنَ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (وَمِنْ اٰیٰتِه خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ الایة) ونرار سامنے اگوا ایت ر ٹکڑا پیش گرها گیے، برکت لاّ۔ الله تعالی آنرا رے قرآنر وسیله یے کامیابیت فونساؤك، آمین۔ آنرا مسلمان وونر حیثیتے ہر خام مازهے دین دُنیای دِینِیانر بهاف ارد ے خیال راکهی گرهونان ضروری۔ اُوَرے ذکر گرها گیےد ے آیت مازهے الله تعالی یے سایر گان نِشانی بیان فرمایے۔ هیرڑے بُهترے ایکّان اختلاف زبانر ذکرَو اسے۔ هے زبانرے لخها فرهات انوتّا نوایکان خام۔ هے خامّان مّازهے یو اُورے خوا گیے مَوزن دین دنیای دِینیانر بهاف ارخیال راخهون بیشی ضروری۔ هیتلاّ زبانر متعلق مُی ونرار سامنے کسّهووضاحت گیتّو سامرہ زدی الله توفیق دیلیے۔
آنرار قومی زبان یار شتا شتی بسر اگے دهری قرآنی حروف لوی لکهی اِیرّ۔ آنرا یوهیانرے خو ایکان وجُوهاتر اُورے مناسب بوزهی فرانا بزرگ حضرت وولرنقش قدم موزن سلی زایبار راسته اختیار گجهی۔ ایکّان وجه ویلد ے قرآن شریفر اتّباع، زبا اللهرَ وطرف توّایَون مّازهے خنو شك وشبه نهای۔ اے قرآنی حروفے اللهرَ و قرآنر اشاعت ارسر بلندی آخری وقت فَیجّنتو گرهی زایبود ے هیان بالکل یقینی ختها۔ کِیلا بولی خویلے ہرچیزے نیزر فُهوانتی ضرور کسّهو لَویُزا۔ دوسرا وجه ویلد ے، آنرار آقاءِ نامدار سرورِ کائنات نبی اکرم صلی الله علیه وسلمر حدیث وکلّو اے قرآنی حروفَتْ وون دوارا حضور صلی الله علیه وسلّمر سُنّتَرَو اِتباع وَیبَوبُولی بوزهی حدیثر حروفرے اختیار گرها گیے۔ زے حروفے قرآنر اشاعتر سانتے سانتے حدیثرَ و اشاعت آنرار زبانت آنرار قومر بهترے گرهی زایبو بولی الله تعالی رذات توّ فورا فوری اشا۔ تیسرا وجه ویلد ے، آنرا عربی نسل دے هیانر بیشی فرانا ثبوت وکل اسے۔ اے عربی نسلر ثبوتر اُورے نیزر قومیت بحال راکهیبالاّ بوزهیارے قرآنی حروفرے اختیار گرها گیے د ے۔ چوتها وجه ویلد ے، یاتّن تین شت بسر اگر ثبوت فاگیے د ے، آنرار قومی زبان اے قرآنی حروف مّازهے اشیل۔ تَوی بُوزهازارد ے قرآنی حروفرے اختیار گرهون مّازهے خَیرُ القرون ارد ے اسلافر اتباع یو بوزها زار۔ خاص گرهی مُی الف با اختیار گرهوتّان رے آنرار قومر بیشی خوش قسمت بولی بوزَهمر۔
قرآنی حروف اختیار گرهونَ مّازهے اروبهت بیشی دلیل اَدِلاّ ثبوت وول اسے۔ انشاالله ترتیبوار ونرار خانسے فونسا زایبو۔ بهرحال خنو مسلمان توّ اے جراَتّان ووی نفار یبود ے، که آنرار زبان کیا قرآنی حروف مّازهے ویتو۔ نمانیلے، نمانیبود ے، انکار گرهونر خنَو هایدُو نهای۔ مُی نیزر رحامغیه بَهاتَینُدَرے اے ختها گانر فَرِی دَهرِی اپیل گرهمَرد ے، نیزر زبان خَود ے هِیان بیشی قیمتی جنش، زیانرے بیان گیتّو سایلے بسرا بسریر ضرورت۔ آنرار زبان لخها فرها عام گرهون معنی کُلے ماینِفے لخها فرها شهیکی نیك عمل گرهون، زیانَ دوارا آنرار بُرا حالت انشا الله بهالا ویزایبوی۔ قومر بُهترے لخها فرها عام ویلے قوم سالاكِ ویبو، ستُور ویبو، حرام حلال سِنِیبَو، نبزر حق ماگی لوی زانِیبَو، وغیره۔ لخها فرها عام ویبار آسان طریقه ویلد ے اُورے خوا گیے مَوزن قرآنی حرف۔ اخن آنرار خنوتَهر نهای، ہر مگیاد هوکا خهایر بعد ے کامیاب ویرد ے نهای۔ هیتلاّ ونرارے عرض گرهازارد ے، الله رواسطے اے قومی زبانرے اگے بارهایبالاّ بیاگنے ابس مّازهے مِلیارے اجتماعی سّانتے کوشش گرهیلے الله ذات توّفُورا فُورا اشاد ے الله آنرارے کامیاب گرهیبو۔ خاص گرهی علماء حضراترے اپیل۔ وآخرُ دَعوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قونر ٹھکانه زدی بدلی زاگوی، ضرور اطلاع دیبان، تاکه مجنت ارٹکٹ خمسا ضائع
آوو فان...

× × × × رحامفیه زبانر بابتے مختلف حضراتر طرف تَو وقتًا فوقتًا تقریظ نامه وول اللہ ر
رحمتے آت رَویے ، هیڑے بُهتر تو اگر جهاد نمبر وول مازهے یَو نقل گرهی دیا گیے ،
یا یَو نقل گرهی دیا زار ، تاکه این بُوزهت نـاپے فان ، خودے اِتارها خواگوا مانُیش جمع
ووی گرهیردے فانلاّ ، معامله هرگز هیندئلاّ نَو ، بلکه بیشی ماینشر، مخلص وولر تائید
مدد لوی فرانا خام یان جاری اسے ۰ ار وَنرا یَو رُحامفیه زبان لاّ عربی حروفے معقول ار
مناسب بولی لکهی تقریظ نامه وول دیفرڑهایبان ۰ هیان وقتر اهم تقاضا ۰
تقریظ نیسے اگّوا مخلص ر تقریظ نامه نقل گرها زار ، ملاحظه ووك ۰

(٤) بخدمت محترم السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ، عرض ویلدے وَنرار خط فاگیے
بیشی خوشی وَیلام ، هزار هزار شکریـه وَنرار اے جد جهدر اُورے ، اللہ بیے وَنرارے
مقاصد مازهے کامیاب فرماؤك ، دینی دُنیوی ترقی عطا فرماؤك ۰ انشا الله اگے فرے
عربی حروف ار عربی رسم الخط لَویارے آنرار زبان منظرعام ت ایبَو ۰ گتَو هفته ت (تعمیر
حیات) مازهے لکهیردے عربی ممالك زیدون اسے ، نُوا کمیٹی قائم گجبیے دے
عرب ممالك ار غیرعرب ممالك مازهے هرمسلم قومر مادری زبان عربی حروف ار عربـی
رسم الخط ر اُورے گرهیبالاّ ۰ تَوی هیانر اُورے بهروسه گرهی بَوی تهاگیلے خَنَو خام نَو یبَو
دیکهیلام دے مَلیشِیا بهاشا یَو عربی حروف عربی رسم الخط لَویارے ، بلکه بِعَینِه
عربی معلوم وو ۰ وَنرار خانسے مُی اخن مازهے پُرزُور عرض گرهمر دے ، وَنرار یِین فَریسَو
زیدون اسے هِتارا لُوی تبادله خیالات گرهون ، فُهوانتی عربی رسم الخط و حروف ر کسهـو
فوائدَو بیان گرهیبان ۰ فقط و السلام العارض ی۰د۰ن۰ منغڈو، اکیاب ،برما *****

ار ایکان تقریظ (٥) ((السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ، آنرا بهالا اسی ،وَنرا بهالا تهای
بالاّ دعا گرهیر ۰ وَنرا تحریك سالاؤر دے رحامفیه زبانر معامله اِبا بعض زاکات الله دیلے
اشاعت ویگیوی ، وینوَ مِکَیا یو اشاعت ویبالاّ کوشش گرهیر ، وَنرا یو کوشش گرهو ۰ عزیز م
یاسین رے لَوت فای کُلے معامله بوزهت اَیل ۰ نوجوان وولرے بُوزهایِی رار ، تارهایَو کوشش
گرهـی زایبو بُولی وعده گجبیے ۰ آنر خانسے ماشے ایکان ایکان خط دیبالاّ اَینْ تُوانـرارے
خط لکهی زانایر ۰ توانرار فوایند ثهایند بیاگنرے علم فرهایبالاّ اَینْ وصیت گرهیر ۰
فقط و السلام ۰ شیرڑهی دَویا ، ر۰ و۰ ر۰ منغڈو ، اکیاب ،برما ×××××

=== جهاد نمبر مطالعه گرهویا وکُلرے تقریظ ، تائیدنامه دیفرڑهایبالاّ عرض گرها زار ===

تقریظ برائے رحامفیہ زبان بحرف القرآن جناب محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کو
آنرا بھالا اسی ونرا بو اشا گرھبرد ے بھالا اسوبولی۔ اللہ ر لاکھ لاکھ شکر کہ ایتو بر وایکان خام لا
زیان دین ار قوم لوی وابستہ اسے آنرا خدون گنہگار وولرے قبول گنجیبے دے۔ الحمد للہ ایڑھے
بیشابیشی زور ساتنے خام وور۔ قومر ماتھا والا وکلے دلے زانے توجہ دیر۔ ار و مؤتمر العالـم
الاسلامی رکتاب مازھے زیبنیکی مضمون اشبے کہ تمام عالم اسلامی دولہ وکل ار خصوصا تمام
مسلمانرے خنوزبان اسے، ھینرے عربی حروف لوی لکھیبار طرف زے توجہ گان دیبے ھیان دوارا
آنرا لا بر وفائدہ ویبے۔ ار ابرھے خوایکان زاگات مدرسہ مازھے تعلیم لا بو گوشش گرھار ار۔ ار آنرا
بیاگنر طرف تو ونرا بیاگنرے سلام تویر ار ونرار متعلقین رے یو سلام زانایبان۔
فقط: دعار محتاج : کلیم اللہ عاکری۔

تقریظ : ⑧

زیک مفتو مطلس مربی ہو ہمت احبابت تقریظ
تاکبیدنامہ دیتو سا، رحامفیہ عربی اردو برجیـر
انگرازی زبانت ویبو وراک بیغار بیان ***

(ار ایکان تقریظ)

محترم جناب حیرت ہے اور فرائض ہیں آپ کا پارسل تبرک اور خط لفافہ موصول
ہوا۔ پڑھ کر احوال مرقومہ سے واقفیت ہوئی
رحامفیہ زبان عربی رسم الخط کے مطابق نہایت مناسب و موافق ہے
کیونکہ پڑھنے والا اگر بعض ... رحامفیہ زبان کی کتابیں جو ہماری
نظر سے گزری ہیں وہ سب عربی رسم الخط کی تھیں۔ کیونکہ یہ قوم بھی
سرزمین عرب سے آکر اراکان کے علاقہ میں آباد ہوئی تھی۔ انکی زبان
عربی تھی لہذا اہل ... اپنی زبان کے مطابق حروف ترتیب دی
سابقہ تواریخ بھی اسکا شاہد ہیں۔ انمیں ہمارے بہت قومی مفاد
مضمر ہیں اور قوم کیلئے سودمند ثابت ہوں گے
دعاگو
نور محمد ...

حضرۃ مولانا نور محمد صاحبر قیمتی تقریظ ر ترجمہ۔۔۔ آنرا بیاگن بھالا اسی۔ ار بھالائی سایر۔
ونرار نیغرھایا لاگاتلر دوا لفافہ وصول ویبے۔ نوھیارے لکھیا حالت وول زانیلام۔
رحامفیہ زبان عربی رسم الخط مطے بلا تما مناسب ارودے ودے۔ کیلا خویلے بہت دن
ویتے بعض فرانا رحامفیہ زبانر کتاب وول زین آنرلر نظر تو گذجیبے، ھین بیاگن عربی
رسم الخط ر اشیل۔ کیلا خویلے اے قوم لیا یو عربر سرزمین تو آبارے ارکان ر علاقہ ت
آباد ویل۔ تانار زبان عربی اشیل۔ ھیتلا تارھا نیزر زبان مطے حروف ترتیب نیبے
اگر تاریخ وولو ھیانر گواہ۔ ھیان مازھے آنرار بہت بیبھی قومی مفاد لوایا اسے ار قوم لا فائدہ
مند ثابت ویبو۔ تما خویا، نور محمد))

مولانا نور محمد صاحبر نیزراتھر لکھیا تقریظ

* عربی زبان گُجیالی کُلے زبانر* حروف تہجی حرف القرآن آنرار زبانر* (استاذ عبدالمالك امجد حسین، مرلاوی، مقیم مکہ اے خام یانرے (یعنی مادری رُحامغیه زبانرکتاب وکّل شائع گرهونرے)

زورسانتیے جاری گرهیبار وقت آی فونسیے آنرار زبانر کتاب وکّل نیزر قومت ہر دیشت نشر گرهون ضروری ویگیوی تاکہ ہر فرد ہربُرها گورار بُهترے اے چیزر احساس گهلی زاگوی فان فرهی بوزهے فان ار تائید گرهے فان۔ اخن مکہ مازهے خدون مانیشے رُحامغیه زبانر نیا حروف ایجاد گجّهیے۔ هبار قاعده یوبانایے۔ هے نیا حروف هینرر رواج کوشش گرهات اسے۔ قومر مدرسه مدرسه زار۔ هتارار تعلیمی نصابت شامل گرهیبار کوشش گرهیر۔ لیکن آین هیانر الدا۔ آین خام هیان تائید نگرهی۔ آنر نزدیك خام هیان بهالانو۔ کی سبب خویلے زدی الله یے نگرهوك نیا حروف زدی هین سالوویزاگوید ے ویلے، صرف هین شهیکی علم حاصل گرها گیلے، قرآنی حرف تو بیشا بیشی آنرار قوم دورهے وونر ایکان بنی (سبب) زایبوگوی۔ هے حرف هین شهیکی ار ایکبار عربی حرف شهیخویا خنوا : ایکان نشهیکیر دیان خونتیے شهیکیبود ے۔ مره نظرت اتاهار کوشش ابا بیکار۔ آنرار زبان عربی حروف لویارے لخها فرها وون هیان آنرار باعث فخر۔ آنرا قرآن لوی خانسیے ووی فایتی دورهے زاؤنان ترقیر علامت نو تنزلیر علامت۔ هیختهالا اخن اخن آنرا توکوشش گرهون ضروری ویگیوی دے، خن طریقه لوی قومر بهترے عربی (قرآنی) حرف لوی لخها فرهار شوق ایبو۔ هیانر فکر گرها فریر۔ شاید یان بهتر ویبو فانلا، زدی مختصر ایك صفحه ووفان ایکان شهریه صحیفه (ماشی رساله) نیالازا، هیرڑے علما طلبه وکّلر دینی سیاسی قصه وغیره مختصر مختصر مواضیع وکّل دی مدرسه مدرسه طلبه علما وکّلر مجمع مازهے توزیع گرهازا شاید هیان شوق ار شعورر ذریعه بنیبو فانلا۔ هے مختصر نشر خم ٹیان ربُهترے ووی فاریبو۔ ارصحیفه ر آخریت اعلانو گرها گیلے بهالا ویبو فانلا۔ زینیکی ونے شیرهی دیو هیرڑے کتاب وکّلر صورت دیو هیتونر خاغذ کافی ویبو۔ یان ویلدے آنر رای۔ ونرا اروبهالا بوزهون۔ والسلام۔ دعا گرهیو، دعار محتاج اےخام لا الله قبول گرهے فان۔ اردینی خدمت انجام دیفاریفان *****

مولوی عبد المالك صاحب ونر بیشا بیشی شکریه۔ واقعی ونے قیمتی ختها خویو، اردامی مشوره دیو۔ الله ر ذاتر اورے بهروسه گرهی الله ر وقرآنی حرف، محمد صلی الله علیه و سلمر پسندیده حرف، اکابرین فارس ار هندوستانر پاکستانر علماء وکّلر اختیار گجّهیا حرف وکّل لوی رُحامغیه زبانر بهت کتاب وکّل سهابای نال گرهی فهیلایی الحمد لله۔ الله ر توفیق لوی لخها جاری اسے الله دیلے۔ لفظ الله رے لفظ محمد صلی الله علیه و سلّمرے صورت نیگاڑی قرآن زین (مازهے) لخها اسے هوبهو هین لکهیبار شهیکیا دیات ثابت قدمی سانتیے تهاکیم انشاالله تعالی *****

۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرکزی روحانغیا جمعیۃ العلماء۔ ارکان۔ بورما

CENTRAL ROHINGYA JAMIATUL ULAMA-ARKAN-BURMA.

REF. . . . DATED 4-11-86

استاذ محترم و معظم ناظم مدرسہ مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امابعد طالب بحمد اللہ قدر بخیر ہے۔ خط ملنے سے الحمدللہ آپکا گرامی نامہ مشرف ہوا۔ امید ہے کہ بوقت یادآوری دعا فرمائینگے اور بوقت فرصت بطور نصیحت نامہ رو قلم تحریر فرمائینگے۔ مرسلہ خط میں تحریر کی گئی کہ روحانغیا زبان کے حروف ہجا علی نقوش حروف القرآن جو تواریخ روحانغیا اور مکتوبات سابقہ کی تصدیق ہو اظہار رائے کیجائے۔ جسکے لئے حضرت والا اس کئی سالوں سے بہت زحمت اٹھا رہے ہیں۔

میری ذاتی رائے گذشتہ مدت دراز سے اسی پر ہے کہ روحانغیا زبان کے حروف ہجا حروف قرآن کے نقوش پر ہو تاکہ تواریخ روحانغیا اور مکتوبات سابقہ کی تصدیق حذو النعل بالنعل ہو اور ہر ایک کوئی جاہل ناشکاری کا میاب حاصل ہو۔ چونکہ چھوٹے بچے کو حروف ہجا سیکھانا بعد لکھوانا بہت مشکل ہوتا ہے بنا بریں اگر صرف روحانغیا زبان کے حروف ہجا چھوٹے بچے سیکھ لے تو اسکے لئے چار زبان کے حروف ہجا بآسانی معلوم ہو گئے۔ روحانغیا زبان ۔ اردو ۔ فارسی ۔ عربی۔ یہ ہے بیشک جاہل ناشکار اس سستا کامیابی بعد کیا ہو سکتی۔

فقط صدہا سلام و خواستگار دعا ... ملک محمد سلطان صاحب کو دل سے سلام و دعا ہو

رشید محمد حسین عفی عنہ خادم روحانغیا جمعیۃ العلماء

حضرت مولانا نور بصیر سلطان احمد صاحب نیز راتهر لکهیا تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى.

أما بعد: فهذه حقيقة مسلمة أن التاريخ أساس قوي للقوم لدى ذوي الألباب والتاريخ شاهد على أن لغة - روهنجيا قد كتبت بالحروف العربية منذ زمن:

والحروف التي تكون ذريعة سهلة لتعلم القرآن الكريم وهي داخلة تحت فريضة دينية مقدسة:

والمنحرفون بكتابة لغتهم عن الحروف العربية هم مصداقه ذلك الحديث النبوي «معنى الحديث» قال الرسول صلى الله عليه وسلم: يكون الناس قرب الساعة يطعنون أسلافهم على الخير من قبيل التحسينات.

والذين قاموا بنشر لغة روهنجيا بالحروف العربية لهم اجر جزيل جدا "حين" يمج العالم الإسلامي الغزو الفكري..

وأخيرًا ندعو الله لإخواننا الذين قاموا ضد الغزو الفكري. أن يكون التوفيق خير رفيق ماداموا حيًا،

كتبه نور البصير سلطان أحمد

المتواطن راميو ريلي من مضافات

منغدو اكياب بورما

خريج مدجامعة الامام محمد بن سعود

الاسلامية بأبها بالمملكة

العربية السعودية

حرر في:

التاريخ: ٤/١٤/ ١٤٠٦هـ

١٧/ ١٢/ ١٩٨٥م

بعد صلاة العصر

حضرت مولوی ابوالقاسم صاحب لامبا گھونویر نیز راتھر لکھیا تقریظ

جامع مسجد عمر فاروق رجسٹرڈ ۶۱۰۶ ومدرسہ دار العلوم اسلامیہ

شاہ فیصل کالونی سیکٹر ۳-۳۴-ایل
نزد بنگالی کیمپ کورنگی نمبر ۳ کراچی

تقریظ: (۳۱)

حوالہ نمبر

تاریخ ۱۰/ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ

محترمی مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اردو بنگلا تعلیمی بورڈ نے جس جذبے سے روہنگیا زبان کو عربی رسم الخط میں لا کر کتابیں لکھنا اور ترجمہ کرنا شروع کر دی مجھے دیکھکر بڑی خوشی ہوئی ہے بورڈ کا یہ ایک ابتدائی کوشش اور ایمانی فکر و نظر کا ایک نمونہ ہے جسکو بہت آگے بڑھایا جا سکتا ہے اس سلسلے میں راقم سطور کا عرض پیش خدمت ہے کہ عربی زبان کی فضیلت و فوقیت کی بارے حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی جو کہ حضرت ابن عباس رضی سے منقول ہے فرمایا احبوا العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی وکلام اہل الجنۃ عربی سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان ہے آسمان کی دفتری زبان ہے فرشتوں کی زبان ہے لوح محفوظ کی زبان عربی ہے جیسا کہ آیت بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ سے معلوم ہوتا نیز روایت میں آتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی زبان جنت میں عربی تھی زمین پر نازل ہوئے اور توبہ قبول ہونے کے بعد عربی زبان ہی میں کچھ تغیرات ہوکر سریانی زبان پیدا ہوگئی اور جنت جو کہ انسان کا وطن اصلی ہے اور جہاں انکو لوٹ کر جانا ہے اسکی زبان ہے الغرض اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے رسم الخط کو عربی رسم الخط کے قریب لائیں اس سے عظیم فائدہ ہوگا آخر میں تعلیمی بورڈ کی اراکین و دیگر معاونین کو خراج تحسین اور تہہ دل مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسکو قبول فرما کر کامیاب بنا دیں آمین ——

راقم الحروف مولوی ابوالقاسم خطیب جامع مسجد ہذا و مہتمم دار العلوم اسلامیہ
و سیکریٹری جنرل الفاروق فلاح وبہبود سوسائٹی

6106 جامع مسجد عمر فاروق کورنگی نمبر 3 کراچی

General Secretary
Al-Farooq Falah-o-Behaood Society
Regd No-0034 Shah Fesail Colony
Area-34/3 Korangi No3 Karachi No31

حضرت مولانا محمد جہانگیر صاحب کیانگ ننگ صدر المدرسین مدرسہ اشاعت العلوم الاسلام کیانگ ننگ منگدو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکیاب، برما

بہرہ کلام اینکہ کوئی قوم صفحۂ ہستی پر باقی رہنے کی شرائط لازم ہیں ایک یہ بھی ہے کہ انہوں کی ایک ایسی زبان ہو جس سے سماج میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ عام ہو سکے اور سماج کے ہر فرد اس سے عام استفادہ کے قابل ہوں - دنیائے انسان کی زندہ قومیں اپنی مادری زبان و ادب کیذریعہ عروج و ترقی سے ہمکنار ہوئی ہیں کیونکہ قدرت نے زبان و ادب میں ایسا اثر رکھدیا ہے جس سے قوم کو کسی رخ پر لا کھڑا کر دی جا سکتی ہے چونکہ کسی قوم کی حیثیت بلند کرنے کیلئے انکی حقیقی آزادی کی ضرورت ہے جس کیلئے تمام وسائل زندگی میں اپنے ہی پاؤں پر کھڑے ہو سکنے کے وسائل کی موجودگی لازم ہے تاکہ اغیار کے تعاقب سے بر دار نہ بن جائے چونکہ زبان و ثقافت اگر غیر سے در آمد کیجائے اور اپنی بین الاقوامی برادری طاقت سے بیگانگی پیدا ہو تو مستقبل میں جاکر ایسی قوم فنا کے گھاٹ اترتی ہے لہذا اب اسلامی نقطۂ نظر سے ایکہی صورت یہ متعین ہو جاتی ہے کہ رخائنیہ زبان و ادب کیلئے ایسا ایک رسم الخط ہو جس سے دیگر اسلامی زبانوں کیساتھ ایک رنگی پیدا ہو سکے جو مسلم برادری کا رسم الخط بھی ہو اور انکی دیرینہ تاریخ سے بھی مطابقت ہو کر انکی قومیت کو مضبوط کرے اور وہ قرآنی رسم الخط ہے آخر میں تمام رخائنی بھائیوں سے دلی اپیل ہے کہ ہم سب کے سب ایکہی رسم الخط پر متفق ہو جائیں تو خدا سے کامیابی کی امید ہے اللہ پاک ہم سبکو بجلد توفیق سے نوازیں آمین

راقم الحروف بندہ محمد جہانگیر عفی عنہ کیانگ ننگی

۸ صفر المظفر ۱۴۰۷ھ

جناب مولانا محمود الحق صاحب سہروردی ۔ منگڈو وارکان برما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت استاذ الاساتذہ جناب مولانا بشیر احمد الپ دامت برکاتہم وجناب حافظ محمد سلطان صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد گذارش سلام عرض ہے اینکہ بندہ نے آپ حضرات کی تحریر کردہ رحاحفیم زبان کی کتابیں مطالعہ کیا ہے جہاں تک دیکھا ہمارے یہاں اپنی مادری زبان میں ابتدائی تعلیم نہایت ضروری ہے تاکہ یہ نونہال جلد اور آسانی سے دین کی مبادیات واقف ہو جائے پھر ہماری مادری زبان کا رسم الخط بھی قرآنی رسم الخط مشابہ ہو تو اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم سے ہمارا ربط و تعلق ہمیشہ کیلئے مضبوط ہی باقی رہیگا جو ہمارا عین مقصد ہے اسلئے کہ جب ہم اپنی زبان عربی حروف اور عربی رسم الخط سے ادا کر سکتے ہیں تو دوسری کسی حروف کی ایجاد و اختراع کیطرف بالکل محتاج نہیں جبکہ اسمیں کسی طرح فائدے مقصود نہیں۔ لہذا اب وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ قوم کو اندر تفرقہ اندازی سے رجوع کر کے سب ایک ہی رسم الخط پر متفق ہو کر جلد از جلد ہماری زبان و ادب کو عالم وجود میں لانیکی کوششوں میں بھرپور حصہ لینے جائیں کیونکہ سبکو معلوم ہے کہ ہماری اس نااتفاقی سے ہرگز کبھی مسئلہ حل نہیں ہو سکیگا خدا سے دعا ہے کہ ہمکو رشد و ہدایت سے نوازیں آمین فقط

العارض
بندہ محمود الحق غفرلہ
۷ محرم الحرام ۱۴۰۷ھ

٤٨٦

تقریظ جناب مولوی رشید احمد صاحب ارکانی مہاجر نائیکنگ ٹری بشم دیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

دنیا کی ہر قوم اپنی اپنی یونیفارم اور امتیازی خصوصیات کے تحفظ کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کیونکہ اسکے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ اور حقیقی آزادی سے بھی ہمکنار نہیں ہوسکتی لہذا ہماری قوم کے اندر اپنی زبان و ادب کی تعلیم و تعلّم کا سلسلہ جو ہماری تاریخ کا ایک درخشاں پہلو رہ چکا تھا اسکو زندہ کرنا نہ صرف آج دنیوی ترقیوں کیلئے ضروری ہے بلکہ اسکے ذریعہ دینی تقاضوں کی تکمیل بھی بحر حال کی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ پھر مزید مسرّت اس بات سے کہ ہماری زبان قرآنی حروف اور قرآنی رسم الخط سے تحریر میں لاکر ہماری تاریخ ارکان کا ایک گمشدہ باب کو قوم کیلئے دوبارہ اُجاگر کیا گیا۔ لہذا ہم ہر ممکن کوشش سے عربی حروف کو ہماری زبان و ادب کیلئے اپنانے میں حصّہ لینے کو ایک دینی فریضہ سمجھتے ہیں اور ہم کو دوسرے کسی بنائے ہوئے حروف یا غیر قوموں سے نقل کی بالکل ضرورت نہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اپنے قرآن پاک کی خاطر قرآنی حروف اور قرآنی رسم الخط کو غالب فرمائیں۔ فقط

بندہ رشید احمد ارکانی مقیم حال نائیکنگ ٹری کے رامو

کاکسبازار بنگلادیش

جناب مولانا محمد کمال الدین صاحب ضلعی ٹانگوی منگڑو، ارکان، پردا
فاضل جامعہ عربیہ ہاٹھزاری...

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

اللہ کی بیشمار تعریفیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں درود کے بعد میں ایک رحاجفیہ ہونیکی حیثیت سے کہتا ہوں کہ ہمارے مادری رحاجفیہ زبان میں جو کتابیں لکھکر رحاجفیہ زبان کی ترویج واشاعت کیلئے رحاجفیہ قوم کی تعمیری خدمت انجام دینے اور انکی نونسل کی تعلیم و تربیت کیلئے ہمارے رحاجفیہ بھائیوں نے بڑی سعی اور جد وجہد کررہے ہیں وہ نہایت قابل تحسین ہے خصوصاً عربی حروف اور عربی رسم الخط سے ہونے پر ہماری پرانی شاندار تاریخ از سر نو زندہ ہورہی ہے چونکہ رحاجفیہ قوم کی مادری زبان وادب اس سے پہلے بھی عربی حروف میں لکھی جاتی تھی لہذا اب یہ زبان ہماری قوم کی تعلیم و تربیت کیلئے قرآنی رسم الخط کے مشابہ ہونیکی وجہ سے نہایت آسان اور زیادہ موزوں ومناسب ہورہی ہے اسوقت اگر دوسرا کوئی رسم الخط ایجاد کیا جائے تو مصطفی کمال اتاترک کی تبدیلی رسم الخط کی تاریخ ہمارے یہاں بھی دہرائی جانے میں کوئی شبہ نہیں جسکے نتیجے میں ہماری رحاجفیہ قوم صدیوں کے پرانے تہذیبی ورثہ اور اسلامی علوم کے خزانے سے محروم ہو جائینگے لہذا میں ان تمام رحاجفیہ بھائیوں کی خدمت میں عرض رساں ہوں جنکو اسلامی قومی خدمت کا کچھ بھی درد ہے کہ ہم رحاجفیہ قوم بھی عالم اسلام کیساتھ غیر قوموں کے مقابلہ میں قرآنی حروف اور رسم الخط میں متحد ہوکر اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ہر ممکن جد وجہد میں حصہ لیتے رہیں ۔

راقم الحروف محمد کمال الدین ضلعی ٹانگوی ۱۲/۱/۱۴۰۷ھ

حضرت مولوی علی جوہر صاحب نیز رأتھر لکھیا تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۳۲) تقریظ

الفاروق فلاح وبہبود سوسائٹی

رجسٹرڈ 0034

شاہ فیصل کالونی ایریا ۳/۳۴، کورنگی نمبر ۳، کراچی نمبر ۳۱

نمبر .... مورخہ 17-12-85

بخدمت جناب استاد محترم ناظم صاحب (زید مجدہم) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد آداب و تسلیمات گذارش یہ ہے کہ آپکی تحریر کردہ رسالہ الرحام العوست بندری کے زیر مطالعہ ہے جو کہ عربی رسم الخط روہنگیا زبان میں لکھی گئی ہے الحمدللہ رسالہ مذکورہ ہمارے مادری زبان کی حفاظت اور جبر دائی ضمانت دیتی ہے عربی رسم الخط میں ہونیکی وجہ ہمارے بچوں کو عربی زبان خاصکر کے قرآن شریف کی تعلیم حاصل کرنے میں کافی سہولت ہوگی علاوہ ازیں قرآنی حروف رسم الخط کی اتباع ہمارے لئے بلکہ پورے دنیا کے مسلمانوں کیلئے بڑی سعادت اور باعث نجات کی اہم ذریعہ ہیں تو اس سے بہت خوش اور متاثر ہوں خداوند قدوس سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی اس کوشش اور لگن کو شرف قبولیت سے نوازیں آمین -

اور ہمارے محاورہ میں دو کل. ون وغیرہ کے واؤ پر کوئی خاصکر علامت لگادیں یا ملواییں واؤ پر ء ہمزہ کا اضافہ کردیں تو پڑھنے میں آسان ہوگی - فقط

ہمیشہ دعا دل سے نوازیں بڑی مہربانی ہوگی -

جواب سے پورے کاروائی کا آگاہ فرمائیں باعث آرام ہوگی

منجانب

جنرل سیکریٹری الفلاح

علی جوہر خطیب جامع مسجد بیت الحمد و ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری اسکول ... سوسائٹی ہذا مکان نمبر R-906 ایریا 33-E کورنگی نمبر 2-½ کراچی نمبر 31 پاکستان

علی
17-12-1985

President

Al-Farooq Falah-o-Behbood Society
Regd No-0034 Shah Faisal Colony
Area-34/3 Korangi No3 Karachi No31

حضرت مولوی محب اللہ بن لال میاں صاحب بھارانغیا ڈیلوی ر

نیز ر أتھر لکھا تقریظ ***

محب اللہ بہارنیگا ڈیلوی
بکٹر 40/c مکان 535 نورانی بستی کورنگی ۳۱ کراچی
(پاکستان)

MUHIBBULLAH
C/40 H. 535 NOORANI BASTI
KORAGI NO.1 KARACHI NO 31
PAKISTAN

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تاریخ 19 DEC 1985

بلا تفریق عالم اسلام اور غیر اسلام کے ہر ملک اور ہر قوم کا تعارف اُن کے اپنے اپنے کیرکٹر اور اُن کی ساخت اُنکی ملکی یا قومی زبان سے ہوتی ہے مثلاً سعودی عرب، مصر، لیبیا، امارات، کویت، بحرین قطر اور عراق وغیرہ کا نام آتے ہی ہمارا ذہن اسطرف سبقت کرتا ہے کہ یہ عرب ممالک ہیں اور عربی قومیں ہیں اسی طرح امریکہ برطانیہ اور فرانس وغیرہ کی قومی زبان کچھ بھی ہو مگر چونکہ نوے فیصد انگریزی ہی رائج ہے اِسلئے اُن کو انگریزی ممالک اور انگریزی اقوام کہلاتی ہیں۔

غرضیکہ جو بھی قوم دنیا میں رہتی ہے اس کی قومی زبان کا ہونا لازمی ہے اور ہے بھی۔ مگر ہماری بدقسمتی تھی کہ اب تک ہم اپنی قومی زبان کی ایجاد اور اس کے حروف نہیں کا تعین نہ کر سکا لیکن آج ہم میں بابائے اردو کی طرح مخلص کارکن اور قوم کے عظیم رہنما جناب ماسٹر محمد سلطان صاحب اور اُن کے کچھ رفقاء نے اس محنت اور مشقت کو برداشت کرتے ہوئے قومی خدمت کیلئے وقت کی آواز پر لبیک کہا موصوف کا سب سے بڑا احسان ہم پر یہ ہے کہ ہماری روہنگیا زبان کیلئے عربی حروف تہجی کو متعین فرمایا اور یہ ہمارے لئے سب سے بڑی خوشی اور خوش قسمتی ہے کیونکہ عربی حروف کو جو فضیلت حاصل ہے وہ کسی اور حروف کو حاصل نہیں اور اس کے علاوہ یہ قرآنی حروف بھی ہیں پھر بحوالہ حدیث شریف عربی کی فضیلت اس طرح بھی ہے کہ قرآن شریف بھی عربی ہے اور اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے اور نبی آخر الزمان بھی عربی ہیں۔ بہر حال قرآنی حروف کے مقابلہ میں دوسرے حروف کی کوئی حثیت نہیں، لہذا ہمیشہ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اس کے حق میں ہی فیصلہ ہو اور زیادہ سے زیادہ اسکی اشاعت میں مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جناب ماسٹر محمد سلطان صاحب اور اُن کے رفقاء کی اُن عظیم کوششوں کو قبول فرمائے اور عربی حروف کی بدولت عامۃ الناس میں ان کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور محترم موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

احقر محب اللہ بن لال میاں
شریک دورہ حدیث دار العلوم کراچی ۱۴

MUHIBBULLAH
KARACHI NO-14

حضرت مولوی محمد رفیق (معروف ابوطالب) صاحب
نیزر أتھر لکھیا تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵ـ

محترمی و مکرمی ـ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لبعدہ

مجھے روہنگیا زبان بحرف عربی میں چند کتب مطالعہ کرنیکا موقعہ ملا ـ جبکہ دوسرے طرف سے چند أحباب کے کوششوں سے تحریر شدہ نیا قاعدہ بھی دیکھنے کا موقعہ ملا تو میرے ذہن میں اس زبان کے تاریخ کا مطالعہ کرنیکا شوق پیدا ہوا تو میں نے رابطہ الطلاب کے ادارہ التراث الروھانجی میں موجود تاریخی کتابوں میں سے

۱ـ تاریخ الاسلام ارکان برما مصنفہ ایڈوکیٹ خلیل الرحمٰن

۲ـ قصیدہ شہید عبدالجبار مرحوم ـ

۳ـ روشنگ بنجالی (بحرف عربی) از ایڈوکیٹ خلیل الرحمٰن جو روہنگیا تاریخ میں ریڑھ کی حیثیت رکھتی ہے

تو میں اس نتیجہ میں پہنچا کہ ہمارے رسم الخط وہی مناسب ہے جسکی تاریخی حیثیت موجود ہے اور جس سے ہمارے مذھبی اور ثقافتی روابط استوار ہے

آخر میں روہنگیا نوجوان ساتھیوں سے درخواست کرونگا کہ وہ خط و کتابت اپنے مادری زبان کو عربی رسم الخط میں تحریر کرکے ادا کریں ـ

دندان شکن

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے

[illegible]

فقط والسلام

22/12/85

محمد رفیق المعروف ابوطالب

از فوجالی نیونیرہ فارا بحرما

فضیلۃ الشیخ حضرت اقدس مولانامفتی رشیداحمد صاحب مد ظلہ العالی رتقریظ ***

" تقریظ "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازطرف فضیلۃ الشیخ حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہٗ العالی "
سابق شیخ الحدیث دار العلوم کراچی مدیر دارالافتاء وارشاد ناظم آباد کراچی "

= روہائینگا زبان کا رسم الخط وہی بہتر معلوم ہوتا ہے جو صدیوں پہلے عربی اور اردو کے مشابہ لکھا ہوا موجود ہے اسمیں قرآن کریم کے ساتھ مناسبت کیعلاوہ روہائینگا زبان کی قدیم کتابوں سے استفادہ آسان ہوگا علاوہ ازیں زبان اردو کی جامعیت اور اسمیں علوم دینیہ کے ذخائر کا مقتضاء بھی یہی ہے کہ ایسا رسم الخط اختیار کیا جائے جو اردو رسم الخط سے مشابہ ہو۔

حضرت شیخ مدظلہٗ العالی نے یہ تقریظ
۱۸/سنیچر/۶/ ۱۴۰۵ھ کو احقر کے ذریعہ
املاء کروایا اور اتوار کے روز عصر کے بعد خود
اپنی دست مبارک سے دستخط فرمادی
(نزد اذان خانہ حرم شریف)

عبدالرحیم عفی عنہ
۱۹/۶/۱۴۰۵ھ

نزیل مکہ مکرمہ زادھا اللہ
شرفا فی جوار بیت اللہ الحرام
۱۹/اتوار/۶/ ۱۴۰۵ھ

حضرت مولوی محمد اسلام بن عمر علی صاحبر نیبزر أتھرلکھیا

تقریظ ***

حضرت مکسٹر مولانا محمد سلطان صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون کے عرض این کہ دنیا میں ہمیشہ وہ قومیں ترقی کرتی ہیں جو کہ کسی بھی مشکل مسئلہ سامنے ہونے کی صورت میں اس سے ڈرنے کے بجائے حکمت عملی، جد وجہد کوشش اور لگن سے اس مشکل مسئلے کو حل کرنے کی فکر کرے تو وہ (قوم) یقیناً کامیابی سے رونشاں ہوتا ہے آپ اطراف عالم میں دیکھیں تو آپ کو وہ قوم نظر آجائے گا جنہوں نے مشکل سے مشکل کام کو بڑے حسن سے انجام دیا اور آج دنیا اس پر نازاں ہیں، کسی نے خوب کہا ہے ؎

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کُشا تو ہے
سر پہ بنی تو کیا ہوا سر پہ خُدا تو ہے

آپنے جو سلسلہ شروع کیا (اس سے قبل کئی صدیاں گزر گئی کسی نے اس سلسلہ کا آغاز نہیں کیا) واقعی قابل تحسین ہے اور آئندہ نسل کے لئے رحامغیہ زبان کا رسم الخط عربی سے مطابق قرآن کریم کی تلاوت اور اس سے ربط کا شوق دلانے کے لئے بھی سبب بنے گا جو یقیناً نئی نسل کے لئے بہت اچھی بات ہوگی جبکہ آئندہ آنیوالا زمانہ بہت پر آشوب ہوگا اس پر آشوب دور میں قرآن سے ربط ہونا بہت بڑی کامیابی کی بات ہے۔ اور یقیناً وہ نسل آپکی اس کوشش کو دعاؤں کے تازیانے کے ساتھ یاد کرتے رہیں گے۔ آپ کی پہلی کوشش تعلیم الاسلام حصہ اول و دوم سے ہوا اور اس کی ابتداً کتابت میرے ذمے ہوا اس مناسبت سے میرا اور آپ کا واسطہ بہت اہمیت کے حامل، اور آپنے اس گنہگار کو یہ عظیم شرف بخشا، کیا پتہ اس شرف سے اس گنہگار کا بھی بیڑا پار ہو جائے۔ اور دُعا دِل سے کرتا ہوں خدا سب کا بیڑا پار کرے موج دریا سے پہلے!

فقط

محمد اسلام بن عمر علی شیل کھاوی مازر پاڑہ کیامنگ بازار
خوشنویس روحانی ڈائجسٹ کراچی اور البلاغ کراچی

حضرت مولوی امداد اللہ بن مولانا عبدالمتین صاحب نیزر أتھر لکھیا تقریظ ***

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بگرامیخدمت جناب ماسٹر محمد سلطان صاحب زیدت تعالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد، معروض اینکہ، احقر اس قابل تو نہیں تھا کہ ایک ایسے اہم کام کے بارے میں جس پر کسی قوم کی بقاء و عروج کا مدار ہو رائے شماری کرتا ہوا قلم اٹھاتا، یہ تو عظیم کام اہم شخصیات سے متعلق ہے تاہم جناب والا کی خواہش پر ناقص فہم میں جو آیا زیر قلم لایا۔ جب ہم وطن مالوف برما میں تھے اور علاوہ باشندگان دیگر ان دوسرے اقوام اور زبان والوں سے سابقہ نہیں پڑا تھا تو اپنی زبان اور زبان کیلئے کسی رسم الخط کی اتنی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی جتنی ملک سے باہر نکلنے کے بعد ہوئی۔ اگر کوئی پوچھے کہ تمہاری مادری زبان کیا ہے تو تفصیل بتانا تو کہہ دیتے ہیں کہ عربی فارسی اردو ملتی جلتی زبان ہے اگر یہ پوچھے اسکا رسم الخط کیا ہے تو لا جواب ہونا پڑتا تھا۔ کیبدل سے دعا ہے، ان متفکرین و مجتہدین کیلئے جو قوم کیطرف اس لاجواب سوال کا جواب فراہم کرنے میں کوشاں ہیں رہی یہ بات کہ رسم الخط کیا ہو؟ اس بارے میں روہنگیا قوم کی وجہ تسمیہ اور تاریخ روہنگیا خود ہماری زبان اس بات کی مقتضی ہے کہ رسم الخط عربی ہی ہو۔ وہ اسلئے بھی کہ ہم بحیثیت مسلمان علوم قرآن و حدیث سے جدا نہیں رہ سکتے اور علوم قرآنی کے ذخائر جو عربی فارسی اور اردو کتابوں میں محفوظ ہیں ہماری قوم جیسے پسماندہ بلکہ ترقی یافتہ اقوام کیلئے ابھی فہم دین حاصل کرنا اس استفادہ کے بغیر چارہ نہیں، اور ان علوم سے مستفیض اور مانوس ہونے کیلئے استفادہ بننے کی جو حیثیت و صلاحیت اور جو نسبت و قربت عربی رسم الخط کو حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ نیز اس وجہ سے بھی اسکو ترجیح حاصل ہے چونکہ جدید اور بعد میں وجود میں آنیوالے رسم الخط والوں نے مذہبی یا سیاسی بنیاد پر کسی حد تک ضرور کسی نہ کسی قدیم رسم الخط کی تقلید کی ہے لہذا اور روہنگیا قوم کو بھی چاہئے کہ مسلمان ہونیکی لحاظ سے مذہبی تعلیمی اور سیاسی طور پر قرآنی رسم الخط کو اپنائے ہوئے ہر طرح اسلامی ممالک اور اقوام کی موافقت اور ہمدردی حاصل کریں جیسے اور اقوام نے بھی کسی حد تک اسی میں بھلائی ہے اور ان کا قرآنی حروف اور قرآنی علوم کی ترجمانی و رسائی سے ہو سکتی ہے۔ ھو المستعان علیہ التکلان

فقط والسلام

العبد امداد اللہ عفی عنہ متعلم دار العلوم کراچی ۱۴

حضرت مولوی عبدالقدوس مجاہد برمی بن مولوی عبدالمعبود صاحب تقریظ

مفکر اسلام خادم اقوام مجاہد روہنگیا زبان جناب مولینا ماسٹر محمد سلطان صاحب دامت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد ہم آپکے اس عظیم خدمت کو قابل داد اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں کیونکہ اب تو ہمارے اندر بہت ادبی یا جماعتیں ہیں جو قوم کی فکر اور خدمت میں مشغول ہے مگر آج تک اس جیسے عظیم خدمت ہمارے سامنے کوئی تقدم نہیں ہے کیونکہ یہ عربی حروف تہجی ہے جو عربی النسل سے مناسبت ہے اور اس سے تو بہت سے دور کو کا دوسرے کو اچھا یا منظم سمجھنے ہیں وہ حروف تاریخ سے واقفیت نہ ہونیکی وجہ ہے تاریخ اور اسلامی نوعیت سے دیکھا جائے تو بھی عربی رسم الخط ہی لگاتا ہے چونکہ ہم اپنے آپکو عربی النسل کہلاتے ہیں بعد واقعی حقیقت دیکھا جائے تو قدیم تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ پہلے زمانہ میں روہنگیا قوم اپنے ما فی الضمیر عربی حروف تہجی لکھکر ادا کرتے تھے اسلیئے عربی حروف تہجی کا علاوہ اور کوئی زبان ہمارے لئے نقصان قانونی ہے اور اسلامی بھی ہے۔ قانونی اسلیئے ہے کہ عربی رسم الخط میں ہمارے تحریر مصر کا لائبریری میں موجود ہے اور ہمارا لائبریری اور دفاتر میں بھی موجود ہے۔ اور اسلامی نوعیت یہ ہے کہ قرآن سے دوری ہے اور معتمر العالمی اسلامی بھی تمام مسلمانوں کو بلکہ مسلم ممالک کو عربی رسم الخط میں قرآن وغیرہ لکھنے کی اہمیت دیتی ہے۔ اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم عربیوں سے محبت کرو کیونکہ میں عربی ہوں قرآن عربی ہے اور جنت کی زبان عربی ہے اور قرآن وحدیث ان عربی حروف تہجی میں ہے جن پر قرآن کا نزول ہوا تھا لہذا ہم کو بھی چاہیئے کہ اس رسم الخط کو اپنا زبان کیلئے فیصلہ دیں اور خود عقل سلیم بھی اس بات کو تصدیق کرتی ہے کہ مسلمان کا زبان خاص ہمارے زبان عربی رسم الخط میں ہونا چاہیئے چونکہ ہم عربی النسل کا دعوی کرتے ہیں اور تاریخ بھی شاہد ہے کہ ہم عربی النسل ہے لہذا ہر صورت میں ہمیں عربی رسم الخط کو اپنانا چاہیئے

فقط

راقم عبدالقدوس مجاہد برمی بن مولوی عبدالمعبود صاحب باشی مارا بلیبازار

۳/٤/١٤٠٦ھ

تقریظ ⑫ حضرت مولانا نور محمد صاحب

عزیز محترم ہاشم محمد سلمان دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے آمین یارب
خوب بہت خوش ہوں۔ آپ کا رسالہ جہاد ... نمبر تک دستیاب ہوا۔ میں برابر مطالعہ کرتا
ہوں مجھے نہایت پسند ہے میں دلچسپی لیتا ہوں۔ خصوصاً ہماری زبان عربی رسم الخط پر جاری
ساری رہنا ہر پہلو سے مفید و مستحسن ہے۔ کیونکہ ایک دینی آثار چمکتا ہوا نظر آتا ہے ساتھ ساتھ
لوگوں کے دل و دماغ اور رگوں میں اثر پذیر ہوتا ہے دعاگو نور محمد ...

تقریظ ⑬ حضرت مولوی یوسف محمد صاحب

هدیہ سلام قبول فرمائیے
آپ کا رسالہ جہاد نمبر ٤ ملا یاد آوری کا بے حد ممنون ہوں۔
رحماغیہ زبان کی ترقی اور ترویج کیلئے آپ کی جدوجہد قابل ستائش ہے
ارکان کی تاریخ میں آپکے کارنامے جلی اور سرخ و سنہری حروف سے تحریر
کیا جائیگا۔ الحمدللہ مکہ مکرمہ میں قابل تحریر تحریک چل رہی ہے۔ اراکانی
مسلمانوں کیلئے نرالی حروف زہے قسمت کی علامت ہے۔
میرا صمیمی دعا کہ یوسف محمد امید حسین اراکانی ...
عنوان البلد۔ ناٹیہ ڈنگ منگڈو۔ برما یوسف محمد اراکانی

تقریظ ⑭ حضرت مولوی احمد حسین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بعد ادائے آداب اسلامی بعرض آنکہ بندہ نے حضرات کے تالیفات
کا پورا مطالعہ کیا۔ یعنی ہمارے رحماغیہ زبان جس میں اکثریت
الفاظ روزمرہ میں عربی کلمات ہی استعمال ہوتے ہیں
اس زبان کو تحریر میں حروف قرآنیہ سے ہی لکھے جارہے ہیں
ہمارے یہاں کے اکثر و بیشتر اہل علم و سنجیدہ طبقہ اسی عربی
ابجد و عربی رسم الخط کو زیادہ پسند فرما رہے ہیں۔ مجھے بھی

ابتدا ہی سے اسکی طرف رجحان و میلان تھا۔ عالم اسلام کے
باشندوں کی زبان کو عربی ابجد و عربی رسم الخط میں تبدیل
کرنے کیلئے ندوۃ العلماء عالم اسلامی میں ایک تنظیم بھی منعقد ہو گئی
جو ہمارے اس مہم کیلئے مافوق المرام معین و مؤید ثابت ہو گیا۔
ان شاء اللہ یہی زبان کی تحریر کی تعلیم ساری قوم ہی کو کرنا
پڑیگا خدا سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سبھوں کو کامیاب کریں
اور اللہ پاک اپنے کلمات کی اعلاء و احیاء کیلئے یہی طریقۂ تحریر
کو قبول فرمالیں۔

کیونکہ ہو جب کہ یہ معلوم ہے کہ کسی زبان کے ذریعہ قوم کی تعلیم
اس وقت مؤثر زیادہ ہوتی ہے جبکہ لفظاً و معنیً صوری و معنوی
تحریری حیثیت سے مختصر اور تفسیر میں ایک ابجد اور
مناسبت پائی جائے۔

یورپی ممالک کے مختلف زبانیں صرف ایک حروف اے، بی، سی
ڈی، سے لکھے جاتے ہیں تلفظ میں دگرگوں ہیں جیسے فرانس
جرمنی وغیرہ ممالک میں رائج ہے

اسلامی ممالک ملیشیا کے قومی زبان بھی عربی ابجد و عربی رسم الخط
میں ہے۔ علامہ سید ابوالحسن علی الندوی مدظلہم جب تشریف
فرما تھے تو ہمارے رحمانیہ زبان طرز تحریر کے متعلق سوالات میں
معائنہ فرما کر شکر خدا ادا کیا اور فرمایا کہ مسلمانوں کو قرآن عظیم
سے تعلق و ارتباط کی بہت بڑی علامت یہی ہے و بہ ناخذ فقط

واللہ اعلم ۔ کتبہ احقر احمد حسین عفی عنہ فاضل جامعہ اسلامیہ [illegible]

جناب مولوی نذیراحمد فقیرمحمد صاحب ارکانی رنیز رأتھر لکھیا تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

« الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی »

امابعد:- روھانگیا زبان کا رسم الخط وہی معتبر معلوم ہوتا ہے جو جہدیوں پہلے عربی اور اردو کے مشابہ لکھا ہوا موجود ہے اسمیں قرآن الکریم کے ساتھ مناسبت کے علاوہ روھانگیا زبان کی قدیم کتابوں سے استفادہ آسان ہوگا۔ جیسا کہ قدیم زمانہ کی کتابوں کے رسم الخط عربی اور اردو میں دیکھا گیا تھا الیاقتی قصص الانبیاء فوتی اور شاہ ملوک بدیع الزمان فولا موجود تھے وہ کتاب عربی حروفوں سے روھانگیہ زبان میں موزون لکھی ہوئی تھی چونکہ چودہ سو پندرہ سو عیسوی کی ارکان میں کثرت سے مسلم پادشاہان گزرے تھے جیسے سلیم شاہ دولیہ شاہ سکندر شاہ علی خان ولی خان شاہان ارکان گزرے تھے ان کے قیام حکومت میں روھانگیہ زبان عربی حروفوں کے ساتھ ملتا ہے ممکن ہے اسی زمانہ میں عربی حروفوں سے روھانگیہ زبان کا چالو اور استعمال ملتا رہا ہو اب دیکھتا ہوں الحمد للہ چند زندہ دماغ نوجوان علماء کرام جو دینی علوم وفنون سے محلی ومزین قومی ہمدردوں نے اس دیرینہ بزرگوں کی یادگاری جو عربی حروفوں سے روھانگیہ زبان میں تبلیغ واشاعت فرماتے ان دیرینہ مروجہ زبان روھانگیہ زبان کو عربی حروفوں سے ادا کرکے روھانگیہ قوم کے دلوں میں جما دیئے اور روھانگیہ قوم کے گھر گھر عورتوں میں بچوں میں مردوں میں تعلیم وتبلیغ کا سلسلہ عام ہوجائے۔ اب دربار وحدہ لاشریک لہ سے ہماری دعا ہے کہ اس قسم کی کوشش ومساعی جدانہ محنت کو اللہ رب العزت قبول فرمائے اور انکو دینی ماحول میں قوم کی فکر رکھکر خوشی زندگی گزارنے کی توفیق عطاء فرمائے اور مقاصد حسنہ میں کامیاب فرمائے اور حیات دراز کردے آمین

فقط والسلام

راقم الحروف / نذیر احمد فقیر محمد ارکانی

تمبرو لادے شمالی منگدو

تم المکتب ۲۲/۱۲/۱۴۰۵

۷۸۶

جناب ماسٹر حفیظ الرحمن صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ ابتدائیہ تمیز ولاج

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب استاذنا مولانا خیر احمد صاحب زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ادائے سلام امید کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے میں تنگ بازار سے نمبر وار تقریباً دو مہینے ہو رہے ہیں آپ اور ماسٹر سلطان صاحب کی لکھی ہوئی رحامنغیہ زبان کی کتابیں فائدہ سے لیکر تعلیم الاسلام، الرحام، جہاد نمبر اور خطاب عام وغیرہ بذریعہ مولوی احمد حسین صاحب نمبروار دستیاب ہوتی رہیں بعد مطالعہ نہایت ہی خوشی اور مسرت حاصل ہوئی۔ کیونکہ آپ حضرات ہماری رحامنغیہ قوم کی مادری زبان کی تحریری ترویج کی طرف جو اقدام فرما رہے ہیں اور بہت سی کتابیں بھی منظر عام پر آچکی ہیں یہ ہماری قوم کی کھوئی ہوئی دولت کی بازیابی ہے یہ بات زیادہ مناسب معلوم ہوا کہ ہماری قومی زبان بھی تمام مسلم قوموں کی طرح عربی حروف اور عربی رسم الخط سے تحریر میں لائی گئی ہے چونکہ قدیم زمانہ سے ہمارا رسم الخط بھی عربی رسم الخط رہ چکا ہے یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ کوئی قوم زبان کی تعمیر بام عروج تک نہیں پہنچ سکی لہذا ہم اس کار خیر کیلئے قومی، عملی، تائید پر تیار رہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب اس کام کو قبول فرمائیں فقط والسلام

بندہ حفیظ الرحمن فانسی ناتنگ بازار، مدرسہ

بوسیڈنگ، اراکان، برما۔

حضرت مولانا محمد شاکر صاحب نیزور أتھر لکھیا تقریظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد خلاصہ اینکہ میں آپ حضرات کی تالیفات ہماری شہر چامنیہ زبان کی کتابیں اور لٹریچر مطالعہ کر دیکھا الحمد للہ بہت اچھا معلوم ہوا چونکہ ہر قوم کیلئے ایک الگ زبان ہونا دینی و دنیوی ہر حیثیت سے ناگزیر ہے خصوصاً نوخیز نسل کی تعلیم کیلئے از حد ضروری ہے کہ اس بات سے زیادہ مسرت ہوئی کہ دیگر تمام مسلم قوموں کی طرح ہماری دوھامنیہ زبان بھی عربی حروف اور عربی رسم الخط سے ہی تحریر میں لائی جا رہی ہے چنانچہ رسم الخط کا اثر قوم کے ہر شعبہ زندگی میں بہت گہرا اور دور رس ہے لہذا میں تہ دل سے استاذ الاساتذہ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب دامت برکاتہم اور جناب مولینا حبیب البشر صاحب اور جناب سلسلہ گوجر سلطان صاحب و ملیرہم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی کوششوں کو کامیاب فرمائیں آمین فقط

والسلام

راقم الحروف ملا محمد شاکر عفی عنہ

مدیر مدرسہ رحمانیہ یتیم خانہ گاندھیل

۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۷ ھ

جناب مولوی نورالزمان صاحبر تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

ہمدردان ملت رحامغیہ ارکان برماہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امّا بعد گذارش یہ ہے کہ یہ بات مسلّم اور حد تواتر تک پہونچ چکی ہے کہ قدیم زمانے جس وقت سے ارکان میں مسلمان شاہان کے جھنڈا لہرایا گیا اس وقت سے رحامغیہ زبان عربی رسم الخط میں تحریر کیجاتی تھی اکابرین اور قدیم شاہان کی تحریر اور تصنیف اسپر شاہد عدل ہے لیکن حوادث زمان کی وجہ سے اسپر تار عنکبوت چھاگئی تھی تاریکی اور ظلمت اس پر قبضہ جمالے چکی تھی اللہ تعالی کی بے نہایت یہ شکریہ ہے کہ اللہ نے ہمارے قوم کو بانجھ نہیں بنایا اس پرفتن نازک ترین دور میں ہمارے قوم سے جناب ماسٹر و مولوی سلطان احمد صاحب جیسے شخصیت نکال دیا جنہوں الحاج حضرت مولانا میر احمد صاحب (سابق شیخ الحدیث مدرسہ احمدیہ سعد اللہ چر) کے سرپرستی اور رہنمائی میں گرتا ہوا زبان کو نہایت جانفشانی اور عرق ریزی کے ساتھ ترقی کے آخری نقطہ تک پونچادیا ہم آپ حضرات کیلئے مبارکبادی پیش کرتے ہیں کہ زبان کے بغیر قوم کے بقا ناممکن ہے عربی رسم الخط ہونے سے ہمارے قوم کے عوام خواص ہر طبقہ کے لوگوں کے اندر دینی شعور اور مذھبی عزت پیدا کرنے کیلئے ایک واحد ذریعہ ہے نیز عربی رسم الخط ارکان میں مسلمانوں کے حکمرانی کا بین دلیل اور مضبوط شہادت ہے جیساکہ مولانا محمد امین ندوی نے تاریخ تصنیف کرکے کافی ثبوت دیا ہے ایساہی مولانا ابراھیم مرحوم صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند کے تصنیف کردہ کتاب علم فقہ کے بابت عربی رسم الخط رحامغیہ زبان ابتک موجود ہے ابھی وہ کتاب مرحوم موصوف کے بیٹا مولانا محمد صاحب مقیم حال منگذو کے پاس موجود ہے بخلاف دوسرے عربی حروف کے غیر حروف میں مذکورہ فوائد سے معلوم ہے راقم سطور رحامغیہ قوم سے دردمندانہ وخیراندیشانہ انداز میں اپیل کرتا ہے کہ قوم کے ہرکس وناکس متوجہ ہوکر عرق ریزی کے ساتھ عربی رسم الخط تائید وحمایت کیا کریں اللہ پاک خدام رحامغیہ زبان کو حوصلہ افزائی فرمائے

فقط والسلام

العبد نورالزمان عفی عنہ ۔ شرکاء مشکوۃ شریف متعلم دارالعلوم معین الاسلام ہاٹھزاری ۔

جو قوم اپنی زبان اور لٹریچر کی حفاظت نہیں کرسکتی، وہ اپنی آزادی تہذیب وتمدن اور مذہب کو بھی برقرار نہیں رکھ سکتی

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

زے قوے نیں ر زبان ادب رحفاظت گرھی نفاریو
ھے قوے نیں رآزادی تہذیب وتمدن ارمذھب رے یو
ائی راکھی نفاریو۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

حضرت مولوی طاہر صاحب ر نیز ر أتھر لکھیا تقریظ

۷۸۶

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اما بعد

18-12-85

۱۸۰۰ء سے خاص کر کے یہ دنیا اپنی ترقی کے پورے شباب پر آچکی ہے۔ امریکی قوموں کی مثال پہلے اور پھر روسی جرمنی فرانسیسی قوموں اور دنیا کی جو دوسری قومیں ترقیات کی ہیں اور دنیا پر اپنا لوہا منوایا کسی سے چھپی ڈھکی بات نہیں ہے۔ بخلاف ہمارے ان نادار روہنگیا قوم کو ترقی درکنار بلکہ اپنے وطن چھوڑ کر دوسرے ممالک میں راہ فرار اختیار کرنے لگے بمصداق [illegible] کریمہ "ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم" مگر اگر ہم اپنی ضمیر میں جھانک کر دیکھیں اور دوسری قوموں کی ترقیوں کو مد نظر رکھ کر کوشش بھی کریں تو کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر بھی تغیر پیدا کر دے [illegible] کی گنجائش نہیں ہمارے پڑوسی ملک میں بنگالی قوم کو دیکھئے کہ [illegible] تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی سلطنت قائم کر لی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ان حالات سے ہمارے بعض اولوالابصار فرزندان قوم نے اپنی ضمیر کو جگا کے [illegible] قلم [illegible] میدان عمل میں اتر آئے جس میں جناب ماسٹر [illegible] [illegible] جو [illegible] قرآن [illegible] قوم [illegible] دنیا کو [illegible] روہنگیا زبان کی کتاب میں [illegible] قوم کی [illegible] خاص کر کے اس [illegible] کی جو عربی انداز کی کتاب ہے [illegible] مفید ثابت ہوگی امید ہے کہ تمام روہنگیا قوم اسکو پسند کرینگے اور داد سے نوازینگے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسکو [illegible] مقبول و [illegible] آمین

طاہر [illegible] درجہ سادسہ
دار العلوم کراچی
۵/۳/۱۴۰۶ھ

مولوی طاہر صاحب تقریظ زبان ڈینغ صفحہ اسے معیار نقل :

۷۸۴

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد 18-12-85

۱۸۰۰ میں خاص کر کے یہ دنیا اپنی ترقی کے پورے شباب پر آ چکی ہے۔ جس میں امریکن قوموں کی مثال اور پھر روس جرمنی، فرانسیسی قوموں اور دنیا کی جو دوسری قوموں نے ترقیاں کی ہیں اور دنیا پہ اپنا لوہا منوایا کسی سے چھپی ڈھکی بات نہیں ہے بخلاف ہمارے ارکانی روھنگیا قوم کو ترقی کرنے بلکہ اپنے وطن چھوڑ کر دوسرے ممالک میں راہ فرار اختیار کرنے لگے بمصداق اس آیت کریمہ کے "ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسهم" کہ اگر ہم اپنی ضمیر میں جھانک کر دیکھیں اور دوسری قوموں کی ترقیوں کو مد نظر رکھے اور کوشش بھی کریں تو کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر بھی تغیر پیدا کردے۔ اپنی دور حاضر کی خود ہمارے پڑوس ہی میں بنگالی قوم کو دیکھ لیجئے کہ جنہوں نے تھوڑے ہی عرصے میں اپنی سلطنت قائم کرلی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ان مثالوں میں ہمارے بعض اولو الابصار فرزندان قوم نے اپنی ضمیر کو جگاتے ہوئے قلم بدستہ ہو کر میدان عمل میں اتر آئے جن میں جناب ماسٹر سلطان احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے وہ دل عطا فرمایا جو حق کو جلد قبول کرنے والا ہے اور انکو قوم کے خادموں میں سے انتخاب فرمایا۔ چنانچہ وہ روھنگیا زبان کی کتابیں لکھکر قوم کی ناقابل فراموش خدمات میں مصروف ہیں۔ خاص کر کے اس مرتبہ کی جو عربی انداز کی کتاب ہے بے انتہا مفید ثابت ہوگی۔ امید ہے کہ تمام روھنگیا قوم اسکو پسند کرینگے اور داد سے نوازینگے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسکو اپنے ہاں مقبول فرمائیں - آمین -

(مولوی) طاہر عفی عنہ درجہ سادسہ

دار العلوم کراچی نمبر ۱۴

۵/۳/۱۴۰۶ھ

تقریظ جناب مولوی سعید احمد صاحب نمرودی متعلم مدرسۂ محمدیہ دارالعلوم فرابیور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعدہٗ اینکہ ہم اگر تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ بات عیاں ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ جن قوموں کی ثقافت و ادب راہ ترقی پر نہ اٹھ سکی وہ دنیا سے یوں ہی بے موت مر گئیں۔ آج دنیا کی متمدن اور شائستہ قوموں کے سامنے انکی کسی طرح کی ہستی باقی نہیں رہی۔ ہماری قوم کی اسلامیتی اور ناکامیابی کی ایک بڑی وجہ قوم کی ناخواندگی ہے۔ مادری زبان نسل کی تعلیمی زبان ہونیکی وجہ سے قوم کے اندر علم عام ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم کو آج قوم کی حقیقی آزادی کا راستہ سب اوّل علم و ادب کے ذریعہ صاف کرنا ہوگا۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہم مسلمانوں کی قومی زبان کو ہمارے قرآن کے حروف اور عالم اسلام کے رسم الخط پر لکھی جائے تاکہ قرآن کریم سے قوم کا رشتہ مضبوط و محفوظ ہو اور ہماری روزانہ کتابت کے حروف قرآنی حروف ہوں اسکے ذریعہ ہمارے ربط و تعلق عالم اسلام سے بھی بڑھ جائیگا جہاں عربی رسم الخط رائج ہے اللہ کی رحمت سے اب ہمارے یہاں کے اہل علم حضرات اصل عربی رسم الخط ہی کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ بعد بنائے ہوئے حروف کے مقابلہ کیلئے کوشش میں ہیں۔ ہمارے مدرسہ محمدیہ دارابیور کے اساتذہ کرام بھی یہاں تک کہ حضرت محدث صاحب مدظلہ بھی عربی حروف کی تائید میں بڑی لمبی تقریظ لکھ چکے ہیں۔ بعدہم دیگر حضرات کو بھی یہی مشورہ دیتے ہوئے باتاکید ہیں لہذا ہماری کوشش یہ ہے کہ عربی حروف کو تمام بنائے ہوئے حروف پر ترجیح دیا جائے اور

اور خدا سے دعا ہے کہ اسکو قبول فرمالیں آؤ میں تمام برادران مسلمانوں سے امید ہے کہ ہم سب دعد دراز کی نااتفاقی دیرا کر جگہ چلے چھوڑ کر ایک ہی حرف پر متفق ہو کر قوم کی ترقی کیلئے کوشاں ہو جائیں فقط

کتبہ احقر سید احمد غزنوی علاقہ سنگرو

امریکا - برما

اقوال زریں حضرت عبدالقادر جیلانی رح

(۱) موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے

(۲) جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے،

(۳) ایمان اصل اور اعمال فرع ہیں، لہذا ایمان میں شرک سے بچو اور اعمال میں معصیت سے،

(۴) جب فرشتے تصویر والے گھر میں داخل نہیں ہوتے تو خدا تعالیٰ تیرے قلب کے اندر کیونکر داخل ہوگا جبکہ اسمیں سینکڑوں مورتیں اور بت جمع کرر کھے ہیں، خدا تعالیٰ کے سوا ہر چیز جو دل میں جاگزیں ہے، تصویر اور بت ہے،

(۵) مکانوں کے بنانے میں عمر ختم کر رہا ہے، بسیں گے دوسرے حساب دیگا تو!

(۶) اے عمل کرنے والے اخلاص پیدا کر ورنہ فضول مشقت ہے،

(۷) میانہ روی نصف روزی ہے اور حسن اخلاق نصف دین ہے،

(۸) جہاں تک ہو سکے لقمہ کی اصلاح کر کہ بنیاد عمل صالح کی یہی ہے،

(۹) مومن کو زیبا نہیں نیند کرنا جب تک اپنا وصیت نامہ اپنے سرہانے نہ رکھ لے،

(۱۰) جس کام کا انجام موت ہے اس کے لئے کونسی خوشی ہے،

(۱۱) اپنے دل کو صرف خدا کے لئے خالی رکھو اور اعضاء کے ساتھ بال بچوں کے لئے معاش میں مصروف رہو کہ یہ بھی تعمیل حکم ہے،

(۱۲) اے منافقو! عنقریب عذاب خداوندی کو دنیا و آخرت میں دیکھو گے زمانہ حاملہ ہے جلد ہی تم کو نظر آجائیگا کہ اس سے کیا پیدا ہوتا ہے،

مرسلہ احمد ابوبکر تونسوی، سیالکوٹ،

مِسواک

احادیث میں مسواک کی بڑی فضیلت آئی ہے، ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میری امت تنگی اور مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا، ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ مسواک کرنا منہ کی صفائی اور پروردگار عالم کی خوشنودی کا سبب ہے، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے وہ بے مسواک والی نماز سے ستر درجے افضل ہے،

علمائے کرام نے مسواک کے اہتمام میں ستر فائدے لکھے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں،

اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے، مسواک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اور فرشتے محبوب رکھتے ہیں، منہ کی بدبو دور ہوتی ہے، شیطان کو غصہ دلاتی ہے، مسوڑھوں کو قوت دلاتی ہے، بلغم کو قطع کرتی ہے، صفرا کو دور کرتی ہے، نگاہ کو تیز کرتی ہے، روح کے نکلنے میں آسانی ہوتی ہے، روزی میں اضافہ ہوتا ہے، معدے کو قوی اور عقل کو تیز کرتی ہے

★ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی اور انگلی سے زیادہ موٹی نہیں ہو چاہیئے،

★ کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنی چاہیئے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہیئے،

★ چھنگلی مسواک کے نیچے کی طرف انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہونی چاہیں،

★ مسواک دانتوں میں عرضاً اور زبان پر طولاً کرنی چاہیئے دانتوں کے ظاہر و باطن اور اطراف کو بھی مسواک سے صاف کرنا چاہیئے اور اسی طرح منہ کے اوپر اور نیچے کے حصے اور جبڑے وغیرہ میں بھی مسواک کرنی چاہیئے

★ اگر کسی مجبوری کیوجہ سے مسواک نہ ملے تو انگلی سے منہ کی صفائی کرنی چاہیئے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کے دائیں جانب سے اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے صفائی کرے،

مرسلہ ابوسمیرا گوجرہ،

۵۸

> (۱۰) عربی نسل مسلمانوں کے قدیم رسوم پہچان زبان اور لباس
> چونکہ عرب تو جس ملک میں جا کر مقیم ہوتے تھے اس ملک کی زبان اور طرز معاشرت جلد سیکھتے اور اختیار کر لیتے تھے اور جس طرح سندھی مدراسی اور ملے مسلمان اپنی دیسی زبان عربی حروف میں لکھتے ہیں اسی طرح قدیم ارکانی مسلمان برما اور بنگال کے سرحد پر رہنے کے سبب سے برمانگھی اور بنگالی ملی جلی زبان بولتے ہیں اور اپنے قومی شجروں اور کتب دینی اور قصائص پوتھی وغیرہ عموماً عربی حروف میں لکھتے اور لکھواتے تھے مگر شدے اور برما کے

تاریخ اسلام برما وارکان صفحه ۵۸ ، عربی نسل مسلمانر فُرانا رسم وکل سِنو زبان ارفوشاك۰ اے سرخی رتلے این لکھیراَ :۔
زخنیکی عربیٰ ماینشیبے زے مُلکت زایارے مقیم ویتو، ھے ملکر زبان ارطرز معاشرت یعنی ملکی رُلی زندگی خاڑ یبارڈ ھك جلـــدی شِھیکیتو ارا ختیار گرھی فِھیلایتو۰ ارزینڈٹلانیکی سندھی مدارسی ارملیے مسلمانِ نیزر دیسی زبان عربی حروف مّازھے لکھیتو، ھینڈٹلاّ فُرانا ارکانی مسلمـــان برما اردے بنغالر سرحدر اُورے تھاگونر سببے برما مغی اربنغالی مِلایازُلایا زبان خوار نیزر قومی نسب نامه اردینی کتاب وکّل ارقصّہ (فوتھی) وکّل وغیرہ عمومًا عربی حروف مّازھے لکھیتو ارلخھایتو۰ موٹ ختھا آنرار ارکانی مسلمانر زبان رُحامغیه زبان ، لخھا اعتبارے یونیانو، خَوابُولا اعتبارے یَو نَوا نو، بلکه فُران اربالیقین فُران دے ھیان سوکھ والا اردے علم والا وکّلے خوب بھالاگرھی زانے اردلیل اَدِلاّ ثبوت وغیرہ یے یوبِیل توّار وظاھر۰ ارملترجذبــه والا مخلص وولیے زیدّور فارے خام ھیانرے جاری راکھیبار کوشش گرھی اشیّبے یعنی آنرار بزرگ وولیے آنرار مادری زبانرے قرآنی رسم الخط عربی حرف لوی لکھی اشیّبے دے ھیان تاریخ ارکـا ن سای معلوم گرھی فاریلام۰ ارعربی حرف لوی لخھار کوششت تھایبوانشا الله۰

آنرار جذبه والا مخلص وولیے اے ختھا گان زور سانتیے خَودیکی ، آنرار ارکانی رحامغیـــه زبان اِبا عربی فارسی اردو برما مغا اربنغالی زبانر میال زھانل بولی۰ قومر مخلص وولیے عربی حرف لوی لکھی اَیرَو ارلخھات اسے یو۰ انشاالله لخھات تھای فاریبا الاّ توفیقو دیبو الله یے۰

مولوی ولایت حسین صاحبے نیزر کتاب (خُونِین سر گُذشت) مّازھے [صفحہ ۲۷ ت] کی لکھیر ملاحظه ووك

> برما میں مسلمانوں کی تاریخ تیرہ سو سال پرانی ہے ایک زمانے میں یہاں عربی رسم الخط رائج تھا
> برما میں اسلام مغربی مورخین کی تحقیق کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ای سال بعد پھیلنا شروع ہوا۔ اور ۷۸۸ء تک اسلام خاصا پھیل چکا تھا عرب تاجروں کے قافلے ارکان میں کئی مقامات پر آباد ہو گئے تھے۔ اور اسلام رفتہ رفتہ ایک سیاسی اور نظریاتی طاقت بننے لگا تھا۔ اسلام نے ارکان کے مقامی باشندوں کو متاثر کیا ہے چنانچہ ارکان کے ماضی کے تاجداروں کی صف میں مسلمان حکمران اور تاجدار بھی نظر آتے ہیں۔ ایک عرصے کے عہد میں عربی رسم الخط بھی رائج رہا ہے۔ ابن خلدون ابن خردازبہ اور المقدسی کی تحریروں سے بھی پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کا برما سے کتنا پرانا تعلق ہے۔ اکیاب ساندا ارکان اور برما کے مختلف علاقوں میں موجود مسلمانوں کی قدیم مساجد اور مدرسے اور خانقاہیں قدیم تہذیبی اور مذہبی رشتوں کی تصدیق کرتی ہیں۔

برما مّازھے مسلمانر تاریخ ۱۳ شت بَسر فُرانا ، ایك زمانه ت ایڑھے عربی رسم الخط رائج اشیل۰ برمات اِسلام مغربی تاریخ لِخھویا وکّلر تحقیق مایق رسول الله صلی الله علیه و سلمر وَفاتر اشیٌ بسر بعدے پھیلا شروع ویّے۰ ار ۷۸۸ء لتی اسلام خوب پھیلی گیل گوی۰ عرب شھدَور وولر قافله ارکانت خَوایك زاگات آباد ویگیل گوی۰ ارا سلام اسّے اسّے اگّواسیا سی ارنظریاتی طاقت بَنا شروع دیل۰ اسلامے مقامی باشنده وولرے متاثر گَجھیبے۰ زینیکی ارکانر ماضی ر بادشاہ وولر صف مازھے مسلمان بادشاہ ار رازا یو نظر ایّے۰ اگوا بادشاہ ر زمانه مّازھے عربی رسم الخط و جاری اشیل۰ ابن خلدون ابن خردازبه ار المقدسی ر لخھادّوارا یَو فاتّه سلیردیکی مسلمان وولر برما لوی خنڈٹلا فُرانا تعلق اسے۰ اکیاب ساندا ارکان اربرمار مختلف علاقه وول مازھے موجود اسے دے مسلمانر فرانا مسجد مدرسه ارعبادت خانه وکّلے فرانا تھذیب ارمذھبی تعلقر تصدیق گرھیر۔

(باقی صفحه ۱۱ مازھے)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد !

فإنني أؤيد وأؤازر جهود الإخوة الأفاضل الذين يبذلون قصارى جهودهم وطاقاتهم لإعادة خطوات سلفنا الصالح الروهانغيين في كتابة اللغة الروهانغية بالأحرف العربية - ومن الواجب على جميع المسلمين كتابة لغاتهم بالحروف العربية وذلك للحفاظ على عقيدتهم وانتمائهم للإسلام ويكفينا حجة في هذا الموضوع قوله عليه الصلاة والسلام « أحب العرب لثلاث لأني عربي والقرآن عربي وكلام أهل الجنة عربي »

وكما أرجو من الإخوة الكرام من أبناء أركان الذين ضيعوا حياتهم وأوقاتهم وأموالهم في سبيل كتابة اللغة الروهانغية بأحرف لا هي عربية ولا هي إنجليزية بل رسوم خيالية - الرجوع إلى الحق - والحق أحق أن يتبع والله الهادي إلى سواء السبيل .

أخوكم - نور الزبير شمس الحق البرماوي
أحد المنتمين إلى المدرسة التوحيدية الأه
وخريج - جامعة أم القرى بمكة
بكالوريوس - كتاب وسنة
حرر في ٢٨/١٢/١٤٠٥هـ الجمعة

تقريظ فضيلة العلامة الشيخ (عبد السبحان نور) حفظه الله تعالى

مدير المدرسة التوحيدية بالنيابة

بمكة المكرمة

بسم الله الرحمن الرحيم

التقريظ على كتاب الفاضل الأستاذ (دلدار محمد إسحاق) الموسومة بـ(بفحات الريحان في حقائق لغة أركان).

الحمدلله وحده، والصلاة والسلام على من لانبي بعده.

أما بعد: لقد تلقيت من الأستاذ الفاضل دلدار محمد كتابه المهدى إلىّ فطالعته من أوله الى آخره، بنظر إمعان وتحقيق فوجدته كتابا حافلا في موضوعه العريق الحقيق، فالكتاب وإن كان حجمه صغيرا وقصيرا ولكن بالنسبة الى غايته وهدفه فيما أعلم عديم النظير.

إن الكتاب يحمل في محتوياته الدعوة الصريحة الى أبناء الأمة الروهانغية لاحياء التراث العلمي والروحي، والمأثرة القومية المدروسة تحت وطأة أعدائها الألداء من الجالية البوذية ـ الكفرة الفجرة، والمتضمنة بالدعوة المسلنة لاعادة الدور الفكري والنهضة العلمية التي كانت مزدهرة في عصور الأسلاف الماضية، حيث فقدت وأضاعت الأمة المنكوبة المأثرة القومية اللغوية التي هي من أعظم ما بها الامتياز عن الأجنبية. (١) الحاصل أن هذه الخطوة خطوة طيبة وغالية والدعوة إليها خطوة أخرى نبيلة سامية فجزاه الله خيرا وزاده توفيقا وبارك في عمره وعلمه وعمله.

---

(١)ـ ولايخفى أن الأدوار الأولى والنشأة الأولى في الناحية التاريخية لهذه القومية العريقة في مكانة سامية ومنزلة عالية، حيث أنهم كانوا مع رجال الدولة الأركانية مساهمين في كافة مجالاتها السياسية والاقتصادية والعسكرية، وبعد نكبة شجاع ابن الملك شاهجهان الهندي على يد أخيه الملك عالمكير فر قسم كبير من مسلمي الهند الى سواحل اركان (من بورما) واستوطنوا هناك وغرسوا غرسا كبيرا في الاسلام وبقيت هذه المنطقة خاضعة لحكم المسلمين الى أوائل قرن (١٦١٦) الميلادي ثم اغتصبت الحكومة عدة ملوك بورميون وبقيت في حروب مستمرة فيما بين المواطنين وسجلوا خلالها بطولات فريدة وكانت الحروب بينهم سجالا. = = =

وما أعلم أحدا كتب في هذا الموضوع من جهة النظر الاسلامية على سعة وبسط وصنعة مجموعا كما فعل الأستاذ المؤلف.

ولا أعلم كتابا كتب في الموضوع المعروض مع الشواهد الصادقة والبراهين الواضحة في كشف الحقيقة، والتوجيهات اللائقة التي تنبع من موضوع الرسالة فمثلا: إختيار حروف القرآن قالبا لقلب اللغة ولباسا ما يلبس بها اللغة المبحث فيها وغير ذلك من ملابسات. ولقد هممت أن أكتب عنا وين بعض بحوث الكتاب القيم وأعرض لمعا من نقاط نيرة مفيدة "وما أكثرها" لتكون نموذجا وإعلانا ينبئ عنه كنه الكتاب وحقيقته، لكنني تركت ذلك كي لا أطيل على القارئ الكريم في هذه المقالة، وكي يصل هو بنفسه الى كنت أود عرضه وزيادة، كما وجدت بعض التلميح في كتابه تحت عنوان (مسك الختام)، ولكنني أنقل كلمة الأستاذ المؤلف تحت عنوان (لماذا تمسكوا بحروف القرآن) يرى الأستاذ المؤلف أطال الله بقائه: -

** أنه في إختيار حروف القرآن (للغة اركان) مصالح عظيمة وفي تركها مفاسد وخيمة، وأيد فقرات هذا العنوان بالبراهين الشرعية والحجج العقلية تقر النواظر، وتسر الخواطر، فجزاه الله تعالى على إخراج مثل هذه الدرر المكنونة والخزينة المدفونة.

** وأكد أيضا أن هذه الخطوة المباركة تؤدي بالضرورة الى التقوية في قراءة القرآن الكريم ولعدد هائل وكبير من هذه الأمة.

** ولأن هذه الخطوة تؤدي أيضا الى أن يكون العبد عبدا إختيارا كما هو العبد إضطرارا لقوله تعالى: "وما خلقت الجن والانس إلا ليعبدون)، قال الشاطبي: المقصد الشرعي من وضع الشريعة إخراج المكلف عن داعية هواه حتى يكون عبدا لله تعالى إختيارا كما هو عبد الله إضطرارا، والدليل على ذلك أمور:

= = وما زال التاريخ يحفظ أسماء ملوك اركان ومستشاريهم ووزرائهم من أبناء المسلمين الروهانغيين، بعضهم بأسماء بورمية وبعضهم بأسماء إسلامية كما يوجد بين قطع العملة القديمة، التي كانت متداولة في عهد بعض هؤلاء الملوك نقش مكتوب بالخط العربي الجميل. كما ذكر المؤلف تحت عنوان (النقود العربية في اركان). وقد دخل الاسلام الى مناطق شرق آسيا في القرن العاشر الميلادي أو قبله وافتتحها المسلمون في القرن الثالث عشر الميلادي، وكانت تعرف حينئذ بـ(مقاطعة اركان) من بورما، ومنذ ذلك الوقت وأهلها المتكلمون = =

أحدها : النص الصريح الدال على أن العباد خلقوا للتعبد لله والدخول تحت أمره ونهيه كقوله تعالى : " وما خلقت الجن والانس الآية " والآية المذكورة بتفاصيلها على العموم وهو الرجوع الى الله والى أحكامه على كل حال وهو معنى التعبد لله.(١)

** ووجه السهلة والسمحة فيما نحن فيه لأن القرآن بلفظه يتعبد في الشريعة الاسلامية باتفاق العلماء . ولو لم يفهم القارئ معنى ألفاظ القرآن بل القارئ بالتعتعة له أجران ، كما ورد في الصحيح عن الصديقة عائشة رضي الله عنها حيث قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة ـ والذي يقرؤه ويتتعتع فيه وهو عليه شاق فله أجران " (٢) .

** ما أجدر الآباء والأمهات وما أجدر المسلمين والمربين في ميدان التربية القرآنية ، وما أجدرهم جميعا كتاب (نفحات الريحان في حقائق لغة اركان) وعلى الروهانغيين أن يستقبلوها بكل حفاوة وتكريم نفسا ونفيسا وتطبيقا وتنفيذا .

** ومن أجل كشف الحقيقة والمساهمة في تسليط الأضواء على الدور الحضاري للعرب والمسلمين وربطه بسلسلة تاريخ العالم حدثت مدارس الروهانغيين في دول الخليج فحملوا على عاتقهم هذه الرسالة القومية والانسانية الهامة لتتمكن هذه الجالية المنكوبة لاخراج الجيل المثالي . ومنها تأثرت جماعة من نخبة العلماء من الجالية الروهانغية في شتى البلاد منهم الفاضل المؤلف وفقهم الله تعالى وساعدهم في سعيهم المشكور وأيدهم في تنفيذ هذا المشروع الجليل متوكلا على الله وحسبة لله وهو نعم الوكيل . فابذلوا جهودكم واجمعوا أمركم وسيروا على بركة الله فعين الله ترعاكم والاجيال المقبلة تبارك لكم جهودكم وأعمالكم والله عزوجل يثيبكم خيراً ويدخركم في القيامة أجراً ، وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين . كتبه العبد الفقير الى ربه :
عبد السبحان نور البرماوي خادم المدرسة التوحيدية بمكة المكرمة غرة ذي الحجة ١٤٠٥هـ

= بالروهانغية معتصمون بحبل الاسلام ، وقد انجبت منطقة الروهانغ (اركان الشمالي الاسلامي) صفوة من العلماء الذين حملوا رسالة الاسلام وكرسوا حياتهم في نشرها وخدمتها ولهم فضل كبير في صياغة لغتهم المحلية بحروف القرآن الكريم ، كما ذكرنا منها مؤلف هذا الكتاب الذي نحن في صدد التحقيق والتقريظ . أهـ .

(١) ـ الموافقات للشاطبي ج ٢ ص ١١٢ .

(٢) ـ رواه الشيخان وأصحاب السنن الأربعة .

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، الذي أنزل القرآن المبين، بلغة العرب على سيد المرسلين، سيدنا وحبيبنا محمد الأمين وعلى آله وأصحابه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد:

لقد اطلعت على بعض الكتب المؤلفة باللغة الروهانغية والتي كتبت بالحروف العربية لدى الأستاذ / صالح أحمد محمد إدريس الأركاني، لكن وجدتها مفيدة ولله الحمد ولا سيما للأبناء المسلمين الروهانغيين. أسأل الله سبحانه وتعالى أن ينفع بها وأن يوفق علماء المسلمين الروهانغيين مزيدًا من التوفيق في إخراج الكتب المفيدة إلى ساحة الوجود مستخدمًا في كتابتها الحروف العربية والتي بها كتبت آيات القرآن الكريم وأحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمهات الكتب الإسلامية إنه سميع مجيب وهو على كل شيء قدير.

جلال أحمد محمد إدريس
ثانوية ابن زيد الأنصاري لتحفيظ القرآن الكريم بمكة
ثانية ثانوي القسم الأدبي

ومعلم تحفيظ القرآن الكريم بالحرم المكي الشريف
التابع لجماعة تحفيظ القرآن الكريم بمكة.
حرر في ٢٦ / ١٢ / ١٤٠٥هـ

خطرناک غلطیاں

(۱) تمام انسانوں کو اپنے خیال پر لگانے کی کوشش کرنا،

(۲) کسی آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا اور ہر میٹھی زبان والے کو خلیل تصوّر کرلینا،

(۳) دوسروں کو دن رات مرتے دیکھ کر اپنے آپ کو بَری سے بَری سمجھنا،

(۴) بلا امتیاز ہر نوجوان کو تجربہ کار خیال کرنا،

(۵) اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند اور "ہمچوں من دیگرے نیست" تصوّر کرنا

(۶) ہر ایک کو ایذا پہنچانا اور پھر خود آرام سے بیٹھے رہنے کا خیالی پلاؤ پکانا،

(۷) پبلک کے غموں میں شریک نہ ہونا اور ان سے غم خواری کی توقع رکھنا،

(۸) اپنے سے اعلیٰ کی نافرمانی (حکم عدولی) کر کے ماتحت سے امید اطاعت رکھنا،

(۹) والدین کی خدمت سے کترانا اور پھر اپنی اولاد سے اس کی توقع رکھنا،

(۱۰) ہر ایک کی ظاہری صورت کو دیکھ کر رائے قائم کرلینا،

(۱۱) اپنا راز کسی کو بتا کر یہ کہنا کہ "ازراہِ کرم کسی اور کو نہ بتانا یہ بات آپ کے پاس امانت ہے"،

(۱۲) اس زعم میں مست رہنا کہ ہمیشہ مالدار، حسین و جمیل اور صحّت مند رہوں گا،

(۱۳) اس خیال سے کام کو ترک کر دینا کہ کل کے دن کوئی مصروفیت نہیں ہے لہٰذا اس کام کو کل سرانجام دوں گا،

(۱۴) کوئی بھی بُرا کام اس لئے کرنا کہ ایک دو مرتبہ کر کے ترک کردوں گا۔

(۱۵) بُرا کام کرتے وقت دیواروں کی قوّتِ سامعہ کو مسلوب سمجھنا،

مرسلہ! ہارون مطیع اللہ العلوی کراچی

تقريظ الأستاذ الحافظ/ صالح أحمد بن محمد ديس الأركاني المكي
المدرس لدى جماعة تحفيظ القرآن الكريم بمكة المكرمة

بسم الله الرحمن الرحيم

****

الحمد الذى قال فى كتابه المبين ، إقرأ باسم ربّك الذى خلق ، خلق الإنسان من علق ، إقرأ وربّك الأكرم ، الذى علّم بالقلم ، علّم الإنسان ما لم يعلم ، وأنزل القرآن بلغة العرب على سيد العرب والعجم ، سيدنا وحبيبنا ونبينا محمد وعلى آله و صحبه وسلّم •

وبعد : لا يخفى على أحد أن لكل قوم لغتهم الخاصة ، يتكلمون بها باللسان صوتا ، ويعبرون بها ما يريدون بالقلم كتابة ، فإن كان القوم مسلمين يجب عليهم دوما وأبدا أن يحفظوا دينهم الحنيف ، كما يجب عليهم أن يحفظوا تراثهم الإسلامي - من - إلى ، حتى لا يتسرّب إلى دينهم الحنيف ، وتراثهم الإسلامي - شيء دخيل ، وحتى لا يكون سببا لإبعاد هؤلاء المسلمين عن دينهم الحنيف - المستقيم ، وتراثهم العميق الجذور ، فتجب عليهم المحافظة على تراثهم ، كما يجب عليهم حفظ دينهم الإسلام ، وذلك بإتباع أفضل السبل وأنفعها لإبقاء التراث الاسلامي ، ونمائه ، ونشره ، ومن تلك السبل المفضلة لحفظ التراث الاسلامي بالنسبة للمسلمين الروهانغيين لكتابة لغتهم المنطوقة ، والتأليف الاسلامى - من - إلى - أن يكتبوها بالحروف العربية ، مضافا إليها ما تحتاجها من الحروف والرموز ، والتى هى موجودة فى اللغة الفارسية واللغة الأردية ، وغيرهما ، وهي لاشك (أعنى الحروف العربية) تؤدى الغرض المطلوب وزيادة ، إنشاء الله ، وهذا لايخفى على أهل البصيرة ولاسيما على العلماء الأتقياء ، بل وعلى جميع المسلمين الروهانغيين من القراء الأعزاء ، إن يتعمّقوا ويتفكّروا بصدق عقولهم ، ويلبوا نداء ضمائر قلوبهم وصدق شعورهم وإحساسهم •

** إننا نجد الأمة الإسلامية فى شتى بقاع الأرض ، بإختلاف لغاتها ، قد أخذت الحروف العربية (والتى كتب بها القرآن الكريم) منذ قديم الزمان ، إلى يومنا هذا ، فما خابت الحروف العربية المباركة آمالها ، ولا أهدافها السامية ولن تخيّب أبدا إنشاء الله هذه الحروف العربية آمال المسلمين الروهانغيين ،

وأهداف السامية، التي يصبون إليها، ويرغبون تحقيقها بكل جدو لاجتهاد،
فنحن نرى فى أخذنا لحروف العربية تقدّمنا ورقيّنا من كل الجوانب: اللغوية،
والدينية، والثقافية، والأدبية، والتاريخية، والعلمية، حتى الدولية.

** لإننا لم نأخذ هذه الحروف العربية، إلا بعد الدراسة الشاملة لها، والمشورة بعلماء الاسلام، وحملة الأقلام، وبعد التفكير العميق من جميع الجوانب، كما جعلنا نصب أعيننا التوصيات والقرارات والتوجيهات التي صدرت عن المؤسسات والجامعات العربية والاسلامية، بشأن أخذ الحروف العربية لجميع الأمة الاسلامية أينما كانوا، كأداة لأداء لغتهم كتابة، لكي يكونوا قريبين من كتاب الله عزوجل - تلاوة كان أم كتابة، وهناك فوائد جزيلة لايدركها إلا أهل البصيرة من أصحاب العلم.

** وهذه الجامعات والمؤسسات الاسلامية، لم تصدر كل هذه التوصيات، والقرارات والتوجيهات، إلا بعد تحقيق دقيق، وتفكير عميق، ولأهداف عظيمة ونبيلة وسامية، لا يخفى هذا على أحد من ذوى البصيرة.

** فإذا كنا قد أخذنا الحروف العربية، فإننا أخذناها لأهداف جليلة، ونخدم بها لغتنا الروهانغية، ونكتب بها المؤلفات الاسلامية باللغة الروهانغية، من توحيد، وتفسير، وشرح أحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم، وفقه، وغير ذلك من العلوم الاسلامية، لكي يستفيد منها مسلموا أركان - الروهانغيون

** ولأننا وجدنا الحروف العربية هى الأفضل والأمثل من دونها، فإن كنا قد وجدنا غيرها أفضل منها لما تأخرنا عن الأخذ بها، إلا أننا لم نجد إطلاقا على وجه هذه الدنيا حروفا أفضل منها، ولا أقرب (إلى قراءة القرآن الكريم وتعليمه - ولا أقرب إلى تعليم أحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ومدارسته، ولا أقرب إلى فهم الكتب الاسلامية من تفسير وحديث وفقه، وغير ذلك من العلوم التي تجب تعلّمها ومعرفتها حتى يصبح المرأ عالما فى الدين) ولا أنفع من الحروف العربية.

** فكيف نترك الأفضل وهو الحق، ونتجه نحو غيره دون تبصّر أو تعقّل، فعلى أهل البصيرة أن يتمسك برأى علماء الاسلام، والمؤسسات الاسلامية، وأن لا يتأخرّ عن قبول الأفضل، وهو إختيار الحروف العربية لكتابة اللغة الروهانغية، والرجوع الى الحق والأفضل ليست مهانة، بل المكابرة والمعاندة

دون الرجوع إليه رذيلة .

عزيزى القارئ:

لقد أطلت عليك بعد الشيء ، إلا أننى لم أقدم إليك كتاب (نفحات الريحان فى حقائق لغة اركان) لمؤلفه الصديق الحميم ، والزميل المستقيم، الشيخ دلدار محمد إسحاق الأركانى المكى ، فأقدمه إليك بهذه السطور الموجزة الآتية:

** إن هذا الكتاب يحمل بين صفحاته حقائق واضحة، وشواهد لامعة، وبراهين ساطعة، وحجج دامغة، عما ذكرت لك سلفا - من - الى - بأسلوب شيق ومبسط ، يفهمه كل عالم ، وطالب علم دون تعب وعناء، فما عليك إلا القراءة بتفكّر وتدبّر، حتى تفهم محتويات هذا الكتاب جيدا ، وتستطيع أن تفهّم غيرك الذى لايجيد القراءة العربية، ليكون هو أيضا على علم وبصيرة.

عزيزى القارئ:

بعد ماتقرأ نفحات الريحان ، وتقاريظ العلماء ، كن واحدا من المخلصين الذين يحبذون الحروف العربية لكتابة اللغة الروهانغية ، وكتابة المؤلفات الدينية بها من تفسير وحديث وفقه وغير ذلك من العلوم الاسلامية، أسأل الله العلى القدير أن يوفق علمائنا وحملة الاقلام من القراء الكرام الى ذلك إنه سميع مجيب وهو على كل شئ قدير.

ولا أطيل عليك عزيزى القارئ فى هذه المقالة بذكر الشواهد والبراهين وما إلى ذلك من الكتاب المذكور، بل أترك لك وحدك أن تقرأ تلك الشواهد والبراهين ، لتكون على علم ويقين بأمّ عينيك ، وأخيرا وليس آخرا أسأل الله الكريم الوهّاب، أن يجزل الثواب، لمؤلف النفحات الذى نطق بالصواب، كما أسأله أن يهدى جميع المسلمين إلى قبول الحق وإتباع الأفضل دون إجتناب، والله تعالى هو الهادى إلى سبل الصواب. وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين ، وصلى الله وسلم على خير خلقه محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

كتبه: الفقير الراجى عفو ربه القدير

أبو يونس صالح أحمد بن محمد إدريس بن عبد الرحمن بن على بن عاصف بن باعبدالله - الأركانى ثم المكى حرر فى ١٤٠٥/١٢/١٥هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق الانسان علمه البيان ، وانزل على عبده الحكمة والقرآن ، وفضل الانس على غيره بالفهم والعرفان ، وجعلهم شعوباً وقبائل مع كونهم كالإخوان ، فاكتملت المعيشة والتعارف والعمران فكانت المفاضلة عند الله بالتقوى والايمان ، والصلاة والسلام على سيد ولد عدنان ، وآله وصحابته ومن تبعهم باحسان وعليهم من الله الرحمة والغفران .

وبعد :

فان السعادة كل السعادة ان يدرك الانسان حقيقة ما يتوصل اليه من النتيجة والعاقبة المحمودة في الدنيا والآخرة ، وان الفلاح في الآخرة مترتب على صلاح الاعمال في الدنيا ، فالله سبحانه وتعالى هو الواحد الذي له الملك في الآخرة وهو الذي يعلم ما به يكون هداية العباد ، انزل القرآن الكريم على خاتم رسله صلوات الله وسلامه عليه ، فكانت أولى ما تصرف اليه العناية هو ذلك الكتاب الخالد ، ثم كانت السنة النبوية المطهرة تلي تلك المرتبة، فهي تفصل ما اجمل فيه وتوضح ما أشكل منه ثم لا يمكن ان نفهم القرآن على حقيقته وان نعلم مراد الله تعالى من كثير من آيات الاحكام فيه الا بالرجوع الى سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم

الذي انزل الله عليه الكتاب ليبينه للناس ما انزل اليهم من ربهم قال تعالى [وانزلنا اليك الذكر لتبينه للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون] الآية.

إلا أن تلك السنة التي تأخر تدوينها من عصر الرسول عليه الصلاة والسلام جعل ضعاف القلوب المفتونون أعينهم لينظروا الى السنة من فجوة مستترة فاصدين تمويهها وادخال ما ليس منها فيها.

مما جعل علماء الأمة من المحدثين الأفذاذ يقومون بسلاح فتاك لبيان شر أولئك النفر من البشر ويظهرون خباياهم كي تضعف شوكتهم ويتحرز من وباءهم الخلف فيصح لهم الإستقامة على المحجة البيضاء. ولقد وضعوا لذلك مبادئ وقواعد وأسسا تكشف النقاب عن الحديث مما يسهل على المرء تمييز حديث الرسول صلى الله عليه وسلم من غيره، ويعرف مدى صلاحيته للعمل أو تركه، حتى وصلت السنة النبوية الينا نقية من الشوائب بعيدة من الدخائل.

وان ما قام به اخونا الفاضل الأستاذ [صالح احمد بن محمد ادريس] بوضع مختصر لتلك الأصول باللغة الرومانفية التي تكتب بالحروف العربية والتي رفع الستار عن بعض حقائقها زميلنا الفاضل الاستاذ [دلدار محمد اسحاق ميانجي] من كتابه «نغمات الريحان في حقائق لغة أركان» — لهو دليل صادق على مدى اهتمامه بلغة قومه، وعنايته بالسنة النبوية وايصال الحقائق

منها الى مجتمعه ،

ولقد قرأت بعض المباحث من تلك المختصر فوجدتها مطابقاً لما اصطلح عليه المحدثون وانها المبادرة طيبة وعمل مشكور يثنى عليها وان هذا المختصر ستكون عوناً للبداية لمن لا يجيد العربية و مسلماً الى ادراك النهاية . حيث ذكر معظم المصطلحات من اصول الحديث مطابقاً لما عرف عند العلماء من المحدثين .

أسأل الله العلي القدير أن ينفع به مؤلفه وقارئه والناظر فيه كما أسأله أن يوفق مؤلفه الى توسيعه وشرحه بذكر الأمثلة المطابقة للتعريف من الحديث النبوي الشريف حتى يعم النفع وتعظم الفائدة انه تعالى سميع قريب مجيب ، والسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين .

كتبه

محب الدين عبد السبحان نور الدين

معيد بكلية الدعوة واصول الدين بجامعة ام القرى

قسم الكتاب والسنة

٢٨ / ١٢ / ١٤٠٥هـ

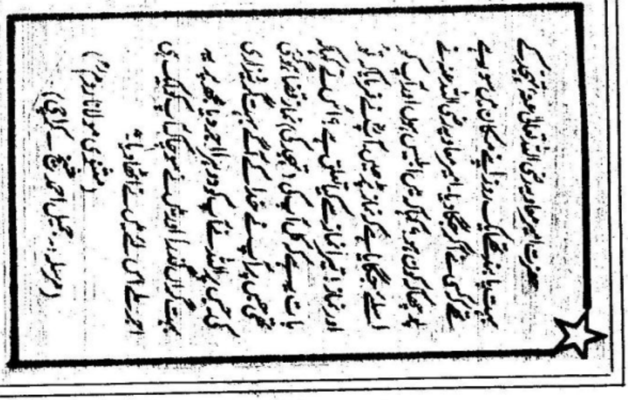

مولوی اشرف علی بن عبدالشکور صاحبر تقریظ

تقریظ

آیئن اگو دارالعلوم کراچی ر دورۂ حدیث رطالبعلم، آیئن دارالعلوم کراچی مّارے دلی رتو آئیرے ١٣٩٥ م مّارے داخلہ لیئے، زے وقت آیئن دلی رتو حصول علم لا دارالعلوم کراچی آیئر بلکہ زے وقت لتی ماسٹر سلطان صاحبرے دیکھیر نیئر قومی ہمدرد آر قومی فلاح وبہبود آر تبلیغ واشاعت اسلام رکام مّارے مستغرق پلییے ۔

ماسٹر صاحبے! اے تعلیم الاسلام رفیلا حصہ وا آرھے ڑے رجب مّارے بھیجے جلدی گریورے چھاپی دیبلا آبلی لیکن آیئن فرہا مّارے مصروف ومشغول ہونے ار خونو فرصت نہ فونر و بجھیئے نیئر ہزاروں قومی تمنّارے فی الفور پورا گری نہ فاری ۔ اتفاقاً ھے دوران مّارے ماسٹر محمد سلطان صاحب کراچی مّارے اچھیل ماسٹر صاحبر ساتھے آیئن تفصیلی ختاخیی، امتحان سالانہ رتو فراغ ہونر بعد سے جلدی گری چھاپی دیم بلی ،

اللہ تعالیٰ رفضل وکرم ار بزرگوو کلّرد عائے سالانہ امتحان تو فارغ ہویرے اے کامّا نرے انجام دیّم ۔ اے کتابوارے آیئن خودے بغور مطالعہ گجھیے آر ساتھے ساتھے نیت نامہ ر ترجمہ رے بومطالعہ گجّھیے انشاءاللہ اضافۂ نیت نامہ روجھیئے نیئر قوم مّارے بیشی تیزنا تھے مقبول وٗ وبولی امید گرمر ماشاءاللہ ماسٹر صاحبے نیئر تمام قیمتی مشاغل وکلّ چھوڑیرے آربے انتہا جد وجہد ومحنت ارعرق ریزی گریرے حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبر تعلیم الاسلام رفیلا حصّہ رسے نیئر قومی روحنغیہ زبانمّا زرے ترجمہ گجّھیے مترجم موصوفے نیئر قومی زبانمّارے تبلیغ واشاعت اسلام زے ایکّان مخلصانہ محنت وجد وجہد گجّھیے ، ھیانورسے آیئن صد ھا آفرین وشاباشی پیش گریر ار مترجم موصوفر معاونین وکلّر و مبارکباد پیش گریر ۔ ار تمام رحنغیہ دینی مدارس وکلّر اکابرین وکلّرسے پرزور گذارش گریر اے کتابوارے نصاب درس مّارے ھے شامل گر بارسے نیئر رحنغیہ زبانر ترویج آر نیئر زبانمّارے تبلیغ واشاعت اسلام ایکّان طریقہ رائج گر یبا بلی ۔

وَاللّٰہُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَاکَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ أَخِیْہِ ، وماعلینا الا البلاغ

اخوکم فی اللہ

اشرف علی بن عبدالشکور

متعلم دارالعلوم کراچی ١٤ - پاکستان - ٢٢ / ٩ / ١٤٠٠ م

مولوی نورالحق بن اشرف الزمان صاحبر تقریظ

خوئبار ختا !

(نوٹ) تعلیم الاسلام دوسرا حصہ تانے ژاگنہ ھونی وجھیے حصہ ایا تانے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ! اما بعد اللہ ر لاکھ لاکھ شکر اللہ یے آنزار یے انسانن اشرف المخلوقات بوتر تُن آر مسلمانن کثرت مازے پیدا اگجھیے، زبان دیئے ختا خوئیلا ابل دیئے، بوک نہ بانا کمزور نہ بانا، اللہ یے آزاد پیدا اگجھیے غلام نہ بانا آر ہاتھ ٹنگ کان دیئے آر عقل دیئے ھیتمازے دوسرا قومر دوسرازن محتاج نہ بانا - اللہ یے آنزار یے (رحنغیہ) علیحدہ لغت دیئے دوسرا لغتر محتاج نہ بانا نیز رلغتم مازے آنزار یے ختا و خط لصیحتر آزادی دیئے خنو کیے رحنغیہ زبانت کتاب، رسالہ خط لکھونے آر اخبار وغیرہ چا بانے منع نہ گورے آر منع نائی ھیار بعد سے یو زدی آنز انیز ر زبانن ترقی نہ دی لکھا فرانیز ر (رحنغیہ) لغت آر زبانت نہ گوری، قرآن حدیثر ترجمہ رتفسیر نہ لکھی بلکہ دوسرا قومر زبانمازے اُدھیا کام گوری لکھا فرا دوسرا زبانت گوری دوسرا زبانن محتاجی گوری نیز ر زبانن بالکل فیلائی آر ایک زبانن ترقی دی، ھیاں آنز خیال مطابق خودداری قومی حمیتر خلاف نظر آیر - آجار رحنغیہ قومی زبانن خط تحریر تا کیتو لکھا فرا ھوئیتو، تو ٹیلے رحنغیہ قومر تھذیب ثقافت تمدن قومر فونند رجوان بوراؤ آر دنیا ر سامنے ظاھر آر روشن ھوئیتو، خنو کیے طعن دی نہ فاتتو، ہتلا بولی رحنغیہ قومتو قومی زبانن رسم الخط تحریر وضع گرون سا ھے سلسلہ مازے ایار اگتون بہت کوشش آر محنت خرچ ھوئیے مختلف رسم الخط وضع گرا گیئل مگر کامیابی نہ ھو، ۱۹۷۴؁ء مازے بندہ آر ہم سبق محترم ماسٹر محمد سلطان صاحب لویتو یے مدرسہ عثمانیہ دبی مازے زبانن و یے کافی غور خوص مباحثہ ھوئیتو، بہت کچھ گرا گیئل مگر بندہ تعلیماً بولی دارالعلوم کراچی آئی گیئل گوئی، ھیار بعد سے محترم ماسٹر سلطان صاحب کام گرات رھولیے کیسو اصول وضع گجھیے قاعدہ لکھے طباعت گرائیئے، ساتے ساتے کیسو مخلص ھمدرد معاون پاگیئے ماشاء اللہ کام جاری آسے، گذشتہ شعبان مازے تعلیم الاسلام حصہ دوئم ترجمہ گوری آنز خاسے طباعتلا بھیجی دیئے بندہ زھنے فارے ماسٹر صاحبر وضع گجھیا اصول مطابق تصحیح گوری چابائی فیلے اللہ یے قبول گوری لوک رحنغیہ قومازے مقبول عام گوری دوک - آنزار رحنغیہ قومی بھائیان تو احساس گرون سا توجہ دون سا قومی زبان آر لغت مازے لکھا فرا گرون ساملی جلی خنو ایک رسم الخط سے ترجیح دون سا نیرے نہ فائیلے دوسرازنے گورڈے ھیانرے برا نہ خون سا۔ اللہ یے آنزار یے قومی خدمت ر توفیق دوک، امین -

نورالحق دارالعلوم کراچی ۱۴ - ۱۶ فروری ۱۹۸۰؁ء -

***** مولوی نورالحق صاحب کے سو ہدایات برائے رحامغیہ زبان

کتابی سلسلہ

رابطة الطلاب المسلمین البورمیین پاکستان۔ کا دینی، تبلیغی، تعلیمی اور اصلاحی کتابچہ

الجهاد کراچی

رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ بمطابق اگست ۱۹۷۹ء

مرتبین:
کبیر احمد ارشد
سیف اللہ خالد
نور الحق ارکانی

اشعار بزبان روہنگیا

ضبط و ترتیب:- مولوی محمد سلطان دہلوی
نور الحق دار العلوم کراچی کورنگی

۱۹۷۸ء کا وہ عظیم المناک سانحہ جو ارکان کے لاکھوں مسلمانوں پر گذرا ہے اس کے اسباب برادر دگھوں اور حکومت کے ظلم پر مختلف قسم کے داستانیں اشعار کے اوزاں پر پڑھے گئے مندرجہ اشعار انہیں سے ایک ہے جو خالص ارکانی روہنگیا زبان قلمبند کیا گیا ہے تاکہ ہماری قوم کے افراد اور طلبہ برادری میں مادری زبان کی قدر و اہمیت عیاں ہو نیچے کچھ اعراب بیان کیا گیا ہے جو رہنمائی کیلئے لکھا گیا ہے اشعار پڑھنے سے پہلے اس کا بغور مطالعہ کر لیا کریں۔

ہدایات برائے اشعار بزبان روہنگیا ارکانی مسلم

اعراب:- ویسے تو روہنگیا زبان کے حروف تہجی تقریباً وہی ہیں جو اردو کے ہیں مگر اعراب کے لحاظ سے روہنگیا زبان میں کچھ زائد ہیں وہ چند یہ ہیں ۱ ؤ - واو پر جب ہمزہ ہو تو واو کے ماقبل فتحہ (زبر) پر پڑھا جائے گا اور خود اس واو کو ساکن پڑھا جائے گا جیسے "خوَ (ی)" ساکن کسی کلمہ کے آخر فقط "ی" اس خط میں ہو تو اس کو ی ساکن پڑھا جائے گا جیسے نائ (نہیں) یانائ (دنیا کو) ں یہ غنہ کی علامت ہے ر - اضافت کی علامت ہے

برما ملک خنشلام سہے مر، تھنے لوئ بوُ امار خبر، وخدا ببیانے حشر

پردیستے مانوشن رکھی ، مہمان بانائ رے مسلمان بھائی، برما ملک رئیلا خارے سائی
امار ارکان شونار دیش ، شکل بوے بھالو دیش، فارائ زئیم کے نے بنگہ دیش
فارائی نہ زائی کی گرِ یّم ، نہ فائی رخامار مسلمان بھائی، برما ملک رئیلا خارے سائی
خاما ی فائلے خیتوُ نہ دِرُ ، مگھے گرے کمُن فِھیرُ ، برما ملک خنو نہ فائ رشہیر
برما فاتی مایا مرداشامی ، بانائ رے مسلمان بھائی، برما ملک رئیلا خارے سائی
اِخن شنوَ ھلا خبر ، شنُ توَ ھنلو آٹھ ھتر ، انکوار کی ھَنلوُ ں خاطر
شدِ خاڑا پانچھتّر زن ، بے دیشی بانائ رے مسلمان بھائی، برما ملک رئیا خارے سائی
زاتن نائ رے نو ٹو سنار ، گنوای مارِ تارے سنار ، ظلمے ہوئی لوُ وُوتّا رے
خنو متوّ دھری کٹبر ار ، بُولے فوتو نائی رے مسلمان بھائی ، برما ملک رئیلا خارے سائی

(نوٹ) مجلہ میں ان اشعار کو دینے کا مقصد طلبہ برادراں کی توجہ اپنی مادری زبان کی طرف مبذول کرنا۔ اسمیں دلچسپی کو بڑھانا اور آئندہ مفید مشورے سے مطلع کرنا ہے تاکہ صحیح معنی پر رسم الخط سے عمومی سطح پر روشناس کرایا جا سکے۔

زر اعانت: ۱ روپے

مقام اشاعت:- رابطة الطلاب المسلمین البرمیین (پاکستان)
فیڈرل ایریا ... کراچی ۱۹

خوشنویس: عبد السلام راہی

جناب ماسٹر محمد نورالاسلام صاحبر نیزر أتھر لکھیا تقریظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد و صلوٰۃ۔ اگرچہ ہم آجکل دنیا میں جتنے قوموں کو دینی و دنیاوی حیثیت سے تہذیب و تمدن میں عروج پر دیکھتے جا رہے ہیں سبکے سب ایک ایسی زبان خود تحریری شکل میں موجود ہے جس سے انکی نسل یکے بعد دیگرے مستفید ہو رہی ہے اور انکی ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کیلئے آسان ذریعہ بن گیا ہے لیکن ہم رعالفیہ قوم ہی وہ سماج ہیں جو اس صف میں تمام قوموں سے پیچھے رہ گئے لہٰذا عصر جدید کے دینی تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر آپ ہماری مادری زبان بھی کچھ رعالفیہ ہیروں اور بھائیوں کی کوشش کی بدولت منظر عام پر ایک حد تک آ بھی چکی ہے جو تمام کے تمام ہماری قرآنی حروف و رسم الخط میں ہونے کی بنا پر ارکانی مسلمانوں کی تعلیم کیلئے نہایت آسان اور موزوں و مناسب ہونیکا تجربہ کر چکے ہیں۔ چونکہ ہماری ارکانی زبان کی یہ نئی تحریر میں قرآنی حروف و رسم الخط سے مشابہ ہونیکی وجہ سے جلد حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ رعالفیہ قوم کے چھوٹوں سے لیکر بڑوں تک پہلے سے ان قرآنی حروف سے مانوس ہیں لہٰذا اس کوشش پر میں حضرت مولانا میر احمد صاحب مدظلہ العالی اور جناب ماسٹر محمد سلطان صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ہماری مادری زبان کو اللہ پاک اپنی اعلاء کلمۃ اللہ کا ذریعہ بناویں اور ہم سبکو اسکی راہ میں جد و جہد کیلئے توفیق سے نوازیں فقط

راقم الحروف احقر بندہ نورالاسلام [illegible]

ساکن بالی علاقہ شمالی بوسیدنگ

۱۹ اکتوبر ۱۹۸۶ء

مردِ کامل

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرد تین قسم کے ہیں۔ ۱: کامل مرد ۲: آدھا مرد ۳: لاشئ محض (جو کچھ بھی نہ ہو)

کامل مرد وہ ہے جس کے پاس عقل اور تجربہ ہو اور وہ اس سے فائدہ حاصل کرے۔

آدھا مرد وہ ہے جو عقل مند تو نہ ہو مگر عقل مندوں کے مشورہ سے کام کرے۔

لاشئ محض وہ ہے جو نہ خود عقل مند اور صاحب الرائے ہو اور نہ ہی ارباب عقل سے مشورہ کرے۔

مرسلہ، حافظ غلام مصطفےٰ ڈیروی سیالکوٹ

اشرفیاں

محمود غزنوی نے حضرت ابوالحسن خرقانی کے آستانہ کی طرف نصف سے زیادہ فاصلہ طے کرکے ان کے پاس آدمی بھیجا کہ ان کو بلا لائے مگر انہوں نے انکار کردیا۔ ناچار خود حاضر ہوئے بات چیت کے بعد آپ کی خدمت میں اشرفیوں کا توڑا پیش کیا۔ آپ نے اسے جو کی سوکھی باسی روٹی عطا فرمادی بادشاہ نے اسے منہ میں ڈال لیا مگر وہ اس کے حلق سے نیچے نہ اتر سکی۔

حضرت نے فرمایا:

"اسی طرح تمہارا اشرفیوں کا توڑا ہمارے حلق سے نیچے نہیں اترتا" اور توڑا بادشاہ کو واپس کردیا۔

(مرسلہ، محمد حسین حیدری پنڈدادن خان)

تقریظ جناب حضرت مولانا محمد اسلام صاحب صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ کورانجی نبک

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بعد حمد وصلوۃ بات یہ ہے کہ اب ہماری قوم کے اندر اپنی کھوئی ہوئی نعمت اور چھینی ہوئی دولت کی بازیابی کیلئے درد بھری بیداری پیدا ہونی ہے اور وہ بہترین جد وجہد اور ہمہ گیر کوششوں میں بھرپور حصہ لیتے رہتے ہیں لیکن ان کوششوں میں کامیابی کی شرط اولی یہ ہے کہ ان کی ایسی ایک زبان وادب ہو جس قوم ثقافتی زندگی کی وسعت ہوتی ہو اور اس سے علم وادب کی میدان میں قوم کی ذہنی تربیت کے ساتھ ساتھ عملی تدریب بھی مکمل طریقہ پر وجود میں آنیکی بہترین راہ ترقی ہموار ہو جاتی ہے چنانچہ کوئی قوم جب بھی ترقی کی ہے تو سب سے اول کوشش ان میں یہ رہی کہ انکی تہذیب وثقافت اور علمی وفکری میدان میں عروج حاصل ہو اور انکی زبان اور ادب اور انکی تعلیم سماج میں عام ہو لہذا اب ہماری غیر ترقی یافتہ رہا مغیم قوم کی ثقافتی زندگی کیلئے ایک ایسے زبان کی ضرورت ہے اور اسکے لیئے ایسے ایک رسم الخط کی ضرورت ہے جس سے وہ ان کی شاندار ماضی اور تابناک تاریخ سے اپنے کو جوڑ سکیں اسلئے ہم اس علاقہ کی اور دینی تقاضہ کی پیش نظر اس رسم الخط کو ضروری سمجھتے ہیں جو ہماری قوم کو عالم اسلام سے قریب کر دے اور قرآن کریم سے ربط اور تعلق کو بڑھائے اور اسلامی علوم سے روشناس کر دے اس لئے ہم اپنے مادری زبان کیلئے عربی رسم الخط کو بہتر وسیلہ وذریعہ سمجھتے ہیں پھر اس حالت کو دیکھ کر مشنریوں کے مقابلے میں بھی اسکی ترویج واشاعت ضروری ہے جیسا کہ ہر جانب سے بیت اس سے واقف ہیں آخر میں اپنے کلام اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ پاک اپنے قرآنی رسم الخط کی حفاظت کی خاطر اس عربی رسم الخط کو ترقی دے اور اس کو تمام مختلف رسم الخط پر غالب فرمائیں آمین فقط۔ احقر العباد محمد اسلام عفی عنہ

زبان مشرقی بنگال و اراکان
بذریعہ
ظہیر الدین احمد

(۱۳۰) مشرقی اکیاب کے قتل عام سے بچ کر آئے ہوئے زخمی مسلمانوں کے منگڈو پہنچکر مرجانے کے متعلق منگڈو کا بیلا فقیرا کہتا ہے۔

تمہار ختماشن لے بڈا شر ر خانفر ڈرے

تمہاری بات (دکھا) سنکر بھیا بدن کا نپتا ہے ڈر کے مارے

ختو مانشن مری زار گوئی منگڈور تاف گھاڑے

کتنے آدمی مرے جا رہے ہیں منگڈو رتاف کے گھاٹ میں۔

(منگڈو کا پرانا نام منگڈور تاف ہے)

جناب محترم ماشٹر ظہیر الدین احمد بی، اے، ڈی، ٹی صاحبر کتاب زبانِ مشرقی بنگال و اراکان) مآزھے کِسّھو ارکانی رُحامغیہ مسلمانر مادری زبانت شعر لکھیر۔ زین عربی حروف الف با مآزھے یے اشیل۔ تاین شعر ہین لکھیارے فُھوانتی فُھوانتی اُردُو مآزھے ترجمہ گرھی دیّے۔ کتاب ہِبا تونمونہ حسابے صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲ رفوٹو کاپی نقل گرھی دِیازار۔ تاکہ فرھی سایارے دِلرے اطمینان دِلای فاریفان۔ خودے آنرار مربّی مخلص وولے آنرار مادری ارکانی رُحامغیہ زبانرے الف با یعنی حرفُ القرآن لوی لکھی اشیے۔ آثار قدیمہ اِین پیش گرھونر معنی آنرار تحریک، رُحامغیہ زبان لِخھا فرھا عام گرھون، اللہ ر دین ھھیکیبالّا، بالکل نیا خام نَو۔ آنرار بزرگ وولے زے طریقہ ر اُوزُو خیال گجّھیے ار عملی اقدام گرھی آنرا لآ را ساف گرھی دی گِیَوی، آنرا یَو تانار نقش قدمر اُورے یے سلی زایر د اللہ رو قرآنو عربی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم حدیثو عربی، حَشر نَشر بیاگوّا عربی ختھا، قبرت منکر نکیر ر سوال جوابو عربی، حتّی کہ جنتر زُبان فُدّا عربی، تو یلے عربی زُبان لوی آنرا تو خُدُور تعلق اسے، فُوا بُرھا بیاگنے زانے آنرار شاندار ماضی ار رَوشن مستقبل ر ترجمانی، اسے عربی (قرآنی) حروف لوی کما حقہ ادا گرھی فاریم اِنشا اللّٰہ قرآنی حروف لوی وینو قوم وولے خدور ترقی گجّھیے، و نرار سامنے ظاہر۔ آنرا یَو سَلو عملی اقدام، اللہ اُورے بھروسہ گرھی، گرھی زای ۔۔۔

(۱۳۱) مگوں کے مظالم کے خلاف مسلمانان منگڈو کی اولین جدوجہد کے متعلق بیلا فقیرا رقمطراز ہیں۔

دکمن لے رومانشں دیکھو سایہ گورا گورا

دکمن کے آدمیوں کو دیکھو سایہ چھوٹا چھوٹا ہے

ٹھیلا بندوق خاندھت لئے ہمت فورا فورا

دیسی بندوق کندھے پر لئے ہیں ہمت پوری پوری ہے۔

(پہلا مسلح جوابی حملہ منگڈو کے دکمن کی بستی والوں نے کیا تھا۔ سایہ سے مراد بدن کا سایہ بمعنی بدن ہے)

جاپانیوں اور برطانویوں کی جنگ کے متعلق بیلا فقیرا کا ارشاد ہے

خالا فھار ڈر تلات مازے زافان آشں تھے تارا

کالا پہاڑ کے تلے میں جاپانی آئے ہوئے ہیں۔

وائرلیس لے دے ئے خبر آیو خارا خارا

وائرلیس کے ذریعہ دی گئی ہے خبر آؤ کھڑا کھڑا

(کھڑا کھڑا آؤ بمعنی جلد جلد آؤ)

رازہ رازہ لاڑائی گریر فرزا کیلا دعار

راجہ راجہ لڑائی کرتے ہیں پرجا کیوں بھاگتی ہے۔

اُفرت لون بما ماریر بمار ڈرے دعار

اوپر سے بم مارتے ہیں بم کے ڈر سے بھاگتی ہے۔

(۱۳۲)

شعدار فاڑار ڈیلت مازے زافان گئے گم

شعدار پاڑہ کے میدان میں جاپانی سو گئے ہیں۔

اُفرت لون ڈالی دے ئے امریکار بم

اوپر سے ڈال دئے ہیں امریکہ کا بم

بیلا فقیرا کے ایک غزل کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے!

ہاتھے دے ئے سوری خارو ناکے دے ئے بالی

ہاتھ میں ڈال کر چوڑی کنگن ناک میں دے کر بالی

فانی آنن تو زار گوئی بہنے خمر لاری لاری

پانی لانے کے لئے جا رہی ہے بہن کمر لہرا لہرا کر۔

(بنگ زبان کی پیروی میں معشوقہ کو بہن کہا جاتا ہے۔ خارو بمعنی کنگن ہے)

بیلا فقیرا اپنا تعارف یوں کراتا ہے!

گونا فاڑا باری آمار شوزار فارا تھاگی

گونا پاڑہ میں گھر بار ہے میرا شجاع پاڑہ میں رہتا ہوں!

موکر فوار زالا رے کھائی گھرباری ادھساری

بیوی بچوں کو جلاپے سے بھاگی گھر بار بھی چھوڑ چھاڑ دیے ہوں

تقریظ - جناب حافظ مولانا محمد الیاس صاحب لندونغ گرا، بلی بازار، منگڈو، اراکان، برما

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

الحمد للہ الذی ھدانا لخیر الادیان وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ و اکمل لنا دیننا واتم علینا نعمتہ ورضی لنا الاسلام دینا، والصلوٰۃ والسلام علی من انزل علیہ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ " ومن اٰیٰتہ اختلاف السنتکم اٰہ

اما بعد! بزرگانِ دین وملت اور برادرانِ مذہب اسلام کی خدمات بابرکات میں مخلصانہ اپیل ہے کہ دنیا کی تاریخ میں اگر نظر ڈالی اور دوڑائی جائے تو ہر ذی فہم فرزند اسلام خودبخود معلوم اور محسوس کریگا کہ ہر دور اور ہر زمانہ میں ہمارے اسلاف کرام و اکابر عظام رحمہم اللہ نے اپنے اپنے زمانے کے سامنے اسلام کو اسکی صحیح شکل و صورت میں پیش کرنے اور اسکو بام عروج تک پہنچانے کیلئے عصری دینی و مذہبی تقاضوں اور ضرورتوں کو پیش نظر اور دوش بدوش رکھا اور زمانہ کے نزدیک جو زبان مروج اور قابل قبول تھی اسی زبان کو عربی و قرآنی رسم الخط کے ساتھ ہی ڈالکر اسلام کو قوم کے سامنے پیش کیا،

میرے دینی بھائیو اور بزرگو اور مخلص دوستو! اسی طرح اب بھی زمانہ ہماری طرف نظر اٹھائے ہوئے ہیں اور اپنی تشنہ لبی اور تہیدستی کی شکایت کرتے ہوئے بزبان حال ہم سے اسکے متمنی و خواہاں ہے کہ ہم انکو وقتی غذا اور انکی ضروری تقاضا کی تکمیل سے دریغ نہ کریں،

اسی دینی و قومی ضرورت کے پیش نظر ہم رحامغیہ قوم بھی اب اس علم و ادب کے میدان میں آکر اسکو ایک اہم مذہبی و دنیوی ضرورت سمجھتے ہیں اور اسمیں کامیابی کیلئے بدل وجان ذہنی دماغی قولی عملی ہر طرح کی ہمہ گیر کوششوں کی ضرورت محسوس کرتے ہیں مگر یہ یاد رہے کہ ہم مسلمانوں کیلئے یہ ہرگز ہرگز مناسب نہو گا کہ وہ اپنے مذہبی اور قرآنی رسم الخط کے بجائے دوسرے کوئی بنایا ہوا رسم الخط یا دنیا کے کسی مروج رسم الخط سے ملتا جلتا طریقے کو اپنائیں کہ یہ مسلمانوں کی اسلامی حقیقت کے خلاف بھی ہے گویا کہ یہ اپنے گھر کی ہی دولت و سرمایہ کو چھوڑ کر دوسرے دروازے پر اپنی دریوزہ گری کو ظاہر کرنا ہے ھو لنعم ما قال العارف الرومی اسے یک سبد پر نان ترا بر فرق سر تا تو ہمی جوئی لب نان در بدر

کیونکہ ہم مسلمانوں کے پاس خود اللہ پاک کیطرف آئے ہوئے ایسے حروف ورسم الخط موجود ہے جسمیں دنیا کی تمام زبانیں لکھنے اور سمانے کی صلاحیت اور انتہا وسعت ہونی ایک ایک ناقابل انکار حقیقت ہے جو کہ صاحب بصیرت وابصار پر مخفی نہیں لہذا اس قرآن کریم کے حروف اور رسم الخط میں ہم رحامغیہ قوم بھی ایکہی ساتھ ایکہی پلیٹ فارم پر مجتمع و متفق ہو جائیں بس ہمارے بزرگوں بھائیوں اور مخلص دوستوں سے ہماری یہی درخواست و گذارش ہے وما علینا الا البلاغ

اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ

وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

آمین ۱۲

قالہ بلسانہ و ... ببنانہ افقر الناس الی رحمۃ ربہ القوی المدعو بہ محمد ... المعروف بادریسی

فاضل دار العلوم معین الاسلام ہٹہزاری

حال الخویدم مدرسہ اشرفیہ قاسم العلوم کو النفی ملتزم

۵ ر ۵ ر ۰۰ ھ

یوم الثلاثاء

قولہٗ تعالیٰ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰہِ اَكْبَرُ

بیشک نماز بے حیائی اور ناشائستہ باتوں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے

قصیدۂ

نمازی و بے نمازی معہ مناجات دلسوزی

مصنفہ

حضرت مطلع انوار ذی المجد والوقار الحاج مولٰنا المولوی عبد الجبار شہید رحمۃ اللہ علیہ ساکن اندانگ منگڈو ۔ ضلع اکیاب

برما

باھتمام عالی ھمم مصدر جود و کرم الحاج مولٰنا اسعد اللہ صاحب رئیس التجار منگڈو طبع شد

دیباچہ

(از طرف مولف)

ھو المستعان ۔ ایں قصیدۂ نمازی و بے نمازی و مناجات مولا ذی دلسوزی برائے اطمینان قلبی بزبان مادری "روحانگی" برائے عام فہم اہل اسلام خصوصًا باشندگان ارکان حق المرام خداجوئی در محمدی صلی اللہ علیہ وسلم شرم وحیا درکنار زبان مادری اختیار اختصار بمختصر آوردہ ام تا قاریان خوش بیان از بہر ہدایت مسلمانان بے فکر و سستی کار بردارند ۔ و ہدایت مسلمانان بر ہدایت خود لازم و ملزوم واجب المفہوم شمارند ۔ زیادہ ازیں چہ عرض نمایم ۔ فقط

والسلام

نیازمند عبد الجبار عفی عنہٗ

نوٹ درمیانی مصرعہ میں جہاں ۲ لکھا ہوا ہے اس کا مطلب دوبارہ پڑھنا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تَسْمِیَہْ تَحْمِیْدْ مَازْ عَرَبِیْ خَتَمْ — اُرْدُوْ فَارْسِی کِنَارَتِ رَاکِیَا اَلْدَمْ

رُوْحَانْغِیَا بَارْشِی لُوْکِ بُوْنْرَا ۲

شُوْنَ شَبِ بَافِیْ نِیْرَ بَجَنْ — اِکْتَا قَصِیْدَہ کَہِیْ نَمَازْ رْ کَارَنْ

مَنَرْ حَا بِیْلَاشْ ۲

دِشْ بَدِشِ جَتَ مُسَلْمَانْ — مُسَلْمَانَرْ دِیْنَرْ مَانْ نَمَازْ رْ فَرْمَانْ

حَدِیْثِ قُرْاٰنِ آسِ ۲

اَرَغْ فِیْسِ تَہَارْ بَیَانْ — فَرِیْلِ شُوْنِیْلِ فَایَبْ وُشِمْ اَمَانْ

مُسَلْمَانْ بَہَائِیْ جَتَ آسُوْ ۲

بَاقِیَا سَاوْ گَارْ خَانَہ خُدَارْ — کَتُوْ لُوْکْ آسِ جَاءِ سَارْدِ تَابَازَارْ

خُدَارْ کَامْ بَالَائِیْ آسِ ۲

عِزَّتَ فَاءِ مِیْلَانِجْ غَارْ — صَاقَّا غِرِیْ لِنْغِیْ دُدْلِیْ مَجْلِسْ جَارْ

لُوْکِ تَارْ مَانْتَنْ کِرِ ۲

نَمَازْ فَرِ تَطَارْ قَطَارْ — غَرْ رْ کُوْنِ لِیْشِیْ تَاکِ کُوَالْ فَارْ اَجَارْ

مُصَلِّیْرْ نَصِیْبْ بَالَا ۲

فَلَّا عَلَّا نَمَازْ نَنَتَ جَارْ — دُنْکِیَرْ اَنْتِنْ فُوْشَاکْ اِلْدْ کَاجَارْ

شَابَاشْ شَابَاشْ مُصَلِّیْ بَہَائِیْ ۲

جَکَنْ نَمَازْ فَرِ — فَاغْنَا دَاجَّا بِئِ نَمَازِیْ تِیْتَانِ نُوْر

نَمَازْ رْ وَقْتَ جَیْلِ ۲

مُصَلِّیْئِ نَمَازْ دُعَا فَرِ — کَمْ بَخْتِیَا لِئِ نَمَازِیْ حُقَّہ لَوَائِیْ مَر

بَا بَا عَقْلْ کَرُوْ ۲

نَمَازْ فَرَ مُسَلْمَانَرْ بِیْتَا — غَفْلَتِیْ بَہَانَہ کَرِ نَصِیْبْ جَلَا رْ فَلَا

بَرَدْ اَنْسُوْ سِرْ کَتَا ۲

۶۸۶

مُنَاجَاتِ مَوْلَاذِی دُعَاءِ دِلسُوزِی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَاذِی تَرْ بَرَا شَا دِکهودِ شَاکَنْدَ اُمِیَا تَمَامْ
فَقِیْرِ غَرِیْبِ اَمِی تُمَارَا غُلَامْ

مَوْلَاذِی تَرْ بَرَا شَا

مَوْلَاذِی تَرْ بَرَا شَاکَرِی آشَا اَمَا رَحِسَابْ
غُنَا خَطَاجِت کِسُوْ کَرِی دِیَبَا مَعَافْ

مَوْلَاذِی تَرْ بَرَا شَا

مَوْلَاذِی تَرْ بَرَا شَاکَرِی آشَایِی رَاتْ وَدِنْ
کِیْفَلِ هَارِیْبَ اَمِی دِیُوْ مَرِے سِیْنْ

مَوْلَاذِی تَرْ بَرَا شَا

دُرِتْ دُشَاکَنْدَ اِیْسَا تَمَامْ　　عَبْدُ الْجَبَّارْ فَرْ کَاشْ آسِ وَدِیْنِ رَامْ

آنْدَا اَنْغِرْ فَارَا رْ مَازِ ۲

بَا شَا آسِ نُوْنِ بَهَاتِ کَا ئی　　رُوْحَا اَنْغِیَا زُبَانِ گِیْلَام تَیشْنَا اَدَا ئی

سَتْکَلِ دُعَا کَرَوْ ۲

آتَارَ سَوْ سَا تَرْ نَبُوِی سَنْ　　عِلَیسَوِیْتِ حِسَابْ فَا یُسَا کَنْدَانِ رَکْنْ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بَهَا ئی ۲

یَا فَنْ بِنِ آرَ کِسُوْ نَا ئی　　بَا فِیْلِشِ اللّٰهُ تَعَالٰی شَمْ نِیقَت فَا ئی

بَا فُوْ بَا فُوْ مُسَلْمَانْ بَهَا ئی

تمت بالخیر

گرامی شاگرد ہیں. آپ کو علمی فضیلت کے ساتھ ساتھ ذوق نظم اور قصیدہ گوئی کا بہترین سلیقہ تھا. چنانچہ آپ نے ۱۸۹۶ء میں اپنے مشہور قصیدۂ بے نمازی و مناجات دلسوزی اپنی مادری زبان روانگی میں تالیف فرمائے اور طبع ہو کر شائع بھی ہوئے. اس مولویانہ اور صوفیانہ زندگی کے ساتھ کسب حلال کا سلسلہ بھی بلند پایہ پر جاری تھا. آپ کا مقولہ ہے کہ کسب حلال کے بغیر روحانی کمالات کے دروازے نہیں کھلتے. مولانا شہید عمر کے آخر حصے میں تصوف و سلوک کا رنگ غالب آیا تھا. آپ نے مولانا شاہ عبید اللہ صاحب مجددی سندھی پرانگی سے فیوض باطنی کی تکمیل کی اور خرقۂ خلافت حاصل کیا. نیز آپ کو طریقۂ چشتیہ میں بھی اجازت حاصل تھی. اطراف و جوانب کے بے شمار لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے.
۱۹۳۵ء میں مولانا شہید نے مناجات مولاذی و دعائے دلسوزی قصیدہ اپنی مادری زبان میں تالیف فرمایا جو نہایت مؤثر اور جاذب قلوب ہے. خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی تمام عمر درس و تدریس، ارشاد و تلقین، اصلاح و تربیت اور طریقۂ سلوک کی تکمیل میں صرف کر دی اور آخر میں شہادت نصیب ہوئی.

واقعۂ شہادت

مولانا عبد الجبار شہید گذشتہ جنگ جاپان کے دوران میں ماہ اپریل ۱۹۴۲ء مطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۱ء قومی خونریز فسادین مگوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ انڈانگ ندی کے شمالی کنارے پر شہید ہو گئے. جائے شہادت سے تھوڑے فاصلے پر شمال کی جانب عام راستے کی بائیں طرف آپ کا مزار پُر انوار واقع ہے. برد اللہ مضجعہ ونور اللہ مرقدہ

احقر بشیر اللہ عفا عنہ ابن مولانا شہید
الانوری تلمذا والارکانی توطنا

= * = جناب وکیل خلیل الرحمن صاحب مخطوطہ (نیز ر أتھر لکھیا) کتاب " رُوشنگ پنچالی " ر سایر گوا صفحہ نمونہ لاؤنرار سامنے پیش گرھا زار ***

عتی دُخ موَر دیل ار ظالم غن ہ بند کرائل معقد مہ کرائل شازن

زار لاغی چوری کری شیمو بلے چور ما اسلا مر بیشا بلے اسلام قصور

یلے خدا ایک رسول یکوی قرآن ہ یک جیبن یلے مرن امار ایمان

دُخ بوہری قوم ر کتھا جے جن ناکھے ہ ناشیتّ جیبن تار مشتشار ترے

جبی جن نار اخع قوم ر خبر ہ غوبی غن تار بلے عیشو بہر

کو تھا غل عتی ر وانیا ار کان غجن ہ زار بھیے تھر تھر کمپیت مگ غن

خند ل حیّت بند ر قیم خبر لوہ بیت ہ دمر دمر لیبت تار اجا بنیابیت

کبار قتہ و دعن دیے قوم ر کار ن ہ قوم ر شنمان لاغی کبا دیے جان

یکتا نار بیل ر وانیار بیسے ہ کیت حسہ ہرا تا در دیلر بیسے

قوم لاغی جان و مال دیت بھیے کرے ہ قوم ر عزت و شنمان کی بوہ بت نار

عرابی غوربی ذاتی ر وانگیر احان ہ ~~شفی جواعہ ر کو تھا غل غن~~
جاھو بلے فلا نیت تو نیت مگ ر اجن

کھو بلے ذاتی کھو لود و لود و ہ لینڈ ر غن پان کرے " دیتی لو کرمد ھو

عشب حال ر وانیار دخیا بو ہر یاہ لغی نیلو مر یک پستک خدا کے بھایا

چھو لو کال شنغی سیلو مر ہو انگیا بنغالاہ عنک کال سار یدیلوم ار دو کے بو ہری بھالا

انگریزیر شنغ ار دو جیے پلا یگی ہ برمادیش ار دو ر قدر نار حیل

مثلا غیا ماتری بھاشار وانیا بنغلاتے ہ لغی سیلو مر شنغی پستک عربی بنغلاتے

ر وشنگ پنچالی نام تار دیلو مر امی ہ جنک ر کال لغی میلو مر عتی لشطامی

~~چکی یار الم حسّت شنغی جو ہر حل ہ ابار لغیبار تلک میکی اسنا حل~~

مجا نیبا بنغالار کبی مو ر بھائی ہ کیبل ر وانیا ذاتی جان مو ر تھائی

کنتو منر بیسے حل قومی درد ہ عوام ر خاطر لغی بنغا لار پد

خما کری دیبا اے پنڈیت منوجن ہ جدی مو ر غلطی پاؤ تمی کون خان

دل دعا کر بیا اے مسلمان غن ہ قوم جگا نیبار لاغی جان عیر سن

کت دین غومیے ر مینا بھائی غن ہ جاگی غل عرب عجم مشب مسلمان کیبر

* اِين ساى ونرا فيصلهٔ فونسى فاريبادي‌کي رحامغيه زبان لِکها نيانسے قران؟ ارخن حرف اختيار گجهيسے؟ اِخن نوا گرهي باناؤنر ضرورت اسے کي نهاى۔ آنرا رخيال مطے نيا حرف باناؤنر ضرورت نهاى، عربي حرفے کافي اربابرکت۔ آنرا مرکزي رحامغيه زبان اکيڈيمي يسے عربي حرف لوي رحامغيه زبان لخهات اسے الله ديليے د عار محتاج *

١٢

شيخ صيد مغل پٹھان بنغش حبيابي ه بنغش کاهيني عجه بملائد ملا متي

امي فيمي محمد خليل الرحمان ه عجه کيهولي ليسو ماثر عربر بيان

٥٠ - ١ - عرب ذاتي ار کاني مسلمان غنر بيبرن ٥٩

عيے شون غوني غن موبر نيبدن - ار کان ه برماتے آئيل اسلام کون

عيند لوك کي ميل شرمي کاهيني ه بالك غن که تاکه مشو نائيت نامانی

پندر کول پادر کول ميل موکا کول ه قيم سيل ديانيے روانيا مول

کلا بنغان کو النغ خندل وبندر ه اربعيل رامبري و ويسالي شهر

پرهل پابين وجرت لنغرت تنغ شهر ه متيها ربل مسلمان شب تهر تهر

سين دينر اپيتھامش عمت لخيسے ه پيتھامش عجر يتے عرب مينتے اشيے

مکه ولبصر هبت عرب شدا اگره بنگ شمدر ر کول بشيل تهر تهر

بند جاوا ملايا واچين وکانٹن ه شتها بنائيل عند مسجد عرب غن

پيگو تھاٹون تناصرين ارکانتے ه بانن کارن عرب بشيل شے وقتے

١٣

مگو اپيتھامش جان عمت لخيل ه عنك عربي دنغا رامبر بيتے آئيل

شيفت شط اتھابيشي

اصط مشط مثات امتي مشن عيسو بيتے ه طوفانيتے شے شب دنغا بنغيل رامبر بيتے

رامبري ديا کي بلے راماوي جان ه دعنيا وديدتش بلے راجستري ار کان

روانگ روشنگ رخام رخا پور اغام ار کان کے بولنت شب پنث يٹ غون دام

شے شميتے راجا سيل مهاٹنگ چندر ه عنديلٹ دهر ميك راجا بهوبن عنتس

ويسالي شهر تان شنغاشن اسيل ه بائيش شال پرجا پالون کريا مريل

وديسالي شهر

شے بيد بيتي عربي منتدا اگر شيا کا آئے ه دياکري بشائيل شکو و بابر اجه

ار کانيے عرب لوکشر غرامر تعان تعان ه ناماركلمه اميتے شروع بيان

عنت مسجد بدر مقام تار ابنائيل ه اسلام بنياد تار اعمت غاربل

اسلامهر انتي لاغي ديل جان ومال ه شلاغيا دين اسلام خيل کمال

ار کانرار تعوجان ار کان الاسلام ه عتما غاريل اسلامر تهم

مسلمانانِ برہما و ارکان کے
قومی حالات

یعنی

رسالۂ

تاریخِ اسلام برہما و ارکان

مع

مختصر حالات ملایا اور ملیشیا (انڈونیشیا)

مؤلفہ

…سن الدین غفرلہ المنان ارکانی وکیل سرکیاب برہما

(سابق ہیڈ ماسٹر محمڈن ایلیمنٹری ٹریننگ کلاس گورنمنٹ نارمل اسکول اکیاب)

باہتمام

علیم الدین صاحب مالک اسٹار آرٹ پریس ۲۳ زکریا اسٹریٹ کلکتہ میں چھپی

بار اول ایک ہزار کاپیاں سنہ ۱۹۴۶ء

قیمت دو روپیہ آٹھ آنے

(جملہ حقوق محفوظ ہیں [illegible] بلا اجازت چھاپنے کا قصد نہ کریں)

(۴) تعلیمی حالات

معلوم ہو کہ انیسویں صدی عیسوی کے قبل سارے ملک برہما کے مسلمانوں کی دینی تعلیم کی حالت ویسی تھی جیسی کہ دیگر بلاد اسلامیہ میں رائج تھی یعنی مساجد مکاتب اور مدارس میں دیسی زبان سے ماہر کامل معلمین خواندکاراں یا ملاجی صاحب بلا تنخواہ یا باتنخواہ قرآن مجید اور دینیات وغیرہ لبطرز صوت اور سبق و بخوان حتی الامکان اکبری[1] اصول تعلیم کی پیروی کرتے ہوئے پڑھایا کرتے تھے۔ مدت معینہ میں قرآن شریف ختم کرانے کے بعد دینیات کے ضروری مسائل کو لبصورت نظم اور نثر پڑھانے کے علاوہ فاتحہ خوانی۔ زیارت خطبات جمعہ عیدین اور نکاح عربی مولود شریف اور دعوات مرگ مفاجات وغیرہ بھی سکھائے جاتے تھے۔ بریں غرض علمائے متقدمین برہما اور ارکان نے برمی یا مگھی اور ارکانی مسلم زبان میں لکھی ہوئی کتب دینیات فقہ اور تصوف وغیرہ جیسا کہ مراۃ لکونین اور خلاصۃ الفقہ (برمی یا مگھی میں لکھی ہوئی) کیدانی تحفہ نصیحہ اور سراجیہ وغیرہ (عربی حروف میں) کو ترجمہ کرکے دینیات وغیرہ کے بحر محیط کو کوزے میں بھر دیا ہے جن کو پڑھ کر عوام الناس اب تک ان سے ہدایت پذیر ہو رہے ہیں۔

اس مقام پر مشہور علمائے ارکان کی تصانیف سے چند نمونے عام مسلمانوں کی آگاہی کے لئے نقل کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جو قدیم ارکانی مسلمانوں کی رسم تحریر کے مطابق حسب ذیل ہیں۔

(۱) چنانچہ سید شاہ علاادل رحمہ اپنی تحفہ نصیحہ میں لکھتے ہیں:

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم قُرآنے شیرَ بِحی فہما عتیم
بَر بھور مصما آگے کر ھوں عقلر نَو دَفس اعادی بس حجن زا ھلر
شَنُوبرے آکاش تھا پیسے تھمبر بیتو تو کا شیبے اکا شخترد شتی یا لئے
لبنج گر ھو عرش مھت دیسے جتو کھیتے فقار کھو شنکا آسے کتو

[1] شہنشاہ اکبر کے نصاب تعلیم جو قدیم زمانہ میں رائج تھے۔

یکْ کَنْگُوْرِ اَتِے تھَاکِی جَدِی ئکِی بَرْ — نَیْتِی دِیشْتِی عَلَیْہِم اُوْرْٹے تَرَاتَرْ
بَیْدْ تَرْ وَغْنِی تِیْتُوعَمْتِی شَغِبْ جَایئے — چَارِی شَطْ بَسْتَرْ بے کَنْگُوْرْ لَاغُوْ یَابِیئے
حِیْنَ اِغَاسِ جَلِدِی بُنْتَرْ دِکْنِیَا ھَعِے — کَانْ خُوْرْ یَنگْ کَنْبِیَادَرْ یِدَرْ نِسْعِے

(۲) مولانا عبد المطلب صاحب ارکانی کیدانی میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔

شَکَلْ بَیْشِیدَ آکِیَاکَیِیسے نَتْعِے — یکْ شَمْسِ تْ بَشْوُ شَطْ چَنْدَرْ ھَعِے
مَشْرُوْعَہ شَمْسَنِ تَیْنَ شَطْ تَیْنْ دَشْ — تَاتِے فَرْضْ یکْ شَطْ جُوْ سَائِطْ فَرْتَشْ
دَاجِبْ چَنْدَرْ شَطْ تَرَاشِی جَابِیَّا — مُنَّتْ شَطِلکْ اَرْ تُوْ سَائِطْ یَاسَا
بَتْوُ شَطْ اَرْ یَانْ مُسْتَحَابْ اَھِیْ — غَیْرِ مَشْرُوْعَہ بِیدْ شَطْ بَانْ اِیْتِیْ
اِسے سَلِیْسْ تَاتِے مَبَاحْ ھَعِے شُرُوْ — رُغْ شَطْ اَرْ یَانْ اَسْعِے مَگَرْ دَہ
جَنْدْ رَشَطْ سَیْتَرْ یِشْ حَرَامْ یَرْ تَایکْ — مُقَیِّدْ شَطِلکْ چَنْدَرْ شُوْنِ یکْ یکْ

حَدْ یَیْرَمِرْ اَدِیْ تَشْہَدِّ شَہَادَتْ — لَااِلٰہَ یَارَا آکِیَّا دِیسے کَرْ دِ اِشَارَتْ
تِہَارَ رَاوِیِّ تَارِےْ بَیْشِدْ کَرْ تِیسے — اَبُوْحَنِیْفَاءِ تَارِے حَرَامْ کَہِیسے

(۳) اور مولانا اسماعیل صاحب ارکانی اپنی سراجیہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

سِرَاجِی شَفِیْنَہْ بَاکْتُوْکَیْچْیَتْ یُوْرْ تَیَا — جِیْنَ اِسْمَاعِیْلْ کَہِے یَدْ تھُوْکِے بَھَابِیَا
جِرْ اِیْتُوْ یَا بَرْ کِتْمَا مُتُوْنْ مَہَاشِعِے — مِیْرَاثْ حِصَّہ جَانْ سَعِے مَتْ ھَعِے
یَرْمِتْ دُوْبِیْ حِصَّہ ھَنْتِے یکْ یَایِے — دِیرْ بَیْتْ چَارِی ھَنْتِے یکْ حِصَّہ کَعِے
کُوْنْتِے اَشْطَ حِصَّہ ھَعْتِے یکْ لَیْتُوْ — جَتْرِیْتْ تِیْنْ ھَنْتِے دُوْبِیْ بَھَاگْ لِیْتُوْ
یَیْمِتْ تِیْنْ بَھَاگْرْ یکْ بَھَاگْ ھَعِے — شَشْتَمِتْ سَعِے عَنْغَشْ یکْ غَنْغَشْ لَعِے

مَنْفَتْ بَابْ جِیِّ رِیَتْ ہ شُوْ نُوْ شِلے دِیَّا جِیْنْتْ ہ خَصِیْمِ بَاثِیْبَ جِیِّ رِیَتْ ہ
تَہَاکَیْلِ شُوْتَا شُوْتْ ہ اَرْجَانْ یَتُوْرِ شُوْتْ ہ تَبْ عَرْدِ بَاثِیْبْ تَسْعِے ہ
اَرْ یکْ مَتْ بُوْلِے ہ جَدِی یُتْرْ کِنْیَا ھَعِلِے ہ یَاثِیْنْتْ چَارِی ئکْ ھَنْتِے یکْ ہ

الغرض اسی طرح دینیات کے مسائل کو اپنی مادری زبان میں

سیکھ ایک شخص اچھا خاصہ عالم یا خواندکار بن سکتا تھا۔ مگر اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے فارسی عربی اور اردو کی کتب درسیہ عربی مدرسوں میں پڑھائی جاتی تھیں علاقہ فیوفتو اور منگڑو وغیرہ میں ایسے مدرسے جابجا قائم تھے جہاں اکثر طلبا مدت قلیل تک عربی اور فارسی سیکھ کر بنگال اور ہندوستان کے دارالعلوم عربیہ میں جاکر علمیت کے اسناد اور دستار بندی حاصل کر کے آتے ہیں اس لیے اُن علاقوں میں علما کی کثرت ہے۔ اور اس وقت بنگال اور ہندوستان میں عربی تعلیم پانے والے طلبا کی تعداد تقریباً پانسو ہیں۔ میں نے بچشم خود بہت سے ارکانی طلبہ کو مدرسہ نیو اسکیم اور دارالعلوم چاٹگام میں۔ مدرسہ عالیہ کلکتہ میں مدرسہ فتح پوری اور نعمانیہ اور طبیہ کالج دہلی میں فروری سنہ ۱۹۴۱ء میں پڑھتے دیکھا ہے اور مدرسہ دیوبند اور سہارنپور وغیرہ میں بعض پڑھتے ہیں۔

بعد فراغت تحصیل قرآن خوانی اور دینیات عموماً اکثر مسلم لڑکے بھی کبھی ہماؤں یا ساہو سیادمگ یا برہما پنڈت کے مدرسے میں جاکر مگھی یا برہمی زبان سیکھتے تھے اور چند سال کے عرصے میں علم ادب حساب نجوم اور طب میں مہارت کامل پیدا کر لیتے تھے۔ بھونگی اور پنڈت مسلم طلبہ کے ساتھ بلاتعصب نیک برتاؤ کرتے تھے۔ مگر دیگر بدھ مذہب والے طلبہ کی طرح مسلم طلبہ کو بھی فرش پر پیشانی رکھ کر اپنے استاد کے آداب بجالاتے ہوئے چند جملے رٹنا پڑتے تھے (اسی سبب سے مجھے اور میرے چند رفیقوں کو مگ پنڈت کا درس چھوڑنا پڑا کیونکہ یہ کلمہ شرعاً ناجائز تھا) اپنے استاد بھونگی یا پنڈت کی سفارش یا لیاقت اور نیک اخلاق کے اسناد کے ذریعہ مسلم نوجوانوں کو راجگان برما اور ارکان کے دربار اور دفاتر میں نوکریاں بھی ملتی تھیں۔ اور وہ اپنے استادوں کے پاس تحفے وغیرہ بھیجکر اُن کے ساتھ مربیانہ تعلقات رکھتے تھے۔ اور اسی طرح مگوں کے لڑکے بھی فارسی سیکھنے کی غرض سے اسلامی مدرسے میں داخل ہوتے تھے۔ اور مدت قلیل میں مہارت کامل پیدا کر لیتے تھے۔

لیکن انگریزی عملداری کے بعد سے یعنی انیسویں صدی عیسوی کے وسط سے

رُحامغیه زبانرگنا ایک تو ایک شت فیجنتو

١ ایک	١٣ تیرهو	٢٥ فنتویش	٣٧ هانترش
٢ دُی	١٤ سیدّهو	٢٦ شهاتش	٣٨ انژترش
٣ ترین	١٥ فُندهرو	٢٧ هانتایش	٣٩ اُنشالیش
٤ سایر	١٦ تهلّو	٢٨ انژهایش	٤٠ شالیش
٥ فانس	١٧ هانترو	٢٩ اُنترش	٤١ ایکشالیش
٦ تهو	١٨ انژهارو	٣٠ ترش	٤٢ بیالیش
٧ هاتت	١٩ اُنیش	٣١ ایگترش	٤٣ تیالیش
٨ انشٹو	٢٠ گوری	٣٢ بترش	٤٤ سوالیش
٩ نو	٢١ ایگویش	٣٣ تترش	٤٥ فانشالیش
١٠ دش	٢٢ بایش	٣٤ سوترش	٤٦ سهیالیش
١١ ایگارو	٢٣ تیش	٣٥ فانترش	٤٧ هانشالیش
١٢ بارهو	٢٤ تیش	٣٦ سهترش	٤٨ انژشالیش

٤٩ اُنفنجاش	٦٢ باسٹھ	٧٥ فانساهتر	٨٨ انژاشی
٥٠ فنجاش	٦٣ ترسٹھ	٧٦ سهیاهتر	٨٩ اُنانبوی
٥١ ایکاون	٦٤ چوسٹھ	٧٧ هانتاهتر	٩٠ نبوی
٥٢ باون	٦٥ فینسٹھ	٧٨ انژاهتر	٩١ ایکانبوی
٥٣ ترپن	٦٦ سهیاسٹھ	٧٩ اُناشی	٩٢ بانبوی
٥٤ چوّن	٦٧ سینسٹھ	٨٠ اَشی	٩٣ ترانبوی
٥٥ فانسن	٦٨ انژسٹھ	٨١ ایکاشی	٩٤ چورانبوی
٥٦ سهپّن	٦٩ اُناهتر	٨٢ براشی	٩٥ فانسانبوی
٥٧ ستاون	٧٠ هتر	٨٣ تراشی	٩٦ سهیانبوی
٥٨ انٹاون	٧١ ایکاهتر	٨٤ سوراشی	٩٧ هانتانبوی
٥٩ اُنسٹھ	٧٢ باهتر	٨٥ فانساشی	٩٨ انٹانبوی
٦٠ هایٹ	٧٣ تیهتر	٨٦ سهیاشی	٩٩ ننانبوی
٦١ ایکسٹھ	٧٤ چوهتر	٨٧ هانتاشی	١٠٠ ایک هت

بسم الله الرحمن الرحيم

(كل عام وأنتم بخير)

RECEIVED 1? DEC 1981
ANSWERED ?? JAN 1982

من مولوی شمس الحق عزلی فی ۲/۲/۸۲ء سنة ١٣ هـ الموافق سنة ١٩ م

حضرة محترم المقام السيد [illegible] حفظه الله آمين

دام اقبالکم و جلالکم السلام علیکم و رحمة الله و برکاته

زبدۃ الکرام یہ ہے چودہ سو ہجری رمضان شوال کو میر فتیہ مدرسہ میں تھا وہاں ہمارے بڑی ایک جلسے
ایکا تصنیف کیا ہوا روحینغیہ پہلی دوسری کتاب لیجا کر بندہ کو دیا تھا میر فتیہ میں
پڑھکر بڑی مہاجرین کو سنایا تھا باقی ہو گئے وقت وہ کتابیں برما میں پہنچ دیا ابھی یہاں
بھی ایکا تصنیف کیا ہوا روحینغیہ کتابوں کا تذکرہ کیا ہے ابھی یہاں بھی بڑی جوانوں
نے شوق تمنا کرتا ہے لہذا برائے کرم ہمارے لئے ایک طرف سے کچھ ہدیہ عطا کریں
تاکہ عند الموت ایکا یاد گار رہنے فقط والسلام مہاجرین برما کو سلام

عارض العبد احقر مولوی شمس الحق بن مولانا نور احمد سا میلوی رالیدنگی اکیابی ارکانی

روحانغیہ زوبان میں ایک ضرب المثال آسے - گم گیرو گرو وزن بوجھی ۱۱ یان ایکان لامبا خط تو ۱۱ الوی تولهی دیاگیے •
پھور سے پانتھہ یار باندھے - آنهارا ناگی کھاڑا دیش آنهارا زمین ۱۱ عبدالجلیل صاحب لخھا بولے •
آنهارا ہیڑ یار گیرض الله قرآنت آسے آنهارا ہمتر اورے آنهارا کمر باندھی تهیا یلے
الله مدد گریدو - ہیتلا کوشش گرون آنهارا کام پورا گرون الله رحام

رحامغیه زبانت ایکان ضرب المثال اسے دیکی • گیرهسر وزن (اندآز) بوزهی سورے ھانت بھار باندھے • آنرار ناگهی خاڑا دیش آنرار زمین • آنرا ھیڑیار گیرھس الله رقرآنت اسے آنرار ھمتر اورے آنرا کمر باندھی تهیا یلے الله مدد گرهیبو • ھیتلاکوشش گرھون آنرار خام فوراگرھون الله رخام

تقریظ از طرف مولوی محمد ناظر حسین صاحب فقیرا بازاری

(۳۷۳) 4.1.1986 ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ - ۸۶ء

الی محترم جناب مسٹر محمد سلطان صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سن کر ممنون ہوں [illegible] کہ آپ حضرات کا مسئلہ بزبان

[illegible] پڑھ کر دل خوشی سے جوش زن ہے۔ خدا کرے آپ اس فن میں

کوشش کرنیوالوں کو عزت دارین و فلاح دارین عطا کرے خصوصاً آپ اس فن میں

جد و جہد کرنیوالوں میں حضرت محترم استاذ الاساتذہ مولانا الحاج میر احمد صاحب

سابق ناظم مدرسہ [illegible] کی شرکت سن کر دل میں کافی مسرت اور سرور ہوئی

اس [illegible] یقین آگیا کہ ہر زبان کی طرح ہماری [illegible] زبان بھی دنیا میں

مقبول ہو سکے گی۔ لیکن ہمارا ذاتی ایک ایپل ہے کہ [illegible] زبان میں بات چیت

کرنیوالا ۹۵ فیصد مسلم ہے۔ لہٰذا اس زبان کو عربی رسم الخط میں لکھا جانا ہی بہتر

اور مناسب ہوگی۔ چونکہ بفرمان حدیث احب العرب لثلاث۔ لانی عربی والقرآن عربی

ولسان اہل الجنۃ عربی۔ ہمارا یقین ہے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اگر ہم [illegible] زبان

کے [illegible] عربی رسم الخط پر لکھیں تو ضرور ہماری زبان مقبول ہوگی

دعاجو۔ محمد ناظر حسین مدرسہ فقیرا بازار

پیش امام جامع مسجد رحمانیہ نورانی بستی کورنگی ۴

محترمی و مکرمی جناب ماسٹر محمد سلطان صاحب زید مجدہم سلام مسنون قبول کرو

سلام مسنون بعد اوفتے خدمت ما ٹی عرض کرویدہ ۔ اللہ دیکے بشپا بینی کم اسم ۔ امید کریدہ کی اوفتے بوگم تہا ئیبا بولی ۔ دومیرا ختاایان دے کی اوفتے ارسال کردہ مجلہ الرحام ما ئیبورے ۔ دلیم ما ٹی بشپا بینی خوشی محسوس بسو ۔ حضرت ما اُستاد بھلی بشی خوشی لگدے کہ اونوے ایسے اکان عظیم کام انجام دور زبان نے کی ایا رفیلا خو ئیکا نیر قوم بھترے بوٹرسے ۔ اردے اسے واقعی آفرار قوم بھترے اے خاموش بینی ضرورت واقعی زے قوم زبان لکی لو عار اپن خو نون زبان لو
خیرا اللہ تعالیٰ اونے اے عظیم مقصد ایان ما ٹی کامیاب کروئے
ار اکان ختاایان دے کی منتی اکان ختارے بشپا بینی شرم لگدے کی کہ مجلہ الرحام ما ٹی زے سوال گولز جواب دیتو خو ئیوا ین دے ایسے دومیرا اکا یلہ ما ٹی دیتم کیلا بھلی الرحام ر کا غذ کان فیلا موئی اوت بوفیلو دے خراب کرچی فیلا ایم ایتلا بھلی مو یکے اونوتی بشپا بینی معاف سویر
فقط نور حسین - دار العلوم کراچی نمبر ۱۴ ادم ۳۸

محترمی جناب برادر مولانا محمد یعقوب قاسمی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ -
بعدہ سلام مسنون خدمت میں عرض ہے کہ آپ کا ارسال خط اور مجلہ الرحام ملا کر دل کو انتہائی خوشی ہوئی کہ آپ نے اپنی کمسنی کے اس مشوق کو پورا فرمایا واقعی یہ مجلہ قابل دید ہے اور اس میں ایک لطیفہ انور زہری کی محمد حنیف ماسٹر صاحب کا اور اس میں جتنے بھی شریک ہیں ان سب حضرات کا قوم پر احسان ہے کہ ان لوگوں نے اپنے قیمتی اوقات اور جسمانی اور مالی خدمات سے ذریعہ یہ کام شروع کیا ہے اور واقعی یہ مہربانی چاہیے کیونکہ جس قوم کی زبان کو نہ لکھی جائے وہ قوم مٹ جاتی ہے
اور دیگر مجلہ الرحام کے سوالات کے جوابات آگے سامنے ہے لیکن آپ کو اس بات پر بہت افسوس ہوا کہ مجلہ الرحام کا ورق خراب ہو گیا اس وجہ سے آپ کو دوسرا ورق استعمال کرنا پڑا ہے
[illegible]

بنام خدا

مولوی نعیم اللہ صاحب

محترم و مکرم جناب ماسٹر محمد سلطان صاحب اطال اللہ بقائہ

طالب خیر بخیر ہے ۔ زمانہ کے بدلتے ہوئے جس رخ کو آپ نے جسطرح لگام دی ہے واقعی وہ قابل تحسین وصد تعریف ہے یا یوں کہئے کہ آپ حضرات نے وادی جہالت میں روشنی کی تیز لہریں دوڑا دی ہے کہ اس روشنی سے غیر مستفید کوئی بھی بچ نہ رہے میرا اشارہ الرحام مجلہ کی طرف ہے واقعی اس مجلہ نے بھی طلبہ تنظیم کی طرف سے نکلنے والا مجلہ الجہاد کی طرح عوام و خواص کے جان و جگر میں مسرت کی لہریں دوڑا دی ہیں ۔ اگر یوں ہم ایک ایک زینہ طے کرتے چلے جائیں تو وہ دن دور نہیں جب منزل ہمارے پیروں تلے نہ ہوں اور علم کی روشنی سے ہر گھر منور نہ ہو ۔

احقر نے بھی آپ کے مجلہ میں دئے گئے انعامی مقابلہ میں حصہ لیا ہے جوابات آپ کے سامنے ہیں واقعی یہ مقابلہ بڑا ہی حوصلہ افزا ہے شروع شروع میں کچھ غلطیاں ضرور ہونگی اور یہی غلطیاں شاید راہ راست کی طرف نشاندہی کرے کیونکہ ہر ٹھوکر کے بعد آدمی کی عقل بڑھتی ہے یوں آہستہ آدمی تجربہ کار بنجاتا ہے

فقط والسلام

نعیم اللہ متعلم جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵
پاکستان

مولوی نعیم اللہ صاحب کے مرقومہ بالاخط کا نقل ۔

بنام خدا

محترم و مکرم جناب ماسٹر محمد سلطان صاحب اطال اللہ بقائہ

طالب خیر بخیر ہے ۔ زمانے کے بدلتے ہوئے جس رخ کو آپ نے جسطرح لگام دی ہے، واقعی وہ قابل تحسین و صد تعریف ہے ۔ یا یوں کہئے کہ آپ حضرات نے وادئ جہالت مین روشنی کی تیز لہرین دوڑا دی ہے ۔ کہ اس روشنی سے غیر مستفید کوئی بھی بچ نہ رہے میرا اشارہ الرحام مجلہ کی طرف ہے ۔ واقعی اس مجلہ نے برمی طلبہ تنظیم کی طرف سے نکلنے والا مجلہ الجہاد کی طرح عوام وخواص کے جان و جگر مین مسرت کی لہرین دوڑا دی ہین ۔ اگر یون ہم ایک ایک زینہ طے کرتے چلے جائین تو وہ دن دور نہین جب منزل ہمارے پیرون تلے نہ ہون اورعلم کی روشنی سے ہر گھر منور نہ ہو ۔

احقر نے بھی آپ کے مجلہ مین دئے گئے انعامی مقابلہ مین حصہ لیا ہے ۔ جوابات آپ کے سامنے ہین ۔ واقعی یہ مقابلہ بڑا ہی حوصلہ افزا ہے ۔ شروع شروع مین کچھ غلطیان ضرور ہونگی اوریہی غلطیان شاید راہ راست کی طرف نشاند ہی کرے ،کیونکہ ہر ٹھوکر کے بعد آدمی کی عقل بڑھتی ہے ۔ یون آدمی تجربہ کار بنجا تا ہے ۔

فقط و السلام

(مولوی) نعیم اللہ متعلم جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵ پاکستان

تقریظ: ماسٹر محمد امین صاحب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہمارے لئے آج یہ ایک دینی و دنیوی ترقی کا اہم باب ہے کہ ہم رھانغیہ قوم
علم و ادب کے میدان میں اُتر آئیں کیونکہ ہم لمبی مدت تک اس ترقی سے بالکل
کے دور پڑے ہوئے ہیں اسمیں ہم دوبارہ قدم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں
ارکان میں ایک طویل زمانہ تک مسلمانوں کی **علمی** و ادبی تاریخ بڑی شاندار تھی
جس پر بدھسٹوں کے حملوں نے پانی پھیر دیا اور ہم اسلامی علوم سے بہت
دور جا پڑے۔ آج ہم حقیقی آزادی اور راہ ترقی ہرگز نہیں پا سکتے اگر
ہماری تاریخ کا یہ باب بھول جائیں کہ ارکان میں رھانغیہ قوم کی مادری زبان
عربی رسم خط پر تھی۔ ہماری قومی تاریخ بھی شہادت دیتی ہے کہ مسلمانوں نے
کبھی اپنی زبان کے لئے عربی حروف کے سوا دوسرے کسی حروف کو اختیار نہیں کیا
اور عالم اسلام اور دوسرے تمام غیر اسلامی ممالک کے رہنے والے مسلمانوں کا
رسم خط بھی ہمیشہ سے ہی عربی رسم خط رہا ہے لہذا ہم عربی حروف سے
ہماری زبان لکھنے کو ہم باعث سرفرازی سمجھتے ہیں اور اس پر تمام
رھانغیہ قوم اتفاق ہو کر کوشش میں لگ جانے کے لئے دعوت عام پیش کرتے ہیں
اور اللہ ہم سب کو توفیق سے نوازیں فقط

احقر فدوی محمد امین عفی عنہ
رانگنگ کھالی۔ منگڈو۔ ارکان۔ برما۔

25/2/87

مدرسہ دار العلوم رحمانیہ

برمی کالونی ۳۶ جی لانڈھی کراچی ۳۰ (پاکستان)

رجسٹرڈ ۳۶۴۸ سلسلہ ______ تاریخ 31.12.85

حضرت محترم گرامی قدر استاذ محترم مولانا محمد احمد صاحب زید مجدکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت سے پہلے اور آپ کی حضرت [illegible] احوال یہ ہیں کہ پاکستان میں سب سے پہلے [illegible] روہنگیا زبان کا ترجمہ
[illegible] اور اسکی موجودہ [illegible] (الحمد تا [illegible]) [illegible] سے مکمل [illegible] اور اس کے [illegible]
کی ذات گرامی کو [illegible] [illegible] زبان سے [illegible] آپ [illegible] ہدایات
[illegible] زیادہ [illegible] اس سلسلہ میں [illegible] کسی [illegible] قوم کی
[illegible] (الکامل) [illegible] قوم کی [illegible] ہے ۔ مسلمان دنیا بھر میں [illegible]
[illegible] اختیار [illegible] ہے ۔ [illegible] اس سلسلے میں [illegible] کی وجہ سے [illegible] وقت [illegible]
تاہم اس وقت [illegible] اور [illegible] ہیں ۔ ہم ادارہ کے تمام اساتذہ [illegible] لوگوں
کو [illegible] پیش کرتے ہیں ۔ اور [illegible] ہمارا آپ [illegible] کے [illegible] کرتے ہیں
آپ نے [illegible] ہوں سلسلے [illegible] کوشش [illegible] انشاء اللہ ہم [illegible] چاہیں گی ۔ اس سلسلے میں
زبان کا ترجمہ اور [illegible] کی جا سکتی ہے ۔ ہمارے ایک [illegible] مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible]
پر مشتمل ایک مستقل [illegible] کا [illegible] شکل [illegible] آپ لوگوں کو [illegible] آسانی [illegible] کی
اور [illegible] اس کام میں [illegible] زبان کے خط کو [illegible] کریں ۔ اور [illegible] انکو [illegible]
کسی [illegible] قوم کے [illegible] میں [illegible] بہت بڑا مسئلہ ہے ۔ تاہم ہم نے [illegible]
[illegible] اور [illegible] کا [illegible] انشاء اللہ آپ کو [illegible]
[illegible] کوششوں میں ہم پیچھے نہیں رہیں گے ۔ انشاء اللہ [illegible]

آپ کے متعلقین کو سلام اور [illegible] دعا [illegible] کوئی خاص [illegible] خدمت ہو تو [illegible]

ابوبکر صدیقی مہتمم دار العلوم رحمانیہ [illegible] عبد [illegible] نائب مہتمم دار العلوم رحمانیہ

[illegible] ناظم تعلیمات دار العلوم رحمانیہ

* مولانا ابوبکر صدیق صاحب مہتمم دارالعلوم رحمانیہ کی تقریظ کا نقل

مدرسہ دارالعلوم رحمانیہ

برمی کالونی ٣٦ جی لانڈھی کراچی ٣٠ پاکستان

تاریخ ١٩٨٥/١٢/٣١م رجسٹرڈ (٣٦٤٨)

حضرت محترم گرامی قدر استاذ مکرم مولانا میر احمد صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته : خیریت سے ہین اور آپکی خیریت مطلوب ہے ۰ احوال یون که ماسٹر محمد سلطان مدظله روهنگیا زبان کی ترویج و اشاعت اور اسکے موجوده رسم الخط (عربی) کو ہم نے مکمل طور پر حوصله افزائی کی ہے ۰ اور اس سلسلے مین هم آپ کی ذات گرامی کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہین کرینگے ۰ آپ وقتًا فوقتًا همین هدایات دین ، تاکه زیاده سے زیاده موثر طریقے سے اس سلسلے مین کام ہوسکے ۰

جناب عالی : زبان کسی بھی قوم کی ثقافتی حصه ہے ۰ ثقافت (کلچرل) کسی بھی قوم کی ایك امتیازی شئ ہے جسطرح دنیا بھر مین رہنے والے قومون نے اپنا رکھی ہے ۰ غرضیکه اس سلسلے مین ماضی مین جن غلطیون کی وجه سے بھی پیش رفت نه ہوسکی ، تاہم اس وقت کی کوشش اور جد و جهد قابل صد تحسین ہین ۰ ہم اداره کے تمام اساتذه آپلوگون کو ہدیۂ تہنیت پیش کرتے ہین ۰ اور مبارکباد کا سہرا آپ لوگون کے مشرف سر کرتے ہین ۰ آنے والے نسلون کیلئے آپ کی یه نیک کوشش انشاءالله رائیگان نہین جائین گے ۰ اس سلسلے مین زبان کی ترویج اور اشاعت کسطرح کی جاتی ہے ، ہمارے ایک ساتھی مولوی ظہیر احمد صاحب تجاویز پر مشتمل ایک مستقل پمفلٹ کی شکل مین بھیجین کے ۰ اس سے آپ لوگون کو یقینًا آسانی پیدا ہوگی اور آپکے اس کام مین بہت مدد ملے گی ۰ زبان کے خط کو متعین کرنا اور پھر اسکو آگے بڑھا کر کسی بھی قوم کے رگ و ریشے مین پھونکنا ایک بہت بڑا مسئله ہے ۰ تاہم ہم نے اوپر اپنی نیک مدد اور انتہاہی جدوجہد کا یقین دلایا ۰ انشاءالله العزیز آپکے شانه بشانه جد و جهد اور کوششون مین ہم پیچھے نہین رہین گے ۰ الله آپ کا حامی و ناصر ہے

آپکے متعلقین کو سلام اور عزیزون کو دعا ، کوئی غلطی گستاخی ہو تو معاف فرمائین ۰

فقط :(مولانا) ابوبکر صدیق مہتمم دارالعلوم رحمانیه :مولانا نذیر احمد نائب مہتمم دارالعلوم رحمانیه مولوی نورعالم صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم رحمانیه

۷۸٦

اذ ایکا بھائی فیض الحق عفی عنہ ولوالدیہ
نقیم نلبیلہ خادم مدرسہ عالیہ المتقدار یاضی

10-5-84

مکتوب از طرف مولوی فیض الحق صاحب

جناب محترم مولانا سلطان احمد صاحب زید مجدکم و دام سعیکم للامور ملکنہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گذارش اینکہ بہت مدت کے بعد آپکا رسالہ ... کو ... میں ہاتھ لگا اسمیں بستی کے بابت جو درد ظاہر کیا گیا تمام بستی کے ہم خیال لوگوں کو پڑھ کے سنایا ۔ و نیز بھائی حافظ محمد امین مسلم کو بھی بستی میں لیجا کر آپکے دلکی درد کو دوبالا پایا لہذا سب لوگ بہت بہت دعائیں دے رہے ہیں خصوصاً بعض علماء حضرات یعنی مولانا حسین الصمدی محمد حسین مرحوم جو حالاً جامع مسجد کے امام ہے آپکے ہر خیالات کو ظاہر کیا گیا ۔ موصوف درد مند ہو کر آئندہ حتی الامکان کوشش کرنیکا اقرار کیا ہے ۔ و نیز ۲۲ / اپریل ۸۴ کو مابو مولانا مرتضیٰ صاحب سے آپکے رسالہ جو بندہ کے ہاتھ میں موجود ہے سب لیکر قریب دو گھنٹہ تک ہمارے گھر میں گفتگو ہوا ماشاء اللہ حتی المقدور کوشاں ہونیکا خیال کر لیا ہے حتی کہ چند سال بھی رنگوں لیجا سکیلئے دیا گیا ہے خصوصاً آپ حضرات کے تحقیق لفظ رحمانیہ کے متعلق جو ہے اسپر خوش ہوئے ہیں ۔ اور بھی بہت سے علماء آپ کے کوششوں پر دعائیں دے رہے ہیں ۔ انشاء اللہ بندہ حتی المقدور خاص خاص لوگوں کو ہم خیال بنانیکی کوشش میں ہے ۔ لہذا آئندہ سابقہ کے سوالات مولانا نثار احمد صاحب و مولانا سلطان احمد صاحب دونوں حضرات کیلئے بھی ارسال فرمادیں یہ دونوں حضرات مدت مدید اللہ پاڑہ کے پورانہ خادم ہیں فی الحال المتقدار مدارہ میں بھی حدیث کی تدریس دے رہے ہیں اور بندہ گذشتہ مدت کی تعطیل رمضان المبارک میں پورا ایک مہینہ بورپ پاڑہ کی بستی میں تعلیم الاسلام فیلد حصہ کی تعلیم دیا ہے ۔ مگر بستی کی عالموں پر کوشش کارگر نہ ہونیکی وجہ سے بند کر دیا ہے ماشاء اللہ چند طالب گواسی ایکہی مہینہ میں دو تہائی حصہ ختم کر کے اس کتابوں کی شوق دلمیں جم گئے ہیں ماشاء اللہ آئندہ بھی ان عالموں کو سمجھا جائیگا ۔

دیگر باگلونہ بستی میں میرے ایک ساتھی مکتب کی تدریس تھے انہی جگہ کوشش بہت کارگر ہوگئے ہے حتی کہ امسال بھی تعلیم الاسلام دوسرا حصہ اردو دوسرا حصہ پڑھنے والی ایک لڑکی موجود ہے ۴۴

۴۴ جو پہلے بہشتی زیور ختم کرلیا تھا موصوفہ بہت شوق و ذوق سے پڑھتی ہے اور بھی اس جگہ پڑھنے والے موجود ہے مگر کتاب موجود نہیں بھائی محمد امین یہاں آتے وقت صرف ایک نسخہ لا یا تھا ۔ آئندہ تفصیل لکھا جائیگا

قصہ حضرت آدم علیہ السلام از حافظ مولوی محمد امین ندوی

اللہ تعالیٰ سے سہو دنت آسمان زمین بانا سے فہتن آسمانرے بیل ساند تارا
وکل لوی رسند جیابا سے زمین ت فآر بانا سے ڈونز ڈونز دجیا بانا سے ڈی ارتری
نیالا سے آسمان تو زھر دیارے مرا زمین ت خران کرا لیتے ۔ فہتن ھیڑے گاس لتا
فاتا فھول فھڑا سے ڈنلا ڈنلا گولا رنگ برنگ ر فھول ڈنلا ڈنلا فاتا وکل ڈنلا ڈنلا
خوشبو زار زار رنگ الگ الگ زار زار خوشبو الگ الگ ۔

لیکن اللہ تعالیٰ را سے وسیع زمین اے نوا دنیای انسان تو خالی اشیل زمین ر
اورے خنو انسان راخھانزا یتو اے گھر وکلو نوا شیل اے بازیزا وکلو نوا شیل نہ
محل اشیل نہ آدم اشیل نہ آدم زاد ۔

اے زمین گاس گاسلا سہارا میدان اشیل زیاز خنو خانسا کنارہ نہای ۔ اے
زمین خالی ویرانہ اشیل خنو کیے اوے زمینرے آباد گرھونیا نوا شیل ۔ بیتا اولیے بیلے
سوک کھولتیو نیزصوتو فردہ تولی زمین راوزو ساتیو توی بیلے ویرانہ میدان ارے آباد
زونل سہارا ارکسھو ندیکھیتو گونڈ از زمین رسا یرو ڈھاکتو گھوریتو تو خنو مانشہ صورت ندیکھیتو
آخر شہارا دن گھوری گاری ھانزیا اوتو توی نیز تمام فوآر لوی فسھیے زایارے لوازاتیوی ——
فوآر فھورای متر تارا وکل آسمانت سہای زاتیوی ھیتو نیز فوآر داخھاتیو زمین راوزو بھاخی
ساتیو کیتے آسے نے تارا رسندر زھملاڈے صورت رتعریف گرھیبالا کیتے آسے نے اتیو رسندر
فانوش ر قدر گرھونیا لیکن تارا سے لو نیز ر خنو قدر گرھونیا ندیکھیتو ۔

تارا زھملار ... ساند نیزر فوآر ارچمک ساتیے نیلتے ترسارا زمین راورے نیز فوآر
فھیلاتے زیاتے تارا دنیای فوآر اوی گیوی لیکن اینو بے فائدہ ھیزو خنو قدر
گرھفنیا نو نیلے آخر بینا اویتی اویتی تارا یولوای گیوی ساندر فوآر و فھرای گیوی
بہت برو تارا دجیا زیاز خنو خانسا کنارہ نہای زیاز نہای نہای زڑے ایگزا فانی سے
فانی منتر صیتو بے قدر خرا اشیل کیے نوا شیل دے ھیڑے سفر گرھیتو زانس
ار نو سالا یتو دھیار گیر باری فانیر ڈصل ار بیار ر فھوانتی ھیز کھیلار تماشا ساتیو
باریشا خال آیلو خالامیوک اویلو رسندر بیار بآیلو درھو سرھو زھر دیلو زمین ت
کھید فھری ھایل اوی تسلو گوی ھیڑے فھول فھڑیلو گاس گاسلا لتا فاتا ھایل رسند جھیل
گاس ر فھولے ڈھیلا فوای گیلر گوی ڈنلا ڈنلا رنگ برنگ ر فھول وکل ارھیز میٹھا میٹھا
خوشبو وکل لوی بار — ا فورای گسلو گوی لیکن کیے نہای اسے خال ر سند جیا سایلا

(پورا قصہ تو صرف شروع ایک صفحہ نمونہ حساب کو لکھ دیا گیا)

[illegible]

...YA PATRIOTIC FRONT [illegible] Continuation Sheet

[illegible] ၁၀.၇.၇၁

مکتوب ازطرف
ماشٹر محمدعلی صاحب سکریٹری ار پی ایف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... Burma Citizenship Law (Pyithu Hluttaw Law No 4, 1982) ... [illegible] ... "OUR VOICE" [illegible]

([illegible])

[illegible] Ali [illegible]

(نوٹ) [illegible]

[illegible]

* ماشٹر محمد علی صاحب ار پی ایف رخط توّ رحامغیه زبانر بابتے مضمونر ترجمه :

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم ۱۹۸۲/۱۲/۳۰م

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

وَنرا رحامغیه مظلوم وولر فائده لاّ ایك قسمیّا خام گرهور بولی، اجّیا فٹیه مدرسه تَفونشیم دےهیا وَنر بهای محمدآمین توُفهنیارے خوشی ویلُم • وَنرا دکه خشٹوبر باشت گرهی وطن ار قومر بهالاثی لاّ نِیاّلاؤر دے (الرحام) مجلّه اگوّا یوُدیکهیلُم • وَنرا فُسهار لویود ے سوالاتر حل تارهارےخوی دیلُم • وَنربهاییّے آنرار جماعت (ار پی ایف) لاّ تعلیم الاسلام ٥ فانس عدد هدیه دییّے • زین ویبو ووك وَنرار کوشش دینِ اسلام ارد ے مظلوم رحامغیه قوم رےهے لاینَ تُ فائده فونسایبو • وَنرا خلمی أتهیار لوی لارهایت شامل ویو دےهینڈٹلاّ آنرا یُوخلمی أتهیار بعدے جانے مالے یو لارهایت تِهیَایّی • وَنرا نِیاّلاؤر دے کتاب وکّل دیفرٹهایبالاّ عرض گرهیر •

وَنرار مخلص

(ماشٹر) محمد علی : رحامغیه محب وطن محاذ

بسم الله الرحمن الرحیم

سلسلة

فوایندر قصص الانبیاء -۱

حضرت آدم علیه السلام

(صفحه ۱۱۹ ر مقدمه)

بسم الله الرحمن الرحیم

شروع رختها

"قصص النبیین للاطفال" حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب لکھیے ار مولانار حمسیدہ ترجمه امة الله تسنیم صاحبه نیے "بچوں کی قصص الانبیاء لکھیے" کتاب ایبا قصص الانبیا در ترجمه

فوایندرے شروعت انبیاء علیهم السلام رقصه وکل فرهاگیلے تارهار عادت اخلاق نبوی طریقه مطلے نشو ونما أو

قصص الانبیاء صرف قصه نو سیرت وسوانح تاریخ ادب اخلاق دعوة امر بالمعروف نهی عن المنکر دعوتی مرتبع

ترجمت فوایندر ذهن ربیشی خیال راکھا گیے فرهمنیا وکلے نراینبو می خدور کامیاب اویم۔

اے سلسلت یاو بعدے حضرت نوح حضرت هود حضرت صالح حضرت ابراهیم حضرت لوط حضرت یوسف، حضرت موسی حضرت ایوب حضرت شعیب حضرت داؤد حضرت سلیمان حضرت عیسی علیهم السلام ار آخریت آزار حضور صلی الله علیه وسلم ر حالات آیبو

والله الموفق — محمد امین

۱۴: جمادی الاولی ۱۴۰۶ھ

۲۶ جنوری ۱۹۸۶م ندوة العلماء لکھنو

تقریظ از طرف
مولوی نورعالم صاحب ڈھین بُنیاوی

مدرسہ دار العلوم رحمانیہ
برمی کالونی ۳۶ جی لانڈھی کراچی ۳۰ (پاکستان)

تاریخ 31.12.85 رجسٹرڈ ۳۶۴۸ سلسلہ ______

محترم گرامی قدر ماسٹر محمد سعید الرحمن صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت ہے ہم آپ کی خیریت مطلوب ہے۔ احوال یوں ہیں کہ آپ کا [illegible]
مشکور ہیں کہ آپ نے [illegible] ہمیں یاد فرمایا۔ بہرحال [illegible] السلیم [illegible]
[illegible] کوشش [illegible] ہے۔ روہنگیا زبان کی ترویج و اشاعت میں جو
ادارے [illegible] حصہ لیا ہے ہم حصہ لیتے [illegible] حضرت مجددین۔ اور
روہنگیا زبان کی ترویج و اشاعت میں کوئی ضروری احکام اور ہدایات [illegible]
ہم موثر کردار ادا کریں گے اور اس زبان کو زیادہ سے زیادہ پڑھائیں گے۔ باقی آئندہ
آپ کے جواب [illegible] تمام اساتذہ سلام دعا ہے
یاد کرتے ہیں۔ آپ کا بھائی

نورعالم بن عبدالدین بن [illegible]
فقط نورعالم — مدرس دار العلوم رحمانیہ
[illegible]

* مولوی نورعالم صاحب مدرس دارالعلوم رحمانیہ کی تقریظ کا نقل

مدرسہ دارالعلوم رحمانیہ

برمی کالونی ٣٦ جی لانڈھی کراچی ٣٠ پاکستان

تاریخ ١٩٨٥/١٢/٣١م رجسٹرد ٣٦٤٨

محترم گرامی قدر ماشٹر محمد سلطان صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت سے ہین۔ آپکی خیریت مطلوب ہے۔ احوال یون ہین کہ آپ کا سلام اور یادآوری کا انتہائی شکرگذار ہین کہ آپ نے جاتے ہی همین یاد فرمایا۔ بہرحال آئندہ خط و کتابت کا سلسلہ قائم رکھئے۔ اللہ آپکو بہترین جزاء عطا فرمائیگا۔

روہنگیا زبان کی ترویج واشاعت مین جیسا کہ ہم نے اور ادارون سے پہلے حصہ لیا، اب بھی ہم حصہ لینگے۔ (ترجمہ رحامغیہ) اردو تیسری چوتھی ضرور بھیجدین۔ اور روہنگیا زبان کی ترویج واشاعت مین کوئی ضروری احکام اورهدایات همین دین، جس پر ہم موثر کردار ادا کرپائین، اور اس زبان کو زیادہ سے زیادہ بڑھا سکے۔ باقی آئندہ آپکے جواب پر لکھین گے۔ فقط والسلام تمام اساتذہ سلام و دعا سے یاد کورہے ہین۔

آپ کا بھائی (مولوی) نورعالم مدرس دارالعلوم رحمانیہ و(مولوی)ظہیر احمد

(مولوی) نورعالم بن عبدالامین بن ضمیرالدین بن رفیع الدین ،دیکی بنّہ وی (دھین بنّیاوی)

II مولانا افلاطون صاحب مرحوم لامبا
II گھونوی زهیرّ ناتی محمودہ بنت
II سلطان احمد ر رحامغیہ زبانت خط*
II *** جمادی الاخر شنیبار سایرتاریخ
II بسم اللہ الرحمن الرحیم
II جناب مکرم بدا صاحب ،ونی بدا
II ایکان ختھا خومرہ ملاّکین اگوا دوا
II رحامغیہ کتاب ندی فایلی۔ماینشے
II فرهیرد ے دیکھی متّوار ز ولاگیر۔فویلا
II دوسرا آنّ لاّ دیبی۔ ٹیان خدون لایبو
II آخو،آینّ دیفرّھایُم ۔فقط السلام
II علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : محمودہ

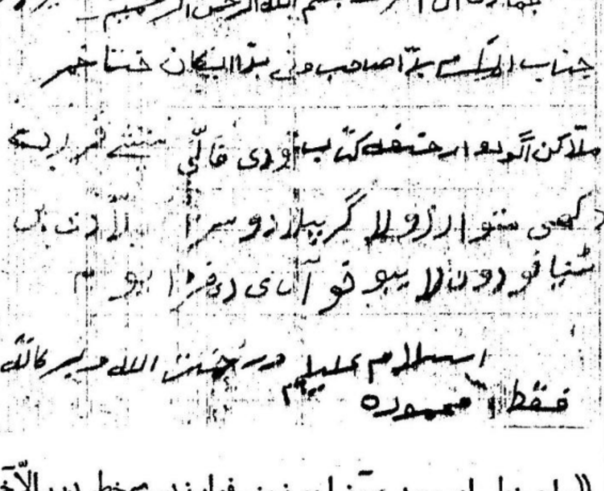

((یان خطسای بعد ے وّنرا یو نیزر فوایندرے خط دیبا الآخو*))

مولانا
مفتی نور احمد صاحب القاسمی

[illegible]

... (الرحام) ...

[illegible]

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

[illegible] نور احمد القاسمی صدر المدرسین ... [illegible]

[illegible]

مولانا مفتی نور احمد صاحب – پانی نقل دوسرا صفحہ ملاحظہ ہو

مولانا نورا احمدالقاسمی صاحب صدر المدرسین جامعہ معارف العلوم کجافہ تاین ر خط ر نقل

حامدًا و مصلیًا

محترم رحامفیہ علماء بھاییـن وکّل ار معزز رو ساحضرات وکّل اسعدکم اللہ تعالی فی الدارین
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

وٓنرار خانسیے آنرا اےختھان ضروری عرض گرھیر دے، آنرار مدرسہ جامعہ معارف العلوم کجافہ علی ینغر مولوی وکلر خانسیے مہتمم مدرسہ حافظ صاحب دّوارا اگوا مجلہ الرحام قونشیے۔ زِبارے فرھی آنرا تّو بیشی بیشی خوشی ار قومی جذباتر احساس پیدا ویے۔ اربیحد شکریہ گرھیر۔ واقعی آنرا زدی نیزر زبان لویارے شھیکا شھیکی گیتّام، زینڈئلا وینو قوم وکلے گرھیر، تویلے دینی ار دنیایر اقتصادی، معاشرتی خام وکل مازھے بیشابیشی ترقی گرھی فاریتام۔ دنیای مازھے ہر قوم ہر نسلے نیزر نیزر زبان بھاشار قدر گرھی ترقی یافتہ ویے۔ دنیای رے دیخھار۔ آہ افسوس آنرا ھیانَ تُّن محروم ویگیلام۔ واقعی آنرا تُّو یَو نیزر مادری بھاشا مازھے دین و دنیای سنبھالو نرَوٌ بیشی ضرورت ویے۔ اےختھا این گیتام سایردے دیر وور۔ کِنتو موافق مانُیش نفاؤنیے گرھی نہ فاری۔ اِخن ونرارے فای بیحد خوشی لاگیر۔ ار دعا گرھیر اللہ تعالی یے دنیای ار آخرت مازھے ونرارے کامیاب گرھوک۔ فُھوانتی فُھوانتی اےختھار و درخواست گرھیرد ے، ونرا زے نصاب (روضہ) نیزر بھاشات گجھیو، کتاب وکل بیشی شندر ویے۔ فایتّو گیلے انرار خانسیے دیفرڑھاؤ۔ ھے مطے انرا ایڑھے تعلیم دیفاریفان۔ ار سامنیے خنو صلاح ومشورہ مدد لاگیلے انرا رے خَویَو، انشاء اللہ انرا ہمیشہ مدد دیبالا تیارا سی۔ اخن دیشی زبانرَو ترخار ویے یعنی برمیز فرھون ضروری۔ تاکہ حکومتر آئین قانون زانی بوزھی مانی فاریفان۔ انگلش زخن بین الاقوامی بھاشا مانی لوا گییے، زندگی رہر ہر معاملات ضرورت وو، ھیتلا شھیخون ضرورت۔ زدی شریعتت منع نویلے شریعتر بھترے تھای شھیکیلے و شُیدا کی اسے۔ توی ختھا یان ویلدے اردو فارسی عربی رے دینَ لّا شھیکی، نیزر زبانت تعلیم دی ار برمیز انگلش دنیایر معاملات لا شھیکی۔ زینڈئلا بیت الخلا مازھے باش ووك گندَھو ووك ایك ساعت لا ویلو زا فرے۔ شیش ختھا یان، ونرار خام مازھے انرا ہمیشہ مدد دیبالا تیارا سی۔ ونرا یو انرار دینی خام مازھے زیدور فارو مدد گرھات تھایبان۔ لخھونر ختھا بیشی اسے، کنتو فرصت خم وونیے لکھی نفاریر۔ دعا مازھے یاد راکھیبان۔ واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

محتاج دعا (مولانا) نور احمد القاسمی صدر المدرسین جامعہ معارف العلوم کجافہ علی ینغ

(نوٹ) یان شروع ر شیڑھی۔ سامنیے ایا تُّنارو بیشی لخھا زایبو۔ ار نیزر زبانر اگوا قائدہ یَو بانایبار ضرورت۔ ار طریقۂ استعمالر و قاعدہ کتابر ضرورت۔ ھکیا خیال گرھیلے بھالا ویبو۔

ا السلام ار دعا بعدے ماشاء اللہ لا
ا قوۃ الاباللہ ۔ آنر بھاینا محمد
ا سلطان ر ماتھار مغزلوی باپ
ا دادار خون لوی لحام ویے۔ اخن
ا متّن خن قسمر خوشی لاگیر۔ خدا
ا مرہ بھاینار حیاتت برکت دوك
" زدی غلطی وو مرھے معاف گرھی دَو
فقط مریم بنت مولانا افلاطون

۷۶۹

سلام ار دعا بعدے ماشا اللّٰہ لا قوۃ الا بالا
آن ر بھینو محمد سلطان نر ماتھار مغزلی باپ دادار لاگر
خون لی لیام ویے اخن متون تین قسمر خوشی
خدام بھینار حیات برکت دوک زدی غلطی ہو
میری — معاف گری دو فقط مریم

مولوی لیاقت علی صاحب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد و صلوٰۃ عرض اینکہ میں حانفیہ زبان کی کتابیں چھپانے کی اطلاع ملی تو
مجھے نہایت مسرت حاصل ہوئی اور کیوں نہ ہو جبکہ آج ہماری قوم ایسی ترقی
چکی ہے جس سے ان کو صدیوں سے محروم کر دیا گیا تھی ارکان میں
مسلمانوں کی تاریخ تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال پرانی ہے جس میں تین سو
ستائیس سال تک اسلامی حکومت جاری تھی - اور اس زمانے میں حکومت کی
سرکاری زبان حانفیہ زبان کا رسم خط عربی تھی - عربی رسم الخط میں ہماری زبان
لکھا جانا ہماری ایک قدیمی تاریخی حقیقت کو زندہ کرنا ہے - اور نیز
اندر عالم اسلام اور قرآن کریم اور اسلامی علوم سے رشتہ و تعلق کو بڑھانا ہے
یہاں تک ہمیں دنیا کی تاریخ سے شہادت ملتی ہے - کہ مسلمان قوم
ہمیشہ اپنی مادری زبان کیلئے عربی حروف ہی کو اختیار کرتے ہیں
تو آپ کیا ضرورت ہے ؟ کہ ہم مسلمان ہو کر دوسرے حروف کی محتاج
ہوں - اور عربی حروف پر ہندوؤں کے بنائے ہوئے حروف کو ترجیح
دیں یہ اسلامی حمیت اور مسلمانوں کی قومی غیرت کے بالکل منافی ہے
لہذا ہمارے آخری دعا ہے کہ اللہ پاک ہماری زبان کیلئے عربی حروف
کو غالب فرمائیں - فقط

راقم الحروف لیاقت علی کیانکڈنگ - ارکان - لودھا

۱۶/ ۷/ ۱۹۵۷ء

مولوی محمد سلیمان شاہ صاحب

محترم جناب ماسٹر سلطان احمد صاحب. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کے مضمون زبدۃ المرام اینکہ میرا نہ اس سے پہلے کوئی تعلق تھا اور نہ کوئی خط وکتابت یہ میرا آپ کی طرف پہلا خط ہے، میں مدرسہ دارالعلوم کراچی ۱۴ کا ایک اراکانی طالب علم ہوں میرے آپ کی طرف خط دینے کی سبب اور دلیلیہ آپ کی وہ کوشش ہے جو آپ نے ہماری قومی زبان کو تحریر کرکے میں لانے کے لئے کی ہے۔ اور میں اس سے بہت متأثر ہوا ہوں اور بہت خوش ہوا ہوں بندۂ ضعیف آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

میں نے آپ کی تمام وہ تصنیفات پڑھی ہے جو آپ نے رہنگیا (رحنغیہ) زبان میں تحریر فرمائی ہے یعنی سلسلہ رحنغیہ قاعدہ ۲ رحنغیہ فیلا کتاب ۳ رحنغیہ دوسری کتاب ۴ تعلیم الإسلام ۵ الرحام مجلہ ۱ ان کتب کے پڑھتے ہوئے دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالی اس زبان کو ترقی عطا فرمائیں اور آپ کو اور محنت کی توفیق عطا فرمائیں آپ سے بھی امید ہے کہ آپ جب اس زبان کی بنیاد ڈالی تو آپ اس کو اوج عروج تک پہنچانے کی کوشش کرینگے۔

عبد من عباد اللہ۔
محمد سلیمان شاہ شریک دورہ حدیث شریف
کمرہ ۳۸ دارالعلوم کراچی ۱۴
پاکستان

۷۸۶

محترم جناب بڑا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ انڑا بیاگن گم اسی ار قوانرا بیاگن گم ھا ابیلا گوھیر- توانر ۱۵ رمضان ریوک پوسٹ ار شیرڑھی ۱۹ شوال شکر بارے خایم بیٹا بیشی خوشی وییم اردو بھائی ترھ توکین مرھ یاد اسے بولی خوئی سوکر غانی راکھی نہ نارم۔ ار اشاحب کی ہمیشہ یاد راکھی بی بولی- مجلہ الرحام ایکلہ شریف تھائی خایم سوالات تمازھ حصہ لوٹیلا بیشی منھو خوئل خم فرصتی روجہ نہ فارم۔ ار مرھ مشوارہ یان دیکی جلدی گرھی بہشتی زیور اگوا رحمغیہ تمازھ تیار گرھو۔ ار رحمغیہ ۲ ۳ ار تعلیم الاسلام نال ویے دھین مرھلا بھیجی دوار دعا خودون خوش۔ فقط والسلام

ترھ بھن فاطمہ زوجہ

خط یان مولانا محمد عبد اللہ صاحب زھی فاطمہ زوجہ مولوی نورالاسلام رخط نیز ربھای محمد سلطان نامت۔ ار بہشتی زیور ترجمہ گرھیبار فرمائس ۱۲

RECEIVED 13 JAN 1983

رابطۃ الطلاب المسلمین البورمیین پاکستان

Burmese Muslim Students Association (Pakistan)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

Ref. No. B.M.S.A.P 872 Date 18-12-82

(۱۷)

بخدمت جناب ماسٹر محمد سلطان صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذارش یہ ہے کہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہر قوم کی ایک زبان ہوا کرتی ہے اور وہ اس کیذریعہ اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتی ہے یہانتک کہ حیوانات بھی اپنی اپنی مافی الضمیر کا اظہار مخصوص انداز بذریعہ آواز کیا کرتے ہیں اسی طرح انسان بھی ابتدائے آفرینش سے مختلف طور اور حرکات وسکنات کیذریعہ مقصد خاطر کا اظہار کرتے آرہے ہیں، جوں جوں زمانہ گذرتے گئے تہذیب وتمدن رسم ورواج جنم لینے لگے۔ اور زمانہ شاہراہ ترقی میں گامزن رہے تو مختلف علاقوں، قوموں، اور زمانوں میں طرز تحریر ایجاد ہونے لگی جس کیذریعہ وہ صوتی مقاصد کو تحریری طرز میں ڈالی۔ کیونکہ ہر قوم کی زبان جس کو وہ بولتے ہیں، اسکی جسم ہوا کرتی ہے۔ ورنہ اس کا اور حیوانات میں واضح فرق کوئی چیز نہیں۔ اور اس کیساتھ اس زبان کی طرز تحریر اس کی روح ہوا کرتی ہے۔ اس کے بغیر زبان ایک مردہ جسم کے برابر ہے۔ اسی طرح ہماری قوم میں بھی اگرچہ زبان مردہ جسم کی صورت میں موجود ہے لیکن اس کی روح مفقود ہے۔ اگرچہ ہمارے بزرگوں نے مختلف طریقوں اور طرز تحریر پر کوشش کر چکے ہیں۔ لیکن حوادث زمانہ کی وجہ سے وہ اب ناپید ہے۔ لہذا ضرورت اس بات کی تھی کہ اس مردہ جسم میں روح کسی نہ کسی طور پر پھونکا جائے۔ کیونکہ رسم الخط کے بغیر کسی قوم کی ترقی تہذیب وتمدن مذہب رسم ورواج کی احیاء ناممکن ہے۔ لہذا ہم رابطۃ الطلاب المسلمین البورمیین اجمالی طور پر آپکے کاوشوں اور جدوجہد کو خراج تحسین اور آپ کے اقدام کو مستحسن اور تعمیری قرار دیتے ہیں۔ آپ قدر جدید تائش و ہزار آفرین ہے آپ نے کہ آپ نے مردہ جسم میں روح پھونکنے کی کوشش کی۔ اس ضمن میں اس بات کی ہے کہ قوم کے ہر فرد آپ کے آواز پر لبیک کہے۔ اور اس کو اپنائے اور اس کو ترقی دینے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگادے۔ اور آپکے ساتھ ہر قسم کی تعاون کرے۔ والسلام

مقاصد

[illegible]

B.M.S.A.P. - A MEMBER OF THE FEDERATION OF THE OVERSEAS MUSLIM STUDENT ORGANIZATIONS (FOMSO) IN PAKISTAN

عارف کا ... نور حسین

آپکا خادمین

رابطۃ الطلاب المسلمین البورمیین

مولوی نورحسین صاحب

مرکزی ناظم نشر و اشاعت ، رابطۃ الطلاب المسلمین البورمیین ، پاکستان

۱۲۹

بسم الله الرحمن الرحيم

ရိုဟင်ဂျာစည်းလုံးရေးအဖွဲ့
အာရ်ကာန် – မြန်မာပြည်

منظمة تضامن الروهنجا، اركان، بورما
Rohingya Solidarity Organisation
Arakan, Burma

Ref. No ________

Dated 14th Octobber, 1985.

تقریظ ازطرف
ماشٹرمحمداقبال صاحب
سکریٹری ار ایس او

ဘကြီး ဆရာ မိုဟာမက် ဆုလ်တန် [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

NEWS Letter [illegible]

[illegible signature]

[illegible] WAMY [illegible] The Future [illegible] Dubai [illegible] AL-ESLAH [illegible]

Assalamu Alaikum Dr. Sultan Khan; Please convey my Salam to Dr. Mustafa (Hafiz Mushaim) Dr. Farid Ahmad etc. and O/S/friends :- Bishari; Molana Nurul Hasan Sb; Mr. Nur Ahmad Sb. Mr. Habibul Bashar Peer brothers etc, I remembered all of them and please Salam them too. I am with this organization since last two years.

(زبانر بابترمضمونرحرف بحرف ترجمه) ازطرف ار۰ ایس۰ او
مرسله خط ار (رحامغیه) کتاب فایي۰رحامغیه زبانر بابتے اے جماعتر طرف تو اجیو خنو فیصله گهانه زا۰ لیکن عربی حرف رے آنرا نیزے خُود سے فسندگرهی۰ توانرا یومکه شریفت مقیم مولوی عبدالرحیم تارها ٹٹل ایك نمونه رحرف (یعني عربی حرف) استعمال گرهور دے دیخهازار۰ ویست فا ریلے تارهارلوی خط دی تعلق ار مشوره گرهی فار یلے گم ویبوبولی بوزهیر۰ از محمداقبال

۸۸=	تقریظ	اردو	مولانا ابوبکرصدیق صاحب	۱۱٦
۸۹=	تعریف نامه	اردو	مولوی فیض الحق صاحب	۱۱۸
۹۰=	قصه حضرت آدم علیه السلام	رحامغیه	مولوی حافظ محمدامین ندوی	۱۱۹
۹۱=	تعریف نامه	برمیزمع‌رحامغیه	ماشٹرمحمد علی صاحب	۱۲۰
۹۲=	تقریظ	اردو	مولوی نورعالم صاحب	۱۲۲
۹۳=	تعریف نامه	رحامغیه	مولانا مفتی نوراحمد صاحب	۱۲٤
۹٤=	تقریظ	اردو	مولوی لیاقت‌علی صاحب	۱۲٦
۹۵=	تعریف نامه	اردو	مولوی محمد سلیمان شاه صاحب	۱۲۷
۹٦=	تعریف نامه	اردو	مولوی نورحسین صاحب	۱۲۸
۹۷=	تقریظ	برمیز مع رحامغیه ترجمه	ماشٹرمحمداقبال صاحب ارایس او	۱۲۹
۹۸=	التقاریظ یعنی تائید نامه (اِس کتاب) کی فہرست مضامین			۱۳۱

**فہرست کتب رحامغیه زبان

۱= قاعده کتاب	۱۱= الرحام مجلّه نمبر ۱
۲= فویلا کتاب	۱۲= الرحام مجلّه نمبر ۲
۳= دوسرا کتاب	۱۳= الرحام مجله نمبر ۳
٤= تیسرا کتاب	۱٤= الدعوه ماشی رساله
٥= چوتها کتاب	۱ تو ۳۰ فیجنتو
٦= پانچوان کتاب	۱۵= برو دل والا
۷= تعلیم الاسلام حصه ۱	۱٦= دعا سوره‌ر کتاب
۸= تعلیم الاسلام حصه ۲	۱۷= آسان قواعد
۹= تعلیم الاسلام حصه ۳	۱۸= الرحام انگلش پرایمر
۱۰= تعلیم الاسلام حصه ٤	۱۹= مفتاح الصلوة
۲۰= قصیده ار مناجات	۲۱= مائة عامل منظوم
۲۲= جوا مع‌الکلم یعنی چهل‌حدیث ۱	۲۳= قصه‌حضرت آدم‌علیه السلام
۲٤= چهل حدیث ۲	

*اداره مین اور بهی بهت سے تائیدات ایسے ره گئے هین
جنکو بخوف طوالت اِس رساله مین شامل نهین کیا جا سکا *

بسم الله الرحمن الرحيم

الندوة العالميـــة للشباب الاسلامي
World Assembly of Muslim Youth

مكتب امانة العالم العربي - دبي
Secretary Office of the Arab World - Dubai
الامارات العربية المتحدة

الرقم: ٨٧د/٩٢
التاريخ: ٢٠ ذي الحجة ١٤١٢هـ
الموضوع: طلب مساعدة طباعة كتاب حديث

سماحه فضيله الشيخ / عبد العزيز بن باز حفظه الله تعالى

الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والدعوة والارشاد بالمملكة العربية السعوديـــة

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ،،، وبعـــد ...

نرفع لسماحتكم كتابنا هذا املين من الله ان يصلكم وانتم فى احسن حال واهدأ بـــال وقد عافاكم الله فى دينكم ودنياكـم وآخرتكـم وبعـد .

نأمـل من سماحتكم التكرم بتحقيق رغبـه الاخوة مندوبى رابطة الشباب المسلم الروهنجيا اركان بورما ، كمساعدتهم فى طباعة كتاب حديث الاربعين النووية بلغتهـم حتى يتسنـى لهم امكانيـة رفع الوعى الدينى لدى الجالية واعطاء فرصة لابناء الجالية لمعرفـة اســس عقيدتهم وشريعتهـم السمحـه ودعما من فضيلتكـم فى مواجهة ما يتعرضون له من موجـه الالحـاد والتبشـير .

وجزاكـم الله عنا خير الجزاء

شاكرين لكم حسن تعاونكـم وكريم مساعيكـم

ممثل الندوة العالمية للشباب الاسلامـــى

صقـــر المـــرى

الامانـة العامة عن العالم العربي - دبي هاتف ٢٢٣٧٢ - فاكس: ٢٢٤١٩٢ - ص.ب ١٧٩٢
General Secretariate of Arab Word - Dubai - Tel. 215521 - P.O.Box 1792 - Telex : 47575 NADWF FM

CENTRAL ROHAMGYA
LANGUAGE ACADEMY
ROHAM (ARKAN) BURMA

الأكاديمية
المركزية للغة الرحامغية
رحام (اركان) بورما
مركزى رحامغيه زبان اكيڈيمى

التاريخ: ٤/٣/١٤١١هـ
الموافق: ٢٤/٩/١٩٩٠م

لقد اطلعت أن هناك محاولات ذميمة لتحويل اللغة الروهانجية - لغة مسلمي اراكان - بورما - إلى لغة بعيدة عن وسط المسلمين، بتغيير الخط في هذه اللغة، فقد كان الخط خطا مشابها للخط العربي، يربط بين مسلمي اراكان والمسلمين في العالم عن طريق هذا الخط، فظهرت محاولات هدامة تريد قطع هذه الصلة.

ولكن المسلمين المحافظين لا يزالون يحافظون على هذا الخط الإسلامي الوطني، وإن الأكاديمية المركزية للغة الروهانجية - الرحامغية - منظمة مشتركة تعمل للحفاظ على الخط العربي لاستمرار الصلة الثقافية والدينية بين مسلمي العالم، وقد عزمت على إصدار كتب ونشرات بهذا الخط حتى ينتشر بين المسلمين.

نرجو أهل الخير الاهتمام بهذه القضية ومساعدة الأكاديمية في مهمتها الدينية والثقافية. والله ولي التوفيق

كتبه: سلمان الحسيني الندوي
المحاضر لكلية الشريعة وأصول الدين
دار العلوم لندوة العلماء لكنو

Govt. of Sharjah

Department of Islamic Affairs & Awkaf

P. O. Box 1087 - Tel. 541991

United Arab Emirates

حكـــومة الشـــارقـــة

دائرة الشـئون الاسـلامية والاوقـاف

ص.ب ١٠٨٧ - هاتف ٥٤١٩٩١

الامارات العربية المتحدة

No. ....

Date ....

الرقم: ٩٢/١٥٢

التاريخ: ١٤١٢/١٢/٥هـ

الموافق: ١٩٩٢/٦/٦م

الى من يهمـه الامـــر

فانه لا مانع لدى دائـــرة الشـــؤون الاسلامية والاوقاف بالشارقة من ان تقوم المدرسـة الفاروقية بالشارقة بطباعة كتاب "الاربعين حديثا النووية " باللغـة الرحامغية ، والله من وراء القصـــد .

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته ،،،،،،،،،

نائب رئيس الدائرة

جمال بن عبدالعزيز القاســمى

دائرة الشؤون الاسلامية والاوقاف

بسم الله الرحمن الرحيم

تقديم

يسعد المنظمة الإسلامية للتربية والعلوم والثقافة - إيسيسكو - أن تنشر كتاب "**متن الأربعين النووية**" لمؤلفه الإمام يحيى بن شرف الدين النووي، باللغة الرحامغية، لغة مسلمي أركان في بورما. وقد أعد الترجمة مركز الدعوة الإسلامية والإرشاد لأركان ببورما. بطريقة جيدة حيث وضع النص العربي لكل حديث في صفحة، والترجمة في الصفحة المقابلة.وتم نشر هذا الكتاب بدعم مالي مشكور من صندوق التضامن الإسلامي بجدة.

إن الشريعة الإسلامية السمحاء تستقي أصولها وأحكامها من مصدرين رئيسيين هما : القرآن الكريم والسنة النبوية المطهرة. وهنا تكمن أهمية كتاب "**متن الأربعين النووية**" الذي يسعد المنظمة الإسلامية نشره مترجماً إلى اللغة الرحامغية، فهو يضم نخبة زكية من الأحاديث النبوية الصحيحة.

نسأله تعالى أن ينفع المسلمين بهذا العمل الذي نقدمه خالصاً لوجهه ومرضاته.

د. عبد العزيز بن عثمان التويجري

المدير العام للمنظمة الإسلامية
للتربية والعلوم و الثقافة

* التقاريظ يعنى تائيدنامكى فهرست مضامين *

			صفحه
١= حرف اغاز	اردو	مرکزی رحامنیه زبان اکیڈیمی	٣
٢= مختلف لغات الله تعالی کی بهت بڑی نعمت ہے	اردو	مفتی اعظم محمد شفیع صاحب	٤
٣= سب سے پهلی زبان کونسی ہے	"	مفتی اعظم محمد شفیع صاحب	٥
٤= توصیات	عربی	جامعة ام القرى	٦
٥= دل بدل جائینگے تعلیم بدل جانے سے	اردو	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	٨
٦= خطاب نمبر ایك	اردو	مولانا میراحمد صاحب (ناظم صاحب)	٩
٧= تقریظ	اردو	مولانا حبیب الله صاحب	١٠
٨= تقریظ	عربی مع رحامنیه ترجمه	مولانا محمد سلطان ذوق صاحب	١٢
٩= خطاب نمبر دو	اردو	مولانا میراحمد صاحب (ناظم صاحب)	١٤
١٠= تقریظ	رحامنیه	مولانا محمد سلطان ذوق صاحب	١٥
١١= تقریظ	اردو	رحامنیه فنار جماعت	١٦
١٢= تقریظ	عربی مع رحامنیه ترجمه	مولوی محمد صدیق صاحب	١٨
١٣= تقریظ	اردو	مولانا محمد تقی عثمانی صاحب	١٩
١٤= تقریظ	رحامنیه	مولوی محمد یونس صاحب	٢٠
١٥= خطاب نمبر تین	اردو	مولانا میراحمد صاحب (ناظم صاحب)	٢١
١٦= تقریظ	اردو	طلبه جامعه اسلامیه هاٹهزاری	٢٥
١٧= تقریظ	اردو	مفتی عبد السلام صاحب	٢٦
١٨= تقریظ	اردو	مولانا جعفر الاسلام صاحب	٢٧
١٩= تقریظ	اردو	مفتی ابراهیم خلیل صاحب	٢٨
٢٠= تقریظ	اردو	مولانا ولایت حسین صاحب	٢٩
٢١= روهنگیا پرائمر کی مقدمه	اردو	مولانا ولایت حسین صاحب	٣٠
٢٢= مختلف هستیون کے نام خط	اردو	مولانا میراحمد صاحب (ناظم صاحب)	٣٦
٢٣= فتوی	اردو	دارالعلوم دیوبند	٣٧
٢٤= تقریظ	اردو	مولانا عبدالقدوس مظاهری صاحب	٣٨
٢٥= تقریظ	اردو	مولانا محمد یونس صاحب (حاجی صاحب حضور)	٤٠
٢٦= تقریظ	اردو	مولانا ظفر احمد انصاری صاحب	٤٢
٢٧= تقریظ	اردو مع رحامنیه شعر	مولانا محمد سلیمان صاحب	٤٤
٢٨= تقریظ	اردو	٢٢ شوا علماءِ ر تقریظ	٤٥
٢٩= تقریظ	رحامنیه	مولوی مختار احمد صاحب	٤٦
٣٠= تقریظ	اردو	مولانا سید عالم صاحب	٤٨
٣١= تقریظ	اردو	مولوی ابو الحسین صاحب	٤٩
٣٢= تقریظ	اردو	مولوی شمس العالم صاحب	٥٠
٣٣= تقریظ	اردو	ماشٹر صلاح الدین صاحب	٥١
٣٤= تقریظ	اردو	مولانا عبد المتین صاحب	٥٢
٣٥= تقریظ	اردو	مولانا محمد شریف صاحب	٥٣
٣٦= تقریظ	رحامنیه	مولوی حبیب البشر صاحب	٥٤
٣٧= تقریظ	رحامنیه	دوا منفدور ما نیش	٥٥
٣٨= تقریظ	رحامنیه	حافظ کلیم الله شاکری صاحب	٥٦
٣٩= تقریظ	اردو	مولانا نور محمد صاحب	٥٦
٤٠= تقریظ	رحامنیه	استاذ عبدالمالك امجد حسین صاحب	٥٧
٤١= تقریظ	اردو	مولانا محمد عقیل صاحب	٥٨
٤٢= تقریظ	عربی	مولانا نوربصیر صاحب	٥٩
٤٣= تقریظ	اردو	مولوی ابوالقاسم صاحب	٦٠

۴۴	تقریظ	اردو	مولانا محمد جہانگیر صاحب	۶۱
۴۵	تقریظ	اردو	مولانا محمود الحق صاحب	۶۲
۴۶	تقریظ	اردو	مولوی رشید احمد صاحب	۶۳
۴۷	تقریظ	اردو	مولانا محمدکمال الدین صاحب	۶۴
۴۸	تقریظ	اردو	مولوی علی جوہر صاحب	۶۵
۴۹	تقریظ	اردو	مولوی محب الله صاحب	۶۶
۵۰	تقریظ	اردو	مولوی محمد رفیق صاحب	۶۷
۵۱	تقریظ	اردو	مولانا مفتی رشید احمد صاحب	۶۸
۵۲	تقریظ	اردو	مولوی محمد اسلام صاحب	۶۹
۵۳	تقریظ	اردو	مولوی امداد الله صاحب	۷۰
۵۴	تقریظ	اردو	مولوی عبدالقدوس مجاهد صاحب	۷۱
۵۵	تقریظ	اردو	مولانا نور محمد صاحب	۷۲
۵۶	تقریظ	اردو	مولوی یوسف محمد صاحب	۷۲
۵۷	تقریظ	اردو	مولوی احمد حسین صاحب	۷۲
۵۸	تقریظ	اردو	مولوی نذیر احمد صاحب	۷۴
۵۹	تقریظ	اردو	ماشٹر حفیظ الرحمن صاحب	۷۵
۶۰	تقریظ	اردو	مولانا محمد شاکر صاحب	۷۶
۶۱	تقریظ	اردو	مولوی نور الزمان صاحب	۷۷
۶۲	تقریظ	اردو	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب	۷۷
۶۳	تقریظ	اردو	مولوی طاہر صاحب	۷۸
۶۴	تقریظ	اردو	مولوی سیداحمد صاحب	۸۰
۶۵	رحامغیه زبان فرانا	اردو مع رحامغیه	تاریخ اسلام (جناب خلیل وکیل صاحب)	۸۲
۶۶	تقریظ	اردو	مولوی نور الزبیر صاحب	۸۳
۶۷	تقریظ	عربی	مولانا عبد السبحان صاحب	۸۴
۶۸	تقریظ	عربی	استاذ جلال احمد محمد ادریس صاحب	۸۷
۶۹	تقریظ	عربی	استاذ صالح احمد محمد ادریس صاحب	۸۸
۷۰	تقریظ	عربی	استاذ محب الدین صاحب	۹۱
۷۱	تقریظ	رحامغیه	مولوی اشرف علی صاحب	۹۴
۷۲	تقریظ	رحامغیه	مولوی نور الحق صاحب	۹۵
۷۳	اشعاربزبان روہنگیا مع کچھ هدایات		مولوی نور الحق صاحب	۹۶
۷۴	تقریظ	اردو	ماشٹر محمدنور الاسلام صاحب	۹۷
۷۵	تقریظ	اردو	مولانا محمد اسلام صاحب	۹۸
۷۶	زبان مشرقی بنغال وارکان	رحامغیه	ماشٹر ظهیر الدین احمد صاحب	۹۹
۷۷	تقریظ	اردو	مولانا محمد الیاس صاحب	۱۰۰
۷۸	قصیده نمازی بے نمازی	رحامغیه	مولانا عبدالجبار صاحب شہید	۱۰۲
۷۹	روشنغ پنجالی	رحامغیه	وکیل خلیل الرحمن صاحب	۱۰۴
۸۰	تاریخ اسلام کے سرورق مع تعلیمی حالات		وکیل خلیل الرحمن صاحب	۱۰۶
۸۱	مشہور علمائے ارکان کی تصانیف سے چند نمونے		از تاریخ اسلام برهما وارکان	۱۰۷
۸۲	رحامغیه زبانر گنا			۱۱۰
۸۳	تعریف نامه	اردو	مولوی شمس الحق صاحب	۱۱۱
۸۴	تقریظ	اردو	مولوی ناظرحسین صاحب فقیرابازاروی	۱۱۲
۸۵	تعریف نامه	رحامغیه	مولوی نور حسین صاحب	۱۱۳
۸۶	تعریف نامه	اردو	مولوی نسیم الله صاحب	۱۱۴
۸۷	تقریظ	اردو	ماشٹر محمدامین صاحب	۱۱۵

(باقی صفحہ ۱۳۰ پر)

بسم الله الرحمن الرحيم